Perday kay bary main Sawal-o-Jawab

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

عنوان	صفحہ
بغیر اجازتِ شوہر گھر سے نکلنے کی ایک صورت	۵۸
عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل سکتی ہے یا نہیں؟	۵۹
خطرناک زہریلا سانپ	۶۰
کیا پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟	۶۱
حقیقت میں کامیاب کون؟	۶۳
جہنّم میں عورتوں کی کثرت	۶۴
بے غیرتی کی انتہا	۶۶
ستر ہزار حرامی بچے	۶۷
چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟	۶۸
عورت کی مُلازمت کے بارے میں سُوال جواب	۶۹
گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟	۷۰
ایئر ہوسٹس کی نوکری کرنا کیسا؟	۷۱
مرد کا ایئر ہوسٹس سے خدمت لینا کیسا؟	۷۱
عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟	۷۲
عورت کا ہوائی جہاز میں تنہا سفر کرنا کیسا؟	۷۴
کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جا سکتی ہے؟	۷۵
عورت کا مَرد سے انجکشن لگوانا	۷۶
مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا	۷۶
سر میں لوہے کی کیل	۷۶
عورت کا بغرضِ علاج گلی میں ٹہلنا کیسا؟	۷۷
نرس کی نوکری کرنا کیسا؟	۷۷
زخمیوں کی خدمات اور صحابیات	۷۷
مخلوط تعلیم کا شرعی حکم	۷۸
عورت اور کالج	۷۸
پردہ نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی	۸۰
حکومتی نوکری	۸۱
امتحان میں نہ ڈریں	۸۱
ناولیں پڑھنا کیسا؟	۸۲
کیا آج کل پردہ ضروری نہیں؟	۸۴
آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟	۸۵
مَرد کے ہاتھ سے چُوڑیاں پہننا	۸۵
پردہ کرنے میں مُعاشرہ سے ڈر لگتا ہے	۸۶
حِکایت	۸۷
کیا گھر میں میّت ہو جائے تب بھی پردہ ضروری ہے؟	۸۸
بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی	۸۸
غیر مَحرَمہ سے تعزِیَت کر سکتے ہیں یا نہیں؟	۸۹
غیر مَحرَم کی عِیادت کرنا کیسا؟	۹۰
زچگی کے مُتعلِّق سُوال وجواب	۹۰
کیا دِل کا پردہ کافی ہے؟	۹۱
پردہ کرنے میں جھجک ہوتی ہو تو......	۹۲
بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ!	۹۴
بی بی فاطمہ کا پُلْ صِراط پر بھی پردہ	۹۵
عورات کی مَزارات پر حاضری	۹۶
عورت جنّتُ البقیع میں حاضری دے یا نہیں؟	۹۷
عورت کی روضۂ رسول پر حاضری	۹۸
عورت مدینے میں زیارتیں کر سکتی ہے یا نہیں؟	۱۰۰
عورت مسجدِ نبوی میں اعتِکاف کرے یا نہ کرے؟	۱۰۱
عورت اور شاپنگ سینٹر	۱۰۱
عورت کو گھر میں قید رکھو!	۱۰۲

عنوان	صفحہ
سودا سلف مرد ہی لائیں	١٠٣
عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بارے میں سوال جواب	١٠٤
گھر کے نوکر سے عورت کی بے تکلّفی کا حکم	١٠٦
اسلامی بہن اور راہِ خدا میں سفر	١٠٦
اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت	١٠٨
اسلامی بہنوں کا مَدَنی مشورہ	١٠٨
دورانِ عدت سنّتیں سیکھنے کیلئے نکلنا کیسا؟	١٠٨
اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟	١٠٩
غیر عالم کو بیان کرنا حرام ہے	١١٠
عورت کی آواز کے بارے میں سُوال جواب	١١٣
بر آمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟	١١٤
بچّوں کو ڈانٹنے کی آواز	١١٤
اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟	١١٥
اسلامی بہنیں اسپیکر استعمال نہ کریں	١١٦
عورت کے راگ کی آواز	١١٧
عورت نعتوں کی وڈیو کیسیٹ دیکھے یا نہیں؟	١١٨
عورت نعتوں کی کیسیٹ سنے یا نہیں؟	١١٩
اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسیٹیں نہ سنیں	١٢٠
کیا اسلامی بہنیں مرحوم نعت خوان کی نعتیں سُن سکتی ہیں؟	١٢١
عورت عامل کے پاس جائے یا نہیں؟	١٢١
عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟	١٢٢
لباس کے باوجود ننگی	١٢٣
غیر مرد کے آگے زیور پہنے آنے کا عذاب	١٢٣
﴿٢﴾ نور سے محروم عورت	١٢٤
عورت خُوشبو لگائے یا نہ؟	١٢٤
عورت خُوشبو لگا کر باہر نہ نکلے	١٢٥
خوشبو لگانے والی عورت کی حکایت	١٢٦
پُرکشش بُرقع	١٢٦
مَدَنی بُرقع	١٢٧
اسلامی بہنوں کو تنبیہ	١٢٨
محلّہ میں بُرقع کھول دینا کیسا؟	١٢٨
مَدَنی بُرقع میں گرمی لگتی ہو تو........؟	١٢٩
آقا تپتے ہوئے صحرا میں	١٣٠
بالوں کے بارے میں سُوال جواب	١٣١
بالوں کے بارے میں احتیاطیں	١٣١
عورت کا سر مُنڈوانا	١٣٢
عورت کا مردانہ بال کٹوانا	١٣٢
وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی	١٣٢
کمزور بہانے	١٣٤
عورت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟	١٣٥
ہیجڑے سے بھی پردہ	١٣٦
دُلہن کے قدموں کا دھوون چھڑکنا کیسا؟	١٣٦
نظر کے بارے میں سُوال جواب	١٣٦
جان بوجھ کر نظر مت ڈالو	١٣٨
نظر کی حفاظت کی فضیلت	١٣٨
ابلیس کا زہریلا تیر	١٣٨
آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی	١٣٩
آگ کی سلائی	١٣٩
نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے	١٤٠
عورت کی چادر بھی مت دیکھو	١٤١
بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟	١٤١

عنوان	صفحہ
گناہ مٹانے کا نسخہ	۱۴۱
توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے	۱۴۲
ایک آنکھ والا آدمی	۱۴۳
کسی کے گھر میں مت جھانکئے	۱۴۵
آنکھ پھوڑ ڈالنے کا اختیار	۱۴۶
گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟	۱۴۶
نگاہِ مصطفٰے کی ادائیں	۱۴۷
عشقِ مجازی کے مُتعلِّق سُوال جواب	۱۴۸
عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟	۱۵۰
غیر شرعی عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں	۱۵۰
تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودکشی	۱۵۲
ناکامانِ عشق کی خودکشیاں	۱۵۳
عشقِ مجازی سے بچنے کا طریقہ	۱۵۳
شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے؟	۱۵۴
جن اگر عورت پر عاشق ہو جائے تو......؟	۱۵۵
جن اگر عورت کو زبردستی تحفہ دے تو......؟	۱۵۶
عاشق و معشوق کے تحفے کا حکمِ شرعی	۱۵۶
ناجائز تحفے لوٹانے کا طریقہ	۱۵۶
اَمرد کو تحفہ دینا کیسا؟	۱۵۷
عورت نامحرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟	۱۵۸
زُلیخا کی داستان	۱۶۱
عاشقانِ نادان کا رد ہو گیا!	۱۶۳
بُرقع پوش اَعرابیہ	۱۶۵

عنوان	صفحہ
عشق بازی سے پیچھا چھڑوانے کا روحانی علاج	۱۶۸
عبد اللہ بن مبارک کی توبہ کا سبب	۱۶۹
سانپ مگس رانی کر رہا تھا	۱۷۰
خوش نصیب عابد کی ثابت قدمی	۱۷۰
انبیائے کرام پر بھی امتحانات آئے	۱۷۵
عشقِ مجازی نے تباہی مچائی ہے	۱۷۷
عاشقوں کے جذبات کے سات حیا سوز کلمات	۱۷۸
عاشقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلمات	۱۷۹
میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟	۱۸۱
کسی کو رنڈی کہنا کیسا؟	۱۸۲
گالی کی دُنیوی سزا	۱۸۲
شک کی بناء پر الزام مت لگائیے	۱۸۴
لو ہے کے 80 کوڑے	۱۸۴
عیب چھپاؤ جنّت میں جاؤ!	۱۸۵
عیب کھولنے کا عذاب	۱۸۶
جادو ٹونہ کروانے کا الزام	۱۸۶
بُہتان کا عذاب	۱۸۷
توبہ کے تقاضے پورے کریجئے!	۱۸۸
بدگمانی کے بارے میں سُوال جواب	۱۸۹
رونے والے پر بدگمانی کا نقصان	۱۹۰
میاں بیوی کے غُسلِ میت کے بارے میں سُوال جواب	۱۹۱

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پردے کے بارے میں سوال جواب

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ کتاب (۱۹۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے

اِن شَآءَ اللہ عزوجل معلومات کا خزانہ لاجواب ہاتھ آجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیِّ بنِ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، (فرائض وغیرہ کے علاوہ) میں اپنا سارا وقت دُرود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کیلئے کفّارہ ہوجائے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ۲۰۷ حدیث ۲٤٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ہر درد کی دوا ہے صلِّ علٰی محمد تعویذِ ہر بلا ہے صلِّ علٰی محمد

عورت کا لفظی معنیٰ

سُوال: عورت کے لفظی معنیٰ کیا ہیں؟

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

جواب: عورت کے لُغوی معنٰی ہیں، ''چُھپانے کی چیز۔'' اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: عورت، ''عورت'' (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے، جب وہ نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے (ترمذی ج ۲ ص ۳۹۲ حدیث ۱۱۷۶) (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔)

کیا آج کل بھی پردہ ضَروری ہے؟

سُوال: کیا پردہ اِس دَور میں بھی ضَروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ چند باتیں اگر پیشِ نظر رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ پارہ ۲۲ سورۃُ الْاَحزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں پردے کا حکم دیتے ہوئے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ نور بار ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (پ ۲۲ الْاَحزاب ۳۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ الہادی اسکے تحت فرماتے ہیں: ''اگلی جاہلیّت سے مُراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں،

اپنی زینت ومحاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔'' (خزائن العرفان ص ۶۷۳) افسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہلیت والی بے پردَگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضَروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

زمانۂ جاہلیّت کی مُدّت کتنی؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کاش اِس آیت سے موجودہ مسلم عورتیں عبرت پکڑیں۔ یہ عورتیں اُن اُمّہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن سے بڑھ کر نہیں۔ صاحِبِ رُوحُ البیان علیہ رحمۃ الحنّان نے فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُنا آدم علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وطوفانِ سیِّدُنا نوح علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے درمیان کا زمانہ جاہلیّتِ اُولٰی کہلاتا ہے جو بارہ سو بہتر (1272) سال ہے اور عیسٰی علیہ السلام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے درمیان کا زمانہ جاہلیّتِ اُخریٰ ہے جو تقریباً چھ سو (600) برس ہے۔

وَاللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(نورالعرفان ص ۶۷۳ پیر بھائی کمپنی مرکزالاولیاء لاہور، روح البیان ج۷ ص ۱۷۰)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بے پردہ عورت کی دعاء کیسے قبول ہو!

سُوال: جو شَرعی پردہ نہیں کرتی اُس کی دُعا قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اِس سُوال کا جواب پارہ ۱۸ سورۂ نور کی آیت نمبر ۳۱ کے اِس حصّے کی تفسیر میں مُلاحظہ ہو چُنانچہ اِرشادِ الٰہی ہوتا ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ (پ ۱۸ النّور ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چُھپا ہوا سِنگار۔

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں، یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے، **مسئلہ:** اِسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار **جھانجھن** نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے، "اللہ تعالیٰ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں **جھانجھن** پہنتی ہوں۔" (تفسیرات احمدیہ ص ۵٦۵) **اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دُعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص**

عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اسکی بے پردَگی کیسی مُوجِب غَضَبِ الٰہی (عزوجل) ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔" (خزائن العرفان ص ۵۶۶)

شَرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال شَرعی پردہ سے کیا مُراد ہے؟

جواب شَرعی پردہ سے مُراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بِلا اجازتِ شَرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مَہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ھَیْئَت (یعنی شکل و صورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَردَگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بدعت، عالِمِ شریعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''جو وَضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عَورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قطعی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ۲۱۷)

دامن کا دھاگہ

سُوال: ترغیب کیلئے کسی وَلِیَّہ کی شَرعی پردے کے بارے میں حِکایت سنا دیجئے۔

جواب: شَرعی پردہ کرنے والیوں کی بڑی شانیں ہوتی ہیں چُنانچہ ''اَخبارُ الْاَخیار'' میں ہے، سَخت قَحْط سالی ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجُود بارِش نہ ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا بابا نظامُ الدّین اَولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی امّی جان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا برسادے! ابھی دُعاء خَتم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گِھر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارِش شُروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار ص ۲۹۴) **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا

حیا سے ان کی انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

سبحٰنَ اللہ! بُزُرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے دھاگے کی جب یہ شان ہے کہ ہاتھ میں رکھیں تو اُن کی بَرَکت اور وَسیلے سے دُعا قَبول ہوجائے تو خود بُزُرگوں کے وُجُودِ مسعود کی بَرَکتوں کا کیا عالَم ہوگا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ

سُوال: آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ بتا دیجئے:۔

جواب: بہترین پردہ یہ ہے کہ شَرْعی اجازت کی صُورت میں گھر سے نکلتے وَقت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقَع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اٹھائے مَثَلاً اپنے یا کسی

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔

عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟

سُوال: اسلامی بہن کِس کِس مَرد سے پردہ کرے؟

جواب: ہر وہ مرد جس سے نِکاح ہو سکے اُس سے پردہ ضَروری ہے اور جن سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نِکاح حرام ہو اُن سے پردہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''پردہ صِرف اُن سے نادُرست ہے جو بسببِ نَسَب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں اُون سے نِکاح ممکن نہ ہو جیسے **باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ،** ان کے سوا جن سے نِکاح کبھی دُرست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے **بہنوئی** (سے پردہ واجب ہے) (**نیز**) **چاچا** (زاد)، **ماموں** (زاد)، **خالہ** (زاد) **پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ، دیوران** (سب سے پردہ واجب ہے اور جن سے نِکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہِ حُرمت (یعنی نکاح حرام ہونیکی وجہ) عِلاقۂ نَسَب (خُونی رشتہ)

نہیں بلکہ عِلاقۂ رَضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، یاعِلاقۂ صِہر (سُسر الی رشتہ) ہو جیسے خُسر، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجِب ہے نہ نا دُرُست ہے، (یعنی ان سے پردہ) کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالتِ جوانی یا اِحتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے اِمکان میں) پردہ کرنا ہی مناسِب، خُصُوصًا دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُوسکی ہَیبت بہُت کم ہوتی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۲۳۵)

عورت کا کس کس سے پردہ نہیں؟

سوال: عورت کا کس کس سے پردہ نہیں ہے؟

جواب: اِس کا بیان پارہ ۱۸ سورۂ النور کی **۳۱ویں آیتِ کریمہ** میں فرمایا گیا ہے، **ترجمۂ کنزالایمان:** "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دُوپٹے اپنے گرِیبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سِنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہَروں پر یا اپنے باپ یا شوہَروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہَروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دِین کی عورَتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چُھپا ہوا سِنگار اور اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب، اِس اُمّید پر کہ تم فَلاح (کامیابی) پاؤ۔" (پ ۱۸ النور ۳۱)

بَعْض سُسَر پُر خَطَر ہوتے ہیں

سُوال: کیا سُسَر اور بَہُو کا پردہ ہے؟

جواب: حُرمتِ مُصاہَرت کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حَرَج بھی نہیں بلکہ اِس دَور میں پردہ کرنے ہی میں عافیت ہے کیوں کہ حالات انتہائی ناگُفتہ بہ ہیں۔ سُسَر اور بَہُو کے "مسائل" سننے میں آتے رَہتے ہیں جو کہ عُمُوماً یکطرفہ یعنی سُسَر کی جانب سے ہوتے ہیں کہ بعض اوقات سُسَر اکیلے میں موقع پا کر بَہُو پر دست اندازی کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا فی زمانہ بَہُو کو سُسَر سے بے تکلُّف نہیں ہونا چاہئے۔ بالخصوص بَہُو کے حق میں وہ سُسَر زیادہ پُرخطر ثابت ہو سکتا ہے جو اپنی بیوی سے دُور یا محروم ہو۔ مرد و عورت کا تنہائی میں اکٹھا ہونا بَہُت خطرناک ہوتا ہے۔ چُنانچِہ دو احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمایئے:

دو فَرامینِ مُصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: ﴿۱﴾ میں نے اپنے بعد مردوں کیلئے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دِہ فتنہ نہیں چھوڑا (سُنَنُ التِّرمذی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ج٤ ص ٣٥٧ حديث ٢٧٨٩) ﴿٢﴾ جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ (ترمذی ج٢ ص٣٩١ حديث١١٧٥) (برائے مہربانی! بہارِ شریعت حصہ 7 سے ''مُحَرَّمات کا بیان'' پڑھ لیجئے)

دَیوَر بھابھی کا پردہ

سُوال: کیا اسلامی بہن کا اپنے دَیوَر و جیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد و پھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ ان سے تو پردہ کے مُعامَلہ میں اِحْتِیاط زِیادہ ہونی چاہئے کیوں کہ آشنائی (یعنی جان پہچان) کے سبب جھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے اور یوں ناواقِف آدمی کے مقابلے میں کئی گُنا زیادہ فتنے کا خطرہ ہوتا ہے مگر افسوس! آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذِہن ہی نہیں، اگر کوئی مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمّت نہیں ہارنی چاہئے۔ نامُساعِد حالات کے باوُجود جو خوش نصیب اسلامی بہن شَرْعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دُنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب! مصطفٰے کی نورِ عین، شہزادی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کونین، مادرِ حَسَنَین، سیِّدۃُ النِّساء فاطمۃُ الزَّہراء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس کا پُرتپاک اِستِقبال فرمائیں، اُس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان، دوؔ جہان کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی انجمن میں پہنچائیں۔

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جِناں کی خواہش
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو (ذوقِ نعت)

دیور وجیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد و پھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچا زاد، ماموں زاد، پھپی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لئے مَحض اجنبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضَرَر (نقصان) بَرے (یعنی مُطلقاً) بیگانے (یعنی پرائے) شخص کے ضَرَر سے زائد ہے کہ مَحض غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈریگا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتے دار) آپس کے مَیل جُول (اور جان پہچان) کے باعِث خوف نہیں رکھتے۔ عورت بَرے

اجنبی (یعنی مُطلقاً ناواقف) شخص سے دَفْعَۃً (فوراً) مَیل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور اُن (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے) وَلہٰذا جب رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا (تو) ایک صحابی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا، ''**جیٹھ دیور تو موت ہیں۔**'' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

سُسرال میں کس طرح پردہ کرے؟

سُوال: سُسرال میں **دیور** وجیٹھ وغیرہ سے کس طرح پردہ کیا جائے؟ سارا دن پردہ میں رہنا بہت دُشوار، گھر کے کام کاج کرتے وقت کیسے اپنے چہرہ کو چُھپائے؟

جواب: گھر میں رہتے ہوئے بھی بالخصوص **دیور وجیٹھ** وغیرہ کے مُعامَلہ میں مُحتاط رہنا ہو گا۔ صحیح بخاری میں حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، پیکرِ شرم وحیا، مکّی مَدَنی مصطفٰے، محبوبِ خدا عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' ایک شخص نے عرض کی، **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلّم **دَیور** کے مُتَعلِّق کیا حکم ہے؟ فرمایا، ''**دَیوَر موت ھے۔**'' (صحیح البخاری ج۳ ص۴۷۲ حدیث ۵۲۳۲) **دَیوَر** کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فِتنہ کا اندیشہ زِیادہ ہے۔ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرتِ وقارِ مِلّت مولانا **وقارُ الدّین** علیہ رحمۃ اللہ المبین فرماتے ہیں: ''ان رشتہ داروں سے جو نامَحرم ہیں، چِہرہ، ہتھیلی، گِٹّے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ سِتْر (پردہ) کرنا ضَروری ہے، زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔'' (وقار الفتاوٰی ج۳ ص ۱۵۱) **البتّہ** یہ بات ضَروری ہے کہ نامَحرم مردو عورَت مَثَلاً **دَیوَر** وجیٹھ اور بھابھی ایک دوسرے کی طرف جان بوجھ کر نظر نہ کریں۔ حدیثِ پاک میں ہے، ''**جو شخص شہوت سے کسی اَجنَبِیّہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔**'' (ھِدایہ ج۲ ص۳۶۸) یقیناً **بھابھی** بھی اَجنَبِیّہ ہی ہے۔ جو **دَیوَر و جیٹھ** اپنی **بھابھی** کو قَصْداً دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ **اللہ** عزوجل کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچّی توبہ کرلیں۔ **بھابھی** اگر **دَیوَر** کو چھوٹا بھائی اور **جیٹھ** کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہو جاتی بلکہ یہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔

اندازِ گفتگو بھی فاصلے دُور کر کے قریب لاتا ہے اور **دَیْوَر** و بھابھی بد نِگاہی، بے تکلُّفی، ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دَلدَل میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جَیٹھ اور دَیوَر و بھابھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مُسلسل خطرہ کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

؎ اللہ کرے دل میں اتر جائے مری بات

بھابھی کو چاہیے کہ اس حکمِ قرانی کو پیشِ نظر رکھے جیسا کہ قرآنِ مجید پارہ ۲۲ سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: ''اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (پ ۲۲ الاحزاب آیت ۵۹)

دَیوَر وجَیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ''اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ'' یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ (مُسند الامام احمد بن حنبل

ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) بہر حال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحرم رشتہ داروں سے پردہ ناممکن ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اعضاء جسم کی ہَیْئَت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

باپردہ رَہنے کیلئے غصّہ ترک کر دیجئے

سُوال: گھر میں نامَحرم رشتے دار ہوتے ہوں تو پردہ کا کیا طریقہ ہونا چاہئے؟

جواب: سادہ سا ڈِھیلا ڈھالا لباس پہن لیا جائے اور ضَرورتاً غیر جاذِبِ نظر چادر مَثَلاً پلنگ پوش یا کوئی سی سادہ چادر وغیرہ بَدَن پر لپیٹ لی جائے۔ فی زمانہ اگرچہ ایسا کرنا مُشکِل ترین ہے مگر ناممکِن بھی نہیں۔ یہ اُس اسلامی بہن کیلئے ممکن ہے جو غصّہ پر قابو کرنا جانتی ہو، کیوں کہ سادَگی اپنانے اور خود کو بے پردَگی سے بچانے پر آج کل گھر میں طنز اور ڈانٹ ڈپَٹ ہونے کا ہر اِمکان موجود ہے۔ اگر ایسے میں اسلامی بہن غضبناک ہو کر آپے سے باہَر ہو گئی تو بات مزید بگڑ سکتی ہے۔ لہٰذا برائے نام نہیں صحیح معنوں میں ''صابِرہ خاتون'' بن جائے۔ زَبان کو ہر حال میں قابو رکھے،

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

ہاں جب دل خوب جلے تو بے شک آنسو بہا لے کہ شاید بے جا سختیاں کرنے والوں کو رحم آجائے۔

پردہ دار کے لئے آزمائشیں

سُوال: آج کل پردہ کرنے والیوں کا "مُلّانی" کہہ کر گھر میں مذاق اُڑایا جاتا ہے، کبھی عورتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی بُرقع اوڑھ کر چلی جائے تو کوئی کہتی ہے، ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! کوئی بولتی ہے، بس ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم بَہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! کوئی کہتی ہے، دنیا بَہُت ترقّی کر چکی ہے اور تم نے کیا یہ دَقیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! وغیرہ۔ اِسطرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے شَرعی پردہ کرنے والی کا دل ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واقِعی نہایت ہی نازُک حالات ہیں، شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بہن سخت آزمائش میں مُبتَلا رہتی ہے مگر ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زوردار بحث شُروع کر دینا یا غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔ ایسے مَوقَع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے عام اِعلانِ نُبُوَّت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک کُفّارِ بدانجام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو اِحتِرام کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو **امین** اور **صادِق** کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے جُوں ہی علَی الْاِعْلان اسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بداطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُوں ہی میں نے شَرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ مجھ سے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سنّت ادا ہو رہی ہے۔ مَدَنی اِلتجاء ہے کہ کیسا ہی صدمہ پہنچے صَبْر کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے نیز بِلا اجازتِ شَرعی ہرگز

زَبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، ''اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صدمے کے وَقت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لئے جنّت کے سِوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔'' (سنَن ابن ماجہ ج۲ ص۲۶۶ حدیث۱۵۹۷)

آسِیَہ کی دردناک آزمائش

سُوال: جس اسلامی بہن کو شَرْعی پردہ اور سنّتوں پر عمل وغیرہ کی وجہ سے مُعاشَرہ میں مَعاذَاللہ حقیر سمجھتے ہوں اور خاندان میں بھی ستایا جاتا ہو اُس کی ڈھارس کیلئے کوئی درد انگیز حِکایت بیان کیجئے۔

جواب: جس اسلامی بہن کو شَرْعی پردہ کرنے کے باعِث گھر اور خاندان میں ستایا جاتا ہو اُس کیلئے حضرتِ سیِّدَتُنا آسِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقِعات میں کافی درسِ عبرت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فِرعون کی زَوجیت میں تھیں۔ جادوگروں کی مَغلوبیّت اور ایمان آوری پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر ایمان لے آئیں۔ جب فِرعون کو اس کا عِلْم ہوا تو اُس نے طرح طرح سے سزائیں دینی شروع کیں کہ کسی طرح بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سے مُنحرِف (مُن۔حَ۔رِف) ہو جائیں مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت قدم رہیں۔ آخرِ کار فرعون نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چلچلاتی دھوپ میں لکڑی کے تختے پر لٹا کر **چومیخا** (چَو۔مے۔خا) کر دیا یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخیں (لوہے کی کیلیں) ٹھونک دیں، ظلم بالائے ظلم یہ کہ مبارک سینے پر **چکّی کے پاٹ** رکھوا دیئے کہ ہل بھی نہ سکیں۔ اِس شدید ترین اور ناقابلِ برداشت تکلیف میں بھی ان کے پائے ثبات کو ذرّہ برابر لغزش نہ ہوئی، بیقرار ہو کر اپنے ربِّ غفار جلّ جلالہٗ کے دربارِ گوہر بار میں عرض گزار ہوئیں:

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ (پ ۲۸ التحریم ۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے پاس جنّت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: **اللہ** تعالیٰ نے ان (یعنی سیِّدَتُنا آسِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر فرشتے مقرّر فرما دیئے جنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سایہ کر لیا اور ان کا جنّتی گھر

انہیں دکھادیا جس سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا ان تمام مُصیبتوں کو بھول گئیں۔ بعض رِوایات میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا مَع جسم آسمان پر اُٹھالی گئیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جنّت میں ہمارے حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نِکاح میں ہوں گی۔ (نور العرفان ص ۸۹۶ پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیالاہور) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

گھر میں پردے کا ذِہن کیسے بنے؟

سُوال: گھر میں پردے کا ذِہن کس طرح بنایا جائے؟

جواب: فیضانِ سنّت نیز اِسی رسالے "پردے کے بارے میں سُوال جواب" سے **گھر درس** جاری کر کے، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سنا سنا کر، **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے گھر کے مَردوں کو **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں کا مسافر** بنا کر گھر میں مَدَنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھئے۔ ان کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعاء بھی کرتے رہیے۔ خود کو اور

اہلِ خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کُڑھن پیدا کیجئے اور اس کیلئے کوشش بھی جاری رکھئے۔ مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازم کر لیجئے۔ بلا مصلحتِ شرعی سختی کرنا کُجا اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عُموماً جو کام "نرمی" سے ہوتا ہے وہ "گرمی" سے نہیں ہوتا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

بہر حال اپنے اَہل و عِیال کی اِصلاح کی ہر ممکن صُورت میں ترکیب بناتے رہنا چاہئے۔ پارہ ۲۸ سورۃُ التَّحْرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی عزوجل ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ-

(پ ۲۸ التحریم ٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

ماتحت کے بارے میں پوچھا جائیگا

یاد رکھئے! خاوند اپنی بیوی کا، باپ اپنے بچّوں کا اور ہر شخص اپنے اپنے

ماتحتوں کا ایک طرح سے "حاکم" ہے اور ہر حاکم سے اُس کے ماتحتوں کے بارے بروزِ محشر باز پُرس ہوگی۔ چُنانچہ رَحمتِ عالَم، نَبیِّ اعظم، نورِ مجسّم شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے: "تم سب اپنے مُتعلِّقین کے سردار و حاکم ہو اور حاکم سے روزِ قیامت اسکی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳)

دَیُّوث کی تعریف

سوال: "دَیُّوث" کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے مَنع نہ کریں وہ "دَیُّوث" ہیں۔ رَحمتِ عالَمیان، سلطانِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے **دَیُّوث** اور مَردانی وَضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔

(مَجمَعُ الزَّوائد ج ۴ ص ۵۹۹ حدیث ۷۷۲۲) مَردوں کی طرح بال کٹوانے اور مَردانہ لباس پہننے والیاں اِس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچیوں کے لڑکوں جیسے بال بنوانے اور انہیں لڑکوں

جیسے کپڑے اور ہَیئت وغیرہ پہنانے والے بھی احتیاط کریں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ "کبھی جنّت میں داخِل نہ ہوں گے۔" یہاں اِس سے طویل عرصے تک جنّت میں داخِلے سے محرومی مُراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دوزخ میں جائیں گے وہ بالآخِر جنّت میں ضَرور داخِل ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنَّم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کرسکتا لہٰذا ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہردم کوشش اور جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلے کی دُعاء کرتے رہنا چاہیے۔ "دَیُّوث" کے بارے میں حضرتِ علّامہ علاؤالدّین حَصۡکَفِی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، "دَیُّوث" وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غیرت نہ کھائے۔" (اَلدُّرُّالمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج٦ ص ١١٣) معلوم ہوا کہ باوُجُودِ قدرت اپنی زوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مَخلُوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامَحرم رشتے داروں، غیر مَحرم ملازموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلُّفی اور بے پردَگی سے منع

نہ کرنے والے دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ''دَیُّوث سَخْت اَخْبَثِ فاسِق (ہے) اور فاسقِ مُعلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیر نا واجِب۔''

(فتاوٰی رضویہ جدید ج ٦ ص ٥٨٣)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں، اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جواُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ کہنے لگیں، ''وہ عَقْل پہ مَردوں کی پڑ گیا!''

اگر عورَت نافرمانی کرے تو.........؟

سُوال: اگر مَرد کی کوشش کے باوُجُود عورَتیں بے پردَگی سے باز نہ آئیں کیا تب بھی وہ دَیُّوث ہے؟

جواب: اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق مَنع کرتا ہے اور بے پردَگی سے روکنے کے شَرْعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں مرد پر نہ کوئی اِلزام اور نہ وہ **دَیُّوث**۔ پس حَتَّی الْاِمکان بے پردَگی وغیرہ کے مُعامَلہ میں عورَتوں کو روکا جائے مگر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ کہیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زَوجہ یا ماں بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمن ہی تہ و بالا ہو کر رہ جائے۔

کیا مُنہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟

سُوال: کیا مُنہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ سے بھی اسلامی بہن کا پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں! ان سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نِکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے مُعاشَرے میں منہ بولے رشتوں کا رَواج عام ہے کوئی مرد کسی کو "ماں" بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو "بھائی" بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو "بیٹا" بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا مُنہ بولا چچا ہے تو کوئی مُنہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں، بے تکلُّفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلاب ہے کہ اَلْاَمان وَ الْحَفِیظ۔

صِنفِ مُخالِف کے ساتھ مُنہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو **اللہ** عزوجل سے ڈرتے رَہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، "دنیا اور عورَتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فِتنہ عورَتوں کی وجہ سے اُٹھا۔"

(صحیح مسلم ص ۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

لے پالک بچّہ کا حُکم

سُوال: کسی کا بچّہ گود لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے تو سکتے ہیں، مگر وہ نامَحرم ہو تو جب سے عورتوں کے ''مُعامَلات'' سمجھنے لگے، اُس سے پردہ کیا جائے۔ اِسی طرح بچّی اگر پالنے کیلئے گود لی تو وہ بھی جب مَردوں کے ''مُعامَلات'' سمجھنے لگے تو اُسے بھی اُس گھر کے نامَحرم مَردوں سے پردہ کروایا جائے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، مُشْتَہَاۃ (قریبُ البُلوغ لڑکی) کی کم از کم عمر نو سال اور مُراہِق (قریبُ البُلوغ لڑکے) کی بارہ۱۲ سال ہے۔

(رَدُّالمُحتار ج ۴ ص ۱۱۸ دار المعرفۃ بیروت)

لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت

سُوال: بچپن سے پلے ہوئے بچّوں کے سمجھدار ہونے پر ''پردہ'' نافِذ کرنا انتہائی دُشوار معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہو تو بتا دیجئے کہ بچّہ گود لیں تو جوان ہو جانے پر پردہ واجِب نہ ہو۔

جواب: اِس کی صورت یہ ہے کہ جو بچّہ یا بچّی گود لی ہے اُس سے دودھ کا رِشتہ قائم کر لے مثلاً تیس۳۰ ماہ کی عمر کے اندر اندر عورت اپنا یا اپنی سگی بہن یا سگی

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

بیٹی یا سگی بھانجی کا کم از کم ایک بار دُودھ اِس طرح پلا دے کہ اس بچے یا بچی کے حلق سے نیچے اُتر جائے۔ اِس طرح اب جن جن سے دودھ کا رِشتہ قائم ہوا اُن سے پردہ واجِب نہ رہا۔

لڑکا کب بالِغ ہوتا ہے؟

سُوال: لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟

جواب: ہجری سِن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دَوران جب بھی (جماع یا مُشت زَنی وغیرہ کے ذَرِیعے) اِنزال ہوا یا سوتے میں اِحتِلام ہوا یا اُس کے جماع سے عورت حامِلہ ہوگئی تو اُسی وَقت بالغ ہوگیا اور اُس پر غسل فرض ہوگیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سِن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہوگیا۔ (مُلَخَّصاً الدرالمختار ج۹ ص۲۰۹)

لڑکی کب بالِغہ ہوتی ہے؟

سُوال: لڑکی کب بالِغہ ہوتی ہے؟

جواب: ہجری سِن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دَوران اِحتِلام ہو یا حَیض آجائے یا حَمْل ٹھہر جائے تو بالِغہ ہوگئی ورنہ ہجری سِن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالِغہ ہے۔ (اَیضاً)

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے؟

سُوال: کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ کیا جائے۔

جواب: پارہ ۱۸ سورۃُ النُّور کی آیت نمبر ۳۱ میں ہے، **اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ** ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ بچّے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اِس آیتِ کریمہ کے تَحت **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، یعنی وہ چھوٹے بچّے جو ابھی بُلُوغ کے قریب بھی نہ ہوں (ان سے پردہ نہیں) معلوم ہوا کہ مُراہِق یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکے سے پردہ چاہیے۔" (نورُ الْعِرفان ص ۵٦٤) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، مُشْتَہاۃ (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکی) کی کم از کم عُمر نو سال اور مُراہِق (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکے) کی بارہ سال ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ۱۱۸ دارالمعرفۃ بیروت) میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر محارِم سے پردہ واجِب، اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بُلُوغ ظاہِر ہوں تو (بھی پردہ) واجِب، اور نہ ظاہِر ہوں تو مُستحب خُصُوصاً بارہ برس

کے بعد بہت مُؤَکَّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ زمانہ قُربِ بُلوغ وکمالِ اِشتِہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر لڑکی کے بالِغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دَور ہے) (فتاویٰ رضویہ جدید ج۲۳ ص ۶۳۹)

کافِرہ عورت سے پردہ

سُوال: کیا اسلامی بہن کا کافِرہ عورت سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ کافِرہ عورت سے بھی اُسی طرح پردہ ہے جس طرح غیر مرد سے۔ یونہی نیک عورت کو اس بات کی اِحتیاط کرنی چاہئے کہ اُسے فاجِرہ (یعنی شَرِیعت کی نافرمان مَثَلاً بے نَمازی یا بے پردہ گھومنے والی) عورت نہ دیکھے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''شَرِیعت کا تو یہ حکم ہے کہ کافِرہ عورت سے مسلمان عورت کو ایسا پردہ واجِب ہے جیسا انہیں مَرد سے۔ یعنی سر کے بالوں کا کوئی حصّہ یا بازو یا کلائی یا گلے سے پاؤں کے گٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ مسلمان عورت کا کافِرہ عورت کے سامنے کُھلا ہونا جائز نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۲) فتاویٰ رضویہ میں ایک اور مقام پر ہے کہ عُلَماء فرماتے ہیں، یہ مناسب نہیں کہ نیک اور پارسا عورت کی طرف

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بدکار (یعنی شریعت کی نافرمان) عورت دیکھے۔

(فتاوٰی رضویہ ج٢٢ ص٢٠٤)

فاجِرہ عورت سے پردہ

سُوال: اگر گھر میں ہی فاجِرہ عورَتیں موجود ہوں تو کیا کرے؟

جواب: اگر بہن وغیرہ فاجِرہ ہے اور اُس سے پردہ کرنے میں گھر میں مسائل کھڑے ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں اُس سے پردہ نہ کرے۔ یہ اُصول ہے کہ جہاں صحیح عُذر رہو وہاں خودبخود اِستِثنیٰ (اِس۔تِث۔نا) موجود ہوتا ہے یعنی عام حُکم سے عَلٰحِدَگی حاصِل ہوجاتی ہے۔

کیا بے نَمازی عورَت سے پردہ نہ کرنا گناہ ہے؟

سُوال: تو کیا گھر کی عورَتوں کے علاوہ دیگر فاجِرات مَثَلاً بے نَمازیوں یا فلمیں ڈرامے دیکھنے والیوں یا فیشن کرکے بے پردہ پھرنے والیوں وغیرہ سے پردہ نہ کرنا گناہ ہے؟

جواب: کافِرہ اور اجنبی مرد دونوں کا پردے کے مُعامَلے میں ایک ہی حکم ہے۔

(ملخصاً الدرالمختار ج٩ ص٦١٢ ملخصاً فتاوٰی رضویہ ج٢٣ ص٦٩٢)

لہٰذا کافِرہ عورت سے بے پردَگی گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کام ہے مگر فاجرہ (یعنی شریعت کی نافرمان مسلمان عورت) سے پردہ واجِب نہیں، افضل ہے یعنی اس سے پردہ کرے تو ثواب اور نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ مگر اُس کی صُحبت سے بچنا بے حد ضَروری ہے کہ بُری صُحبت بُرا پھل لاتی ہے۔ ظاہر ہے بے پردہ گھومنے والی، انگریزی فیشن کی متوالی، فلمیں ڈرامے دیکھنے والی کی صُحبت سے نِت نئے فیشن کے بارے میں معلومات ہوتی رہیں گی اور دل للچاتا رہے گا اور بے پردَگی کا ذِہن بنے گا۔ اکثر فلمی گیت اور فلمی ڈائلاگ اُس کے منہ سے نکلیں گے اور سُن سُن کر فلموں ڈِراموں کی طرف رغبت بڑھے گی اور یوں بُری صُحبت اپنا رنگ چڑھاتی رہے گی۔ فاجِرہ سے ملنے کے بارے میں حکمِ شَریعت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، ہاں یہ حکم اِحتیاطی ہے مگر یہ اِحتیاط ضَروری ہے جب دیکھے کہ اب کچھ بھی بُرا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے فوراً اِنْقِطاعِ کُلّی (یعنی مکمّل دُوری اختیار) کرے اور اس کی صُحبت کو آگ جانے۔ اور انصاف یہ ہے کہ بُرا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر اِحْتیاط کی طرف ذِہن جانا قدرے دشوار ہے لہٰذا امان وسلامت جُدا رہنے ہی میں ہے وَبِاللّٰہِ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔

التَّوفیق (اور اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے توفیق مُیَسَّر آتی ہے) (مُلَخَّصًا فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۴) **مولانا جلالُ الدّین رُومی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:** ؎

تا توانی دُور شو اَز یارِ بد — یارِ بد بدتر بُوَد اَز مارِ بد
مارِ بد تنہا ہَمیں بَر جاں زَنَد — یارِ بد بر جان و بر ایماں زَنَد

(یعنی جب تک ممکن ہو بُرے یار (ساتھی) سے دُور رہو کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے) (گلدستۂ مثنوی ص ۹۴)

کیا اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

سُوال: کیا نامَحرم اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ مَثَلاً بچپن میں کسی نامَحرم سے قراٰنِ پاک پڑھتی تھی اور اب بالِغہ ہوگئی تو اُس اُستاد سے بھی پردہ فرض ہو گیا۔ **اعلیٰ حضرت،** امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''رہا پردہ اُس میں اُستاذ وغیرِ اُستاذ، عالِم وغیرِ عالِم پیر سب

برابر ہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۶۳۹)

پیر اور مُریدَنی کا پردہ

سُوال: کیا مُریدَنی اور پیر کا بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں، نامَحرم پیر سے بھی عورت کا پردہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "پردہ کے باب میں پیر و غیرِ پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔"

(فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۲۰۵)

عورت نامَحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی

سُوال: کیا اسلامی بہن اپنے مُرشِد کا ہاتھ چوم سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن کو بلا اجازتِ شَرعی نامحرم پیر صاحِب کا ہاتھ چومنا حرام ہے۔ نہ روکے تو پیر بھی گنہگار ہے۔ میٹھے میٹھے آقا مکّے مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا طرزِ عمل مُلاحظہ ہو، چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُودوسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جن عورتوں کو بَیعت (بَے۔عَت) کرتے

اُن سے فرماتے: ''جاؤ میں نے تمہیں بَیعَت کیا۔'' خُدا کی قسم! بَیعَت کرنے میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا مبارَک ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں چُھوا۔ (سُنَن ابن ماجہ ج۳ ص۳۹۸ حدیث ۲۸۷۵)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمَیمَہ بنتِ رُقَیقَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چند خواتین کے ساتھ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے بَیعَت کرنے کے لیے حاضِر ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اِنِّی لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ یعنی میں عورَتوں سے مُصافَحہ نہیں کرتا۔ یعنی ہاتھ نہیں ملاتا۔ (سنن ابن ماجہ ج۳ ص۳۹۸ حدیث ۲۸۷۴)

غیر عورَتوں سے ہاتھ مِلانے کا عذاب

پیر کا عورَتوں سے ہاتھ چُھوانا تو دُور رہا صِرف ان سے ہاتھ مِلائے تو اس کا عذاب بھی کم خوفناک نہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ فَقیہ ابواللَّیث سَمَرقَندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل فرماتے ہیں، دُنیا میں اَجنَبِیَّہ عورت سے ہاتھ مِلانے والا بروزِ قِیامت اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۹)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عورت کا قراٰن سیکھنے کیلئے گھر سے نکلنا

سُوال: قراٰنِ پاک دُرُست طریقہ سے پڑھنا ضَروری ہے تو کیا اسلامی بہن اسے سیکھنے کے لئے شَرْعی پردہ کے ساتھ گھر سے باہَر نکل سکتی ہے؟

جواب: بہتر یہی ہے کہ گھر کے کسی مَحْرم کے ذَرِیعہ سیکھے ورنہ بامرِ مجبوری کسی اسلامی بہن سے سیکھنے کے لئے اِس طرح باہَر نکلے کہ پردے کے تمام شَرْعی تقاضے پورے ہوں۔

عورت کا پیر سے عِلم حاصِل کرنا

سُوال: کیا اسلامی بہن اپنے پیر صاحِب سے عِلمِ دین حاصِل کرسکتی ہے؟

جواب: اِس کے بعض شرائط ہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''اگر بدن موٹے اور ڈِھیلے کپڑوں سے ڈَھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رَنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت دِکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور پیر جوان نہ ہو (یعنی ایسا ضَعیف جس سے طَرَفین یعنی پیر اور مُریدَنی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شہوت کا اندیشہ نہ ہو) غَرَض کوئی فِتنہ نہ فی الحال ہو نہ اسکا اندیشہ (آیندہ کیلئے) ہو تو علمِ دین (اور) اُمورِ راہِ خداعزوجل سیکھنے کے لئے جانے

اور بُلانے میں حَرَج نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ۲۴۰)

عورَت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سُوال: کیا اسلامی بہن نامَحْرم پیر یا دیگر لوگوں سے بات کر سکتی ہے؟

جواب: صِرْف ضَرورت کے وَقْت کر سکتی ہے۔ اِس کی صُورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن فرماتے ہیں: "تمام مَحارِم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشۂ فِتنہ نہ ہو، نہ خَلْوت (یعنی تنہائی) ہو تو پردہ کے اندر (رہتے ہوئے) بعض نامَحْرم سے بھی۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ۲۴۳) پیر صاحِب سے اُن کی اجازت کے بِغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہوسکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مُریدنی کی فون پر بات چیت

سُوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بذریعۂ فون صِرْف سلام دُعا یا اپنی پریشانی کے حل کے لئے دُعا کی درخواست کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں کر سکتی ہے۔ مگر پیر صاحِب (اور کسی بھی غیر مَرد سے بات کرنی پڑ جائے تو اُس سے) لب ولہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آواز لوچ دار و نرم اور انداز

بے تکلُّفانہ نہ ہو۔ (مُلَخَّصاً رد المحتار ج ۲ ص ۹۷) چونکہ اِس کی رِعایت بَہُت مُشکِل ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے مَحارِم کے ذَرِیعے پیر صاحِب تک پہنچائے۔

عورت کے لئے فون وُصول کرنے کا طریقہ؟

سُوال: اسلامی بہن غیر مردوں کے فون وُصول کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اِسی اِحتیاط کے ساتھ کرسکتی ہے۔ یعنی آواز نَرْم نہ ہو۔ (مُلَخَّصاً رد المحتار ج ۲ ص ۹۷) مَثَلاً نرمی کے ساتھ ''ہیلو ہیلو'' کہنے کے بجائے روکھے انداز میں پوچھے، ''کون؟'' یہاں مُعامَلہ ذرا دشوار ہے کیوں کہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے مرد سے بات کروانے کا مطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے اور بات کرنے کا وَقْت پوچھے۔ نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ باعمل اسلامی بہن کے بھِنچے ہوئے رُوکھے اندازِ گفتگو کا بُرا منائے، اور مُنہ پھٹ ہو تو کچھ بول پڑے۔ جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ نامَحرم عورَتوں سے ضَرورتاً فون پر بات کرنے کی نَوبت آنے پر ہمارے غیرِ نَرْم اور رُوکھے لہجے پر عورَتوں نے مَعاذَاللہ عزوجل اس طرح کی باتیں سُنادی ہیں، مَثَلاً آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے! بہر حال عافِیَت اِسی میں معلوم ہوتی ہے کہ ''آنسرِنگ مشین'' لگادی جائے۔ اور

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اُس میں مَرد کی آواز میں یہ جُملہ بھر دیا جائے کہ "پیغام ریکارڈ کروا دیجئے"۔ بعد میں مَردوں کے ریکارڈ شُدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سَہولت سے سُن لیا کریں۔ اُمّہاتُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی غیر مردوں سے گفتگو کے مُتعلِّق پارہ ۲۲ سورۃُ الاَحزاب کی آیت نمبر ۳۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ

(پ ۲۲ الاحزاب ۳۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

کیا مَرد کو عورَت نہیں دیکھ سکتی؟

سُوال: جس طرح مرد کا عورت کو دیکھنا منع ہے کیا اسی طرح عورت کو بھی مرد کا دیکھنا منع ہے؟ مَثَلاً مُریدَنی اپنے پیر صاحِب کا دیدار کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں عورت بھی غیر مرد کو نہ دیکھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ الْمُؤمِنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرتِ اُمُّ الْمُؤمِنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر تھیں

کہ (ایک نابینا صَحابی) حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نُبُوَّت میں حاضِر ہو گئے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔'' میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ فرمایا، ''کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں؟'' (سُنَنُ التِرمذی ج ٤ ص ٣٥٦ حدیث ٢٧٨٧) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا کہ جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے وَیسا ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟ اسکے جواب میں فرماتے ہیں: ''دونوں صُورَتوں کا ایک حکم ہے کچھ فَرق نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص ٢٠١) نامَحرم پیر کو بھی مُریدَنی نہ دیکھے، ہاں اگر پیر صاحِب ایسے ضعیف ہوں کہ دونوں طرف سے بدنِگاہی وغیرہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اُن کی زیارت کرنے میں حَرَج نہیں۔ یہ خیال رہے کہ اُن کو دیکھنے کی وجہ سے دوسرے اجنبیوں پر نظر نہ پڑتی ہو، مَثَلاً وہ دیگر غیر مَردوں میں تشریف فرما ہیں یا اُن کے ساتھ چل رہے ہیں تو نہ دیکھے۔ اسی میں بھلائی ہے کہ عورت نامَحرم بُزُرگوں کے دیدار سے بھی بچ کر رہے کہ شیطان کو پھانستے دیر نہیں لگتی۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بد نصیب عابِد اور جوان لڑکی

سُوال: عورت کو بُوڑھے سے خطرہ ہوتا ہے یا بُوڑھے کو عورت سے؟

جواب: دونوں کو ایک دوسرے سے خطرہ ہوتا ہے۔ شیطان کا وار بہت خطرناک ہوتا ہے، کسی کو بھی اپنے نَفْس پر اِعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جو اپنے نَفْس پر اِعتماد کرے اس نے بڑے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اِعتماد کیا۔ (الملفوظ، حصہ چہارم ص۳۹۰) شیطان کس طرح انسان کو پھانس کر برباد کرتا ہے اِس کو سمجھنے کیلئے ایک عبرتناک حِکایت مُلاحَظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ منقول ہے، بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا **عابِد** یعنی عبادت گزار و پرہیزگار شَخْص تھا۔ اُسی عَلاقے کے تین بھائی ایک بار اُس **عابِد** کی خدمت میں حاضِر ہو کر عَرض گزار ہوئے کہ ہمیں سفر درپیش ہے، واپَسی تک ہماری **جوان بہن** کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ **عابِد** نے خوفِ فِتنہ کے سبب معذِرت چاہی مگر ان کے پَیہم اِصرار پر وہ تیار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے۔ چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ **عابِد** کھانا اپنے عبادت خانہ کے دروازہ کے باہَر رکھ دیتا اور وہ اٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دن کے بعد شیطان نے **عابِد** کے دل میں

ہمدردی کے انداز میں وسوسہ ڈالا کہ کھانے کے اوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نِکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مرد کے ہتھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے اُس کے دروازے کے باہر کھانا رکھ دیا جائے، اس اچّھی نیّت کا کافی ثواب ملیگا۔ چُنانچہ اُس نے اب کھانا اُس کے دروازے پر پہنچانا شُروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھر وسوسہ کے ذَرِیعے **عابِد** کا جذبۂ ہمدردی اُبھارا کہ بےچاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخر اس کی وَحشت دُور کرنے کی اچّھی نیّت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گُناہ ہے! یہ تو کارِ ثواب ہے، یوں بھی تم بہُت پرہیز گار آدمی ہو، نَفْس پر حاوی ہو، نیّت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چُنانچہ بات چیت کا سلسلہ شُروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُریلی آواز نے **عابِد** کے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا، دل میں ہَیجان برپا ہوا، شیطان نے مزید اُکسایا یہاں تک کہ " نہ ہونے کا ہو گیا۔" حتّٰی کہ لڑکی نے بچّہ بھی جَن دیا۔ شیطان نے دل میں وَسوَسوں کے ذَرِیعے خوف دلایا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچّہ دیکھ لیا تو بڑی رُسوائی ہوگی لہٰذا عزّت پیاری ہے تو نو مولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذِہنی طور پر تیّار ہو گیا پھر فوراً وَسوَسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی

ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے بس عافیت اِسی میں ہے کہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" دونوں ہی کو ذَبح کر ڈال۔ اَلْغَرَض عابد نے جوان لڑکی اور ننھے سے بچّے کو بے دَردی کے ساتھ ذَبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دَفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سفر سے لوٹ کر **عابِد** کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہن فوت ہو گئی ہے، آیئے اُس کی قَبْر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چُنانچہ **عابِد** انہیں قبرِستان لے گیا اور ایک قَبْر دِکھا کر جھوٹ موٹ کہا: یہ آپ کی مرحومہ بہن کی قَبْر ہے۔ چُنانچہ اُنہوں نے فاتحہ پڑھی اور رنجیدہ رنجیدہ واپَس آ گئے۔ رات شیطان ایک مسافر کی صُورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے **عابِد** کے تمام سیاہ کارنامے بیان کر دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چُنانچہ تینوں اُٹھے اور ایک دوسرے کو اپنا خواب سنایا۔ تینوں نے مل کر خواب میں کی گئی نشاندہی کے مطابق زمین کھودی تو واقعی وہاں بہن اور بچّے کی ذَبح شُدہ لاشیں موجود تھیں۔ وہ تینوں **عابِد** پر چڑھ دوڑے، اُس نے اِقبالِ جُرم کر لیا۔ انہوں نے بادشاہ کے دربار میں نالِش کر دی۔ **عابِد** کو اُس کے عبادت خانے سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور

سُولی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سُولی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو شیطان اُس پر ظاہر ہوا اور کہنے لگا، مجھے پہچان! میں تیرا وُہی ساتھی ہوں جس نے تجھے عورت کے فِتنے میں ڈال کر ذِلّت کی آخری منزل تک پہنچایا ہے، خیر گھبرا مت میں بچا سکتا ہوں مگر شَرط یہ ہے کہ تجھے میری اِطاعت کرنی ہو گی۔ مرتا کیا نہ کرتا! **عابِد** نے کہا، میں تیری ہر بات ماننے کیلئے تیار ہوں۔ اُس نے کہا، **اللہ** عزوجل کا انکار کر دے اور کافِر ہو جا۔ **بدنصیب عابد نے کہا، میں خدا** عزوجل **کا انکار کرتا ہوں اور کافر ہوتا ہوں۔** شیطان ایکدم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً اُس **بدنصیب عابد** کو دار پر کھینچ لیا۔ (مُلخّص از تلبیسِ ابلیس ص ۳۷)

شَہوت پرستی کُفْر تک لے گئی

دیکھا آپ نے! شیطان کے پاس مَردوں کو برباد کرنے کیلئے سب سے بڑا اور بُرا ہتھیار ''عورت'' ہے۔ **بدنصیب عابِد** اپنے پاس جوان لڑکی کو رکھنے کیلئے تیار ہو گیا اور پھر شیطان کے داؤ میں آکر کھانا اُس کے دروازے تک پہنچانے لگا اور بس یوں اُس نے شیطان کو صِرف اُنگلی پکڑائی تھی کہ اُس چالباز نے ہاتھ خود ہی پکڑ لیا اور آخِر کار پروَرْدگار عزوجل کا انکار کروا کر اُس کو دار پر کھنچوا کر ذِلّت کی موت مَروا دیا۔ **شہوت**

پرستی کُفر تک لے گئی حضرتِ سیِّدُنا ابو الدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ گھڑی بھر کیلئے شہوت کی تسکین طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔ یقیناً نامَحرم رِشتہ دار کے درمیان پردے ہی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔ ورنہ مرد و عورت کا آپس میں بے تکلُّف ہونا بے حد خطرناک نتائج لاسکتا ہے۔ بدنصیب عابِد والی حِکایت سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ عورت کے فتنے کی وجہ سے قتل وغارتگری تک نوبت پہنچ سکتی ہے، فَرِیقَین کے دَردناک انجام کا سامان اور بربادیٔ ایمان کا قوی اِمکان رہتا ہے۔

کرلے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی عزّوجلّ

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

عالِم زادی اگر بے پردہ ہو تو؟

سُوال: آج کل تو بعض عالِم زادِیاں بھی پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتیں!

جواب: کسی عالِم زادی یا پیر زادی کو بھی بالفرض بے پردگی میں مُلَوَّث پائیں تو اپنی آخِرت برباد کرنے کیلئے خدارا! اسے دلیل نہ بنائیں اور نہ ہی مذکورہ عالِمِ دین اور جامِعِ شرائط پیر کے بارے میں بدگمانی فرمائیں۔ دَور بڑا نازُک ہے، فی زمانہ فرماں بردار اولاد کا حُصول جُوئے شِیر لانے کے

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

مُترادِف ہے۔ عالم و پیر اپنی اولاد کو شریعت کے دائرے میں رہ کر سمجھا سکتے ہیں، بعض صورتوں میں سزا بھی دے سکتے ہیں مگر جان سے نہیں مار سکتے۔ عَین ممکن ہے کہ وہ عالم یا پیر صاحب تَفہِیم (یعنی سمجھانے) کے شَرعی تقاضے پورے کر چکے ہوں۔

عالِم باپ کا درْد ناک انجام

سُوال: اگر کسی عالم یا پیر کے اہلِ خانہ خِلافِ شَرْع حرکتیں کرتے ہیں تو آج کل اکثر لوگ عُلَماء اور مشائخ کو اس طرح سے بُرا بھلا بولنے لگتے ہیں کہ یہ لوگ دنیا کو تو تبلیغ کرتے ہیں مگر اپنے گھر والوں کو نہیں سُدھارتے۔

جواب: اُن لوگوں کی کم نصیبی ہے جو بِلا وجہ عُلَماء و مشائخ کے خِلاف ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے! وَعظ و نصیحت کرنا بِاِذْنِہٖ تعالیٰ عُلَمائے کرام کا کام ہے جبکہ لوگوں کو ھِدایت دینا، دلوں کو پھیرنا اور بگڑے ہوؤں کو سُدھارنا یہ ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے۔ اگر کوئی عالم یا پیر واقِعی اپنی اولاد کی اِصلاح کی کما حَقُّہٗ کوشش نہیں کرتا تو بے شک وہ خطا کار ہے۔ مگر بلا اجازتِ شَرْعی انہیں بُرا بھلا کہنے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں۔ اِس ضِمن میں ایک عبرت آموز حِکایت مُلاحَظہ فرمایئے۔: چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ الغفار فرماتے ہیں: مَنقُول ہے کہ بنی اِسرائیل میں ایک عالم صاحِب

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالٰی تم پر رحمت بھیجے گا۔

اپنے گھر میں اجتماع کر کے اس میں بیان کیا کرتے تھے۔ ایک دن اُس عالِم صاحِب کے نوجوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف اِشارہ کیا جو اُس عالِم صاحِب نے دیکھ لیا اور کہا: ''اے بیٹے! صَبْر کر۔'' یہ کہتے ہی عالِم صاحِب اپنے تخت سے فوراً مُنہ کے بل گر پڑے یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ گیا اللہ عزوجل نے اُس وَقت کے نبی (علیہ السلام) پر وَحی فرمائی کہ فُلاں عالِم کو خبر کر دو کہ میں اُس کی نَسْل سے کبھی صِدِّیق (سب سے اعلیٰ دَرَجے کا ولی) پیدا نہیں کروں گا، کیا میرے لئے صِرف اتنا ہی ناراض ہونا کافی تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے، ''اے بیٹے صَبْر کر۔'' مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اِس بُری حَرَکت سے اُسے اچّھی طرح باز کیوں نہ رکھا۔ (ملخصاً حلیۃ الاولیاء ج۲ ص ٤٢٢ حدیث ٢٨٢٣)

عورت عُمرہ کرے یا نہ کرے؟

سوال: کیا عورت رَمَضانُ الْمبارَک میں اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان مَحرم کے ساتھ عمرہ کے لئے سفر کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے۔ عُمرہ چُونکہ فرض یا واجِب نہیں اگر عورت اِس کے لئے نہ نکلے تو کسی قسم کا گُناہ بھی نہیں۔ قابلِ توجّہ اَمر یہ ہے کہ فی زمانہ اور وہ بھی رَمَضانُ الْمبارَک میں عورت عُمرہ کیلئے جائے اور بے پردَگی اور غیر

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مَردوں کے اِختِلاط سے بھی بچی رہے یہ قریب بہ ناممکن ہے۔ لہٰذا مشورۃً عَرْض ہے کہ عُمرہ یا نفلی حج سے عورت اِجتِناب کرے۔ ہاں جو شَرْعی پردے کی مکمَّل معلومات رکھتی ہے اور اس کے تمام تقاضے بھی پورے کر سکتی ہے، غیر مردوں کے اِختِلاط سے بھی بچ سکتی ہے۔ فلیٹ یا کمرہ بھی ایسا کرائے پر لے سکتی ہے جس کے حَمّامات وغیرہ میں بھی غیر مردوں سے آمنا سامنا نہیں ہوتا تو بے شک وہ اگر عُمرہ یا نفلی حج کیلئے جائے تو حَرَج نہیں۔ افسوس! آج کل حَرَمَینِ طَیِّبَین میں کرائے کے مکانات میں اکثر اجنبی اور اَجنَبِیّہ ایک ہی کمرہ کے اندر اکٹھے رَہتے ہیں۔ یِہی حال مِنیٰ شریف اور عَرَفات شریف کے خَیموں میں ہوتا ہے۔ حقیقی معنوں میں باحیا اور شَرْعی پردہ کا مَدَنی ذِہن رکھنے والی اسلامی بہنوں کیلئے سَخْت امتحان ہوتا ہے۔ اگر عُمرہ یا نفلی حج سے مقصود صِرْف رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے تو اِس نیک کام میں صَرْف ہونے والی رقم کسی سَخْت حاجت مند کو بہ نیتِ ثواب پیش کر کے اَجر کا انمول خزانہ اور دُکھی دل کی دُعائیں لی جا سکتی ہیں۔

ہے "نیکی کی دعوت" تُو جہاں رکھے مگر اے کاش!

میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

اُمُّ المُؤمِنین عُمر بھر گھر سے باھَر نہ نکلیں

سُوال: کیا بُزرگ خواتین میں کوئی ایسی مِثال ملتی ہے کہ وہ نفلی حج کیلئے نہ نکلی ہوں۔

جواب: جی ہاں مِثال موجود ہے۔ حالانکہ آج کے مُقابلے میں وہ دَور بے حد پُر اَمن تھا۔ چُنانچِہ **اُمُّ المُؤمِنین** حضرتِ سَیِّدَتُنا **سَودہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا **فرض حج** ادا کرچکی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ **نفلی حج وعمرہ** کے لئے عرض کی گئی تو فرمایا: کہ میں **فرض حج کرچکی ہوں**۔ میرے ربّ عزوجل نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ **خدا کی قسم!** اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں، **خدا کی قسم!** اس کے بعد زندگی کے آخِری سانس تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر سے باہَر نہیں نکلیں۔ (الدُّرُّ المنثور ج ٦ ص ٥٩٩) **اللہ** عزوجل **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو**۔ جب اُس پاکیزہ دور میں بھی اُمُّ المُؤمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی **پردہ** کے مُعامَلے میں اِس قدر اِحتیاط تھی تو آج اِس گئے گزرے دَور میں جس میں پردے کا تصوُّر ہی مِٹتا جارہا ہے، مرد وعورت کی آپسی بے تکلُّفی اور بد نِگاہی کو

ا سفرِ مدینہ کی احتیاطوں کے بارے میں سوالاً جواباً مزید تفصیلات ملفوظاتِ عطاریہ قسط ۱۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں مُلاحَظہ فرمالیجئے۔

مَعاذَاللّٰہ عزوجل عیب ہی نہیں سمجھا جا رہا ایسے نامُساعِد حالات میں ہر پردہ دار اسلامی بہن سمجھ سکتی ہے کہ اُس کو کتنی محتاط زندگی گزارنی چاہیے۔

عورت کو مسجِد کی حاضِری مَنع ہونے کی وجہ

سُوال: عورت کو مسجِد میں نمازِ باجماعت سے کیوں روکا گیا ہے؟

جواب: شَریعت کو پردے کی حُرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حیاتِ ظاہِری کے دَور میں عورت مسجِد میں باجماعت نمازیں ادا کرتی تھی پھر تَغَیُّرِ زمان (یعنی تبدیلیِ حالات) کے سبب عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ نے عورتوں کو مسجِد کی حاضِری سے مَنع فرما دیا۔ حالانکہ عورتوں کو مسجِد کی صَفوں میں سب سے آخر میں کھڑا ہونا ہوتا تھا۔ چُنانچہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: مرد اور بچّے اور خُنثیٰ (یعنی وہ شخص جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں ہوں) اور عورتیں (نماز کیلئے) جمع ہوں تو صَفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مَردوں کی صف ہو پھر بچّوں کی پھر خُنثیٰ کی پھر عورتوں کی۔ (الدرالمختار ج۲ص ۳۷۷، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۳۳) عورتوں اور مَردوں کا جہاں اِختِلاط ہو (یعنی دونوں ہی مِکس ہوں) ایسی عام محفلوں وغیرہ میں باپردہ جانے سے بھی اسلامی بہنوں کو باز رہنے کے تعلُّق سے سمجھاتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی! اور (مسجد کی نماز میں) سِتر بھی کیسا (یعنی پردے کیلئے آڑ بھی کیسی زبردست) کہ (نماز کے دَوران) مَردوں کی اُدھر ایسی پیٹھ کہ (وہ عورتوں کی طرف) مُنہ نہیں کر سکتے اور انہیں (یعنی مَردوں کو یہ بھی حکم کہ) بعدِ سلام جب تک عورتیں (مسجد سے باہر) نہ نکل جائیں نہ اُٹھو۔ مگر عُلَما نے اوّلاً (یعنی شروع شروع میں) کچھ تخصیصیں کیں (یعنی اِحتیاطی شرائط مقرّر فرمائیں) جب زمانہ فِتَن کا آیا (اور بے پردگی کے گناہوں نے زور پکڑا) تو مسجد میں نماز کیلئے عورتوں کی حاضِری کو مُطلَقاً (یعنی مکمّل طور پر) ناجائز فرمایا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص ٢٢٩) عُمرہ اور نفلی حج کیلئے جانے والیوں کو میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ فتوے پر غور کر لینا چاہئے۔ کہ حالات بدلنے کے سبب مسجد جیسی پُر اَمْن جگہ پر فرض نماز جیسی عظیم ترین عبادت میں سخت پردے کے ساتھ بھی عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیا گیا اور یہ بھی صَدِیوں پُرانی بات ہوگئی، اب تو حالات دن بدن بگڑتے جارہے ہیں، شَرعی پردہ کا تصوُّر ہی خَتْم ہوتا جارہا ہے سچ پوچھو تو حالت ایسی ہے کہ مبالَغہ کے ساتھ عرض کروں تو اِس نازک ترین دور میں عورت کو ہزار پردوں میں چُھپا دیا جائے تب بھی کم ہے!

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

دنیابہُت آگے نکل چکی ہے!

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے، دنیابہُت آگے نکل چکی ہے، پردے کے معامَلے میں اِس قَدَر سختی نہیں کرنی چاہیے۔

جواب: اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا کوئی بھی حُکم ایسا نہیں جو مسلمان پراُس کی طاقت سے زائد ہو۔ جیسا کہ پارہ ۳ سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 286 میں ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (پ ۳ البقرہ ۲۸۶)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُس کی طاقت بھر۔

البتّہ شَرْعی پردہ بے پردَگی کرنے والیوں کے نَفس پر ضَرور گراں یعنی سخت گزرتا ہے۔

شوہَر باھَر نہ نکلنے دے تو......؟

سوال: اگر شوہر شَرعی پردے کے ساتھ بھی گھر سے باہَر نکلنے، غیر مردوں کے سامنے آنے وغیرہ سے مَنْع کرتا ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟ خاندان کے بعض افراد بیوی کو شوہر کے خِلاف اُکساتے ہیں کہ یہ بہُت سختی کرتے ہیں ان سے طَلاق لے لو وغیرہ تو ایسوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنی ہوگی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''کوئی عورت ایسی ہو بھی کہ ان (یعنی پردے کے) اُمور کی پوری اِحتیاط رکھے، کپڑے موٹے سر سے پاؤں تک پہنے رہے کہ مُنہ کی ٹِکلی اور ہتھیلیوں (اور پاؤں کے) تلوؤں کے سوا جسم کا کوئی بال کبھی نہ ظاہر ہو تو اِس صورت میں (غیر مَردوں کے سامنے آنا جائز تو ہو گیا مگر) جبکہ شوہَر ان لوگوں کے سامنے آنے کو مَنْع کرتا اور ناراض ہوتا ہے تو اب (شوہر کے حکم کی وجہ سے) یوں (باپردہ غیر مردوں کے) سامنے آنا بھی حرام ہو گیا، عورت اگر (شوہر کا حکم) نہ مانے گی **اللہ** قہّار عزوجل کے غَضَب میں گرِفتار ہو گی۔ جب تک شوہر ناراض رہے گا عورَت کی کوئی نَماز قبول نہ ہو گی، **اللہ** عزوجل کے فِرِشتے عورَت پر لعنت کرینگے، اگر طلاق مانگے گی مُنافِقہ ہو گی، جو لوگ عورَت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر اُبھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ۲۱۷)

بات بات پر شوہر کے سر ہو جانے والیاں آٹھ روایات سُنیں، خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں اور اپنے شوہر سے مُعافی تلافی کر کے اپنی آخرت کی بہتری کی خاطر اُس کی اطاعت و خدمت میں مشغول ہوں۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

"توبہ کرلو" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے 8 فرامینِ مُصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿۱﴾ **تین ۳** شخصوں کی نَماز اُن کے کانوں سے اُوپر نہیں اُٹھتی، آقا سے بھاگا ہُوا غلام جب تک پلٹ کر آئے، اور عورت کہ سوئے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس کے عیب کے باعِث اس کی امامت پر راضی نہ ہوں (سننُ التِرمذی ج ۱ ص ۳۷۵ حدیث ۳۶۰)

﴿۲﴾ **تین ۳** آدمیوں کی نَماز اُن کے سروں سے بالِشت بھر اُوپر بُلند نہیں ہوتی، ایک ڈ ہی امام، اور عورت کہ سوئے اور شوہر ناراض ہے، اور دو ۲ (مسلمان) بھائی کہ آپس میں عِلاقۂ مَحبّت قَطع کیے ہوں (یعنی بلا اجازتِ شَرعی تعلُّقات توڑ ڈالے ہوں) (سنن ابن ماجہ ج۱ ص ۵۱٦ حدیث ۹۸۱)

﴿۳﴾ **تین** شخصوں کی کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی، نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے۔ نشے والا جب تک ہوش میں آئے اور عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے، اور بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کی طرف پلٹ کر اپنے آپ کو اُن کے قابو میں دے۔ (المُعجَمُ الاوسط لِلطّبرانی ج٦ ص ۴۰۸ حدیث ۹۲۳۱)

﴿۴﴾ **جب** عورت اپنے شوہر کا بچھونا چھوڑ کر سوئے تو صبح تک اس پر فِرِشتے لعنت کریں (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۶۲ حدیث ۵۱۹۴) ﴿۵﴾ **جو** عورت اپنے گھر سے باہَر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کرے اور جِنّ و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں (المعجم الاوسط للطبرانی ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۵۱۳) ﴿۶﴾ **جو** عورت بے ضَرورتِ شَرعی خاوند سے **طلاق** مانگے اس پر جنّت کی خوشبو حرام ہے (سننُ الترمذی ج ۲ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۱) ﴿۷﴾ **جو** کسی شخص پر اس کی زَوجہ یا اس کی لونڈی) غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (سننُ ابی داؤد ج ۴ ص ۴۴۱ حدیث ۵۱۷۰) ﴿۸﴾ **اگر** شوہَر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ پیلے رنگ کے پہاڑ کو کالے رنگ کا بنادے اور کالے رنگ کے پہاڑ کو سفید بنادے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجا لانا چاہئے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل ج ۹ ص ۳۵۳ حدیث ۲۴۵۲۵)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مشکل تر کام کا بھی اگر شوہر شریعت کے دائرے میں رہ کر حکم دے تو عورت کو بجالانا چاہئے۔

مَیکے والے مُحتاط رہیں

سُوال: آج کل اکثر میکے والے شوہر کے خلاف کان بھرتے رہتے ہیں اس کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اوّل تو اسلامی بہن کو چاہئے کہ اگر سسرال میں کوئی پریشانی ہے بھی تو اُس پر صَبر کر کے اَجر کمائے۔ کیوں کہ وہ جب میکے میں آکر بھڑاس نکالتی ہے تو اکثر غِیبتوں، تُہمتوں، بدگمانیوں اور پردہ دریوں وغیرہ کبیرہ گناہوں کا سلسلہ شُروع ہو جاتا ہے اور پھر میکے والے شوہَر یا سُسرال کے خلاف کان بھرنے کا کام سنبھال لیتے اور یوں مزید گناہوں اور فتنوں کے راستے کُھلتے ہیں۔ میکے والوں کو چاہئے کہ جب کان بھرنے یعنی شوہر یا سسرال کے خلاف بولنے کا ذِہن بنے تو کم از کم ان دو روایات کو پیشِ نظر رکھ لیا کریں: ﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ معظَّم ہے، ''جو کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل ج۹ ص۱٦ حدیث ۲۳۰٤۱) ﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اُس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آ کر کہتا ہے میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: ”تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔“ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: ”میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔“ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ”تُو کتنا اچھا ہے۔“ اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۵۱۱ حدیث ۶۷۔(۲۸۱۳))

شوہر بے پردگی کا حکم دے تو......؟

سُوال: اگر شوہر یا سُسرال والے یا ماں باپ شَرعی پردہ سے روکیں تو کیا کرے؟

جواب: اس بات میں اُن کی اِطاعت نہیں کی جائیگی کہ گناہوں کے مُعامَلات میں شوہر یا والِدَین وغیرہ کا حکم ماننا ثواب کے بجائے گناہ ہے۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ

الکریم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "**لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.**" یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ "مَعروف" کی تعریف بیان کرتے ہوئے مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، "مَعروف وہ کام ہے جسے شریعت مَنع نہ کرے، معصیت وہ کام ہے جسے شریعت مَنع فرمادے۔"

(مراۃ المناجیح ج۵ ص ۳۴۰)

بغیر اجازتِ شوہر گھر سے نکلنے کی ایک صورت

سوال: اگر شوہر نہ سکھاتا ہو تب بھی فرض علوم سیکھنے کیلئے کیا اسلامی بہن کہیں نہیں جاسکتی؟

جواب: اس کی صُورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "عالمِ عامل، عارِفِ کامل کے ہاتھ پر شَرَفِ بیعت

حاصِل کرنے اور اُوس سے علمِ دین وراہِ سُلوک سیکھنے کے لئے شوہر کی اجازت درکار نہیں نہ اِس باب میں اُوس کی مُمانَعَت کا لحاظ لازِم جب کہ اُوس کے (یعنی شوہر کے) حُقوق میں کسی خَلَل کا اندیشہ نہ ہو۔ ہاں اَمرِ غیرِ واجِب عَینی (یعنی وہ باتیں جن کا سیکھنا واجب عین نہ ہو) کے سیکھنے کو پیر کے گھر بے اِذْنِ شوہر (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر) جانے کی اجازت نہیں ہو سکتی بلکہ واجِب کے لئے بھی (نہیں جاسکتی) جب کہ شوہر کے تَوَسُّط سے سیکھ سکتی ہو۔ بلکہ اجنبی مردوں کے پاس بے ضَرورتِ شَرعِیّہ بِاِذْنِ شوہر (یعنی شَرعی ضَرورت نہ ہو تو شوہر کی اجازت سے غیر مردوں کے پاس) جانے کی اجازت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر شوہر نے اجازت دے بھی دی (اور گئی) تو (میاں بیوی) دونوں گنہگار رہوں گے۔"

(مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ۲۰۷، ۲۰۸)

عورت عالِم کا بیان سننے کیلئے نکل سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہن عالِم کا بیان سننے کے لئے پردہ میں رہتے ہوئے گھر سے باہَر نکل سکتی ہے؟

جواب: بعض قُیُودات کے ساتھ حُصولِ علمِ دین کی نیّت سے گھر سے نکل سکتی ہے۔

چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''عورتیں نمازِ مسجد سے ممنوع ہیں اور واعظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا میلاد خواں اگر عالمِ سُنّی صحیحُ العَقیدہ ہو اور اُسکا وَعظ و بیان صحیح و مطابقِ شَرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری اِحتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی اِحتمالِ فِتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ رِجال (یعنی مردوں کی بیٹھک) سے دُور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو) ان کی نِشَسْت ہو تو حَرَج نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ٢٢ ص ٢٣٩)

خطرناک زَہریلا سانپ

سوال: بیوی کے گھر سے باہَر نکلنے پر بُرا منانے کے تعلُّق سے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا کوئی واقِعہ بتا دیجئے۔

جواب: ایک غیرتمند صَحابی کی حِکایت سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو السّائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک نوجوان صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے

نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور رو کر پکاری: **میرے سرتاج! مجھے مت ماریئے،** میں بے قُصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہَر نکالا ہے! چُنانچہ وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اندر تشریف لے گئے، **کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زَہریلا سانپ گُنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔** بے قرار ہو کر سانپ پر وار کر کے اس کو نیزے میں پَرو لیا۔ سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈَس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی سانپ کے زَہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (مُلَخّصاً سُنَنُ ابی داوٗد ج۴ ص۴۶۵ حدیث ۵۲۵۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کیا پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں، کُفّار بہُت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں کی ترقّی میں رُکاوٹ ہے!

جواب: مسلمانوں کی ترقّی میں پردہ نہیں درحقیقت بے پردگی رُکاوٹ بنی

ہوئی ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم وحیا اور **پردہ** کا دَور دَورہ رہا تب تک وہ فُتوحات پر فُتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیا کے بے شُمار ممالِک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ **پردہ نشین ماؤں** نے بڑے بڑے بہادُر جَرنَیل وَسِپہ سالار، **عظیم حکمران**، عُلَمائے رَبّانِیِّین اور اَولیائے کامِلین کو جَنَم دیا، تمام **اُمّہاتُ الْمُؤمنین** وجملہ صَحابِیّات سَیِّدُ المرسلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہن باپردہ تھیں، **حَسَنَینِ کریمَین** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والِدۂ ماجِدہ **خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطمہ زَہرا** رضی اللہ تعالیٰ عنہا باپردہ تھیں، سرکارِ بغداد حُضُورِ **غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی والِدۂ محترمہ سیِّدَتُنا **اُمُّ الخیر فاطمہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا باپردہ تھیں۔ اَلْغَرَض جب تک **پردہ** قائم تھا اور عِفّت مَآب خواتین **چادر اور چار دیواری** کے اندر تھیں، مسلمان خوب تَرَقّی کی مَنازِل طے کرتا رہا اور کافِروں پر غالِب رہا۔ جب سے کُفّارِ مَکّار کے زیرِ اثر آکر مسلمانوں نے بے پردَگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مُسلسل تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں گرتا چلا جارہا ہے، کل تک جو کفّار مسلمان کے نام سے لرزہ بَراَندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردَگیوں اور بد اعمالیوں کے باعِث غالِب آچکے ہیں، **اسلامی**

ممالِک پر باقاعِدہ جارِحانہ حملے ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جارہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان .T.V اور .V.C.R اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقّالی میں داڑھی مُنڈا کر، کفّار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر تفریح گاہ میں جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطِر کفّار کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقّی کا مُتلاشی ہے!

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ
سینما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کا مسلمان جھوٹ، غیبت، تُہمت، خِیانت، زِنا، شراب، جُوا، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا وغیرہ وغیرہ گناہ بے کانہ کئے جارہا ہے، مسلمان عورتوں نے مَردوں کے

شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غراروں، مردانہ وَضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ **خدا کی قسم!** موجودہ رَوِش میں نہ ترقّی ہے نہ کامیابی۔ ترقّی اور کامیابی صِرف وصِرف **اللہ ورسول** عزّوَجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اِس مختصر ترین زندگی کو سنّتوں کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قَبر میں جانے اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّتُ الفِردوس پانے میں ہے۔ چنانچہ پارہ ٤ سورۂ الِ عمران کی آیت نمبر 185 میں ارشادِ خدائے رحمٰن عزوجل ہے،

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ ترجمۂ کنزُ الایمان: ''جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔''

(پ ٤ ال عمران ١٨٥)

جہنّم میں عورَتوں کی کثرت

آہ! آہ! عورَتوں میں بے پردَگی اور گناہوں کی کثرت ہونا کس

قَدَر تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنّم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنّم میں زیادہ اور جنّت میں کم ہیں۔

(صحیح مسلم ص ١٤٦٤ حدیث ٢٧٣٦، ٢٧٣٧ ملتقطاًمن الحدیثین)

یہ شرحِ آیۂ عصمت ہے جو ہے ہُش نہ کم　دل و نظر کی تباہی ہے قُربِ نا مَحرم
حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا　بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے بَرہَم
یہ سَیر گاہیں کہ مَقتل ہیں شرم و غیرت کے　یہ مَعصیت کے مَناظِر ہیں زینتِ عالَم
یہ نیم باز سا بُرقع یہ دیدہ زیبِ نِقاب　جَھلک رہا ہے جَھلا جَھل قمیص کا ریشم
نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی نُمائش کو　کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم
وُہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزل　جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم

تری حیات ہے کردار رابعہ بصری
ترے فسانے کا موضوع عِصمتِ مریم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بے غیرتی کی انتہا

کافروں کی اُلٹی ترقّی کی رِیس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ **یورپ، امریکہ** اور ان سے مُتاثِر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ ڈَیُّوث فخر سے اِتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورتوں کے ''منہ کالے'' ہونے کی حیاسوز خبریں آئے دن اخبارات میں چَھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حَمل ٹھہر گیا تو وہ کہاں سر چُھپائے گی؟ حَمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھو سکتی ہے۔ چلئے مانا کہ یورپ کے ترقّی یافتہ ممالِک میں ایسے اَسپتال موجود ہیں جو اِسقاطِ حَمل (یعنی حمل گرانے) کی ''خدمت انجام'' دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شُدہ ماؤں کو ''پناہ'' مل جاتی ہے لیکن کیا مُعاشَرہ میں انھیں کوئی قابلِ احترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کیے

کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ جو اِس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہَوَس کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی اُسے کچرا کُنڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی!

سَتّر ہزار حرامی بچّے

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کے سپاہی اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لئے ''تشریف'' لائے تھے۔ وہ چند سال برطانیہ میں ٹھہرے اور جب گئے تو سرکاری اَعداد و شُمار کے مطابق سَتّر ہزار حرامی بچّے چھوڑ کر گئے! یورپ کے بعض ملکوں میں حرامی بچّوں کی شَرحِ پیدائش ساٹھ فی صد سے بھی مُتجاوِز ہو گئی ہے اور کنواری ماؤں کی تعداد میں ہوشرُبا اضافہ ہو رہا ہے۔ طلاقوں کی کثرت ہے، گھروں میں سکون کی دولت نہیں ملتی، میاں بیوی میں اعتماد مَفقُود (یعنی غائب) ہے زوجہ اور خاوند میں سچّی مَحَبَّت کا فُقدان ہے۔ برداشت اور ایثار کا جذبہ خَتْم ہو چکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خِلاف ہو گئی جھٹ طلاق حاصِل کر لی۔ غور فرمایئے! میاں بیوی کی ذِہنی ہم آہنگی جو کہ مُعاشَرہ کی

خِشتِ اوّل (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور مُحکَم اَساس (یعنی مضبوط بُنیاد) بھی یہی ہے کہ جس پر مُعاشَرہ کا مَحَل تعمیر کیا جا سکتا ہے، اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہوگی تو صحت مند مُعاشَرہ کیسے تعمیر ہوگا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نقصان ہے۔ یہ دین اَبد تک کے لئے ہے اِس لئے کوئی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو جائیں یا ان پر مُرتَّب ہونے والے نُقصانات خَتم ہو جائیں۔

اٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

سُــوال: بعض آزاد مَنِش مرد و عورت کہتے ہیں کہ عُلَمائے کِرام عورتوں کو چار دیواری میں بِٹھا دینا چاہتے ہیں!

جواب: اِس میں عُلَمائے کِرام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد نہیں۔ یہ دنیا کے کسی عالِم دین کا نہیں، ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:-

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (پ ۲۲ الاحزاب ۳۳)

ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔''

دیکھا آپ نے! عورت کیلئے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں، ہم سب کے پالنے والے ربِّ مصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

عورت کی مُلازَمت کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: کیا عورت اجنبی کے گھر مُلازَمت کرسکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''یہاں پانچ شرطیں ہیں ﴿۱﴾ کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سِتْر کا کوئی حصّہ چمکے ﴿۲﴾ کپڑے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ھَیئات (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں ﴿۳﴾ بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو ﴿۴﴾ کبھی نامَحرم کے ساتھ خَفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو ﴿۵﴾ اُس کے وہاں رہنے یا باہَر آنے جانے میں کوئی مَظِنَّۂِ فتنہ (فتنہ کا گمان) نہ ہو۔ یہ **پانچوں شرطیں** اگر جَمع ہیں تو حَرَج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (مُلازَمت وغیرہ) حرام''۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۸) جہالت و بے باکی کا دَور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد و عورت مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردَگی، بے تکلُّفی اور بد نگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی **گھریلو کَسْب** اختیار کرے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: گھر میں ''کام والی'' رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ تو سکتے ہیں مگر ابھی جو 5 شرائط بیان ہوئیں اُن کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

اگر بے پردَگی کرنے والی ہوئی تو گھر کے مَردوں کا بدنگاہیوں اور جہنَّم میں لے جانے والی حَرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہوگا۔ بلکہ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے اَخلاق بھی تباہ کردیگی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تنہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عافیت ہے۔

ائیر ہوسٹس کی نوکری کرنا کیسا؟

سُوال: کیا ائیر ہوسٹس کی نوکری جائز ہے؟

جواب: فی زمانہ ائیر ہوسٹس کی نوکری حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اِس میں بے پردَگی شَرط ہوتی ہے۔ نیز اُس کو بغیر شوہر یا محرم کے غیر مردوں کے ساتھ سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

مرد کا ائیر ہوسٹیس سے خدمت لینا کیسا؟

سُوال: ہوائی جہاز کا مرد مُسافِر ائیر ہوسٹیس کی خدمات لے سکتا ہے؟

جواب: ہر باحیا اور غیرتمند مسلمان اِس سوال کا جواب اپنے ضمیر سے لے سکتا ہے۔ ظاہر ہے ایک بے پردہ عورت جس کی تربیت میں غیر مردوں کے ساتھ

بھی لوچدار اور مُلائم انداز میں گفتگو کرنا شامل ہو اُس سے بلا حاجتِ شدیدہ پانی، کولڈ ڈرنک، چائے اور کافی یا کھانا وغیرہ طلب کرنے کی کس طرح اجازت ہوسکتی ہے؟ ہاں خود آکر کھانا وغیرہ رکھ دے تو کھا لے۔ یا خود آکر کچھ پوچھے تو نظریں ایک دم نیچی کیجئے یا آنکھیں بند کر کے ایک دو الفاظ میں جواب دیکر جان چُھڑا لے۔ ہرگز اُس سے سوال جواب نہ کرے نیز اُس سے کچھ منگوائے بھی نہیں ورنہ وہ دینے کیلئے آئے گی جس کے سبب مزید بات چیت کرنے یا نِگاہ پڑنے کے مسائل کھڑے ہوسکتے ہیں۔ ایسے موقع پر جب نفس طرح طرح کے حیلے سکھا کر بے پردہ عورت کو دیکھنے اور اس سے بات چیت کرنے کی ترغیب دے اِس روایت کو یاد کر لینا بہُت مفید ہے چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے، ''جو **شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''**

(ھدایہ ج۲ ص۳۶۸)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

سُوال: کیا اسلامی بہن کا بغیر مَحرم کے سفر کرنا گناہ ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جواب: جی ہاں۔ بغیر شوہر یا مَحرم کے عورت کا سفر کرنا بھی حرام ہے یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سفرِ حج کے اَسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان مَحرم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اِس ضِمن میں تین فقہی جُزئیات مُلاحظہ فرمالیجئے ﴿۱﴾ عورت کو بغیر شوہر یا مَحرم کے تین دن کی مدّت (یعنی تقریباً بانوے کلومیٹر) کا سفر یا زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مردِ صالح یا بچّہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۵۱ مدینۃُ المرشد بریلی شریف) ﴿۲﴾ عورت کو مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا جانے تک تین دن (تقریباً بانوے کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کی مَسافت ہو تو اسکے ہمراہ شوہر یا مَحرم ہونا حج کے وُجوبِ ادائیگی کے لئے شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی (یعنی شرعی مقدار کے سفر میں شوہر یا محرم ساتھ نہ ہو تو اُس پر حج فرض ہی نہ ہوگا) اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۸، ۲۱۹) ﴿۳﴾ عورت مَحرم یا شوہَر کے بغیر حج کو گئی تو گناہ گار ہوئی مگر حج کریگی تو حج ہو جائیگا یعنی فرض ادا ہو جائیگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۶ ص ۱۴ مدینۃُ المرشد بریلی شریف)

یادر کھئے! قابلِ اطمینان بالغ مَحرم جن سے نِکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے یا شوہر کے بغیر جو عورت ساڑھے بانوے کلومیٹر یا اِس سے زیادہ کا (چاہے حج کا ہو یا کوئی سا بھی) سفر کرے گی اُس کے آنے جانے کے ہر قدم پر گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ وَالعِیاذ باللہ تعالٰی

(مُلَخَّصاً ایضاً ص ۱۹)

عورت کا ہوائی جہاز میں تنہا سفر کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں عورت کا مَحرم یا شوہر ہے اور وہ اسے بُلا رہا ہے تو کیا عورت، بس، کار، ریل گاڑی، کشتی یا ہوائی جہاز وغیرہ ذرائع سے بھی تنہا نہیں جاسکتی؟

جواب: نہیں جاسکتی۔ جیسا کہ پیش کردہ تَصریحات سے ظاہر ہے کہ جو عورت بغیر مَحرم کے بانوے کلومیٹر یا اس سے زیادہ کا سفر کریگی وہ گنہگار ہوگی اگرچہ دوسری جگہ اسکا مَحرم یا شوہر اسٹیشن یا ائیر پورٹ پر اِسے لینے کے لئے موجود بھی ہو۔ حرام ہونے میں پیدل یا سُواری کی کوئی قید نہیں کسی طرح سے بھی سفر نہیں کرسکتی۔

سُوال: تو کیا یہ شوہر کی نافرمانی نہیں کہلائے گی؟

جواب: جی نہیں۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **"لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔"** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ "معروف" کی تعریف بیان کرتے ہوئے مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "مَعروف وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع نہ کرے، مَعصیت وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع فرمائے۔" (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۳۴۰)

کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

سُوال: عورت کیا مَرد ڈاکٹر کو نَبض دِکھا سکتی ہے؟

جواب: اگر لیڈی ڈاکٹر سے علاج ممکن نہ رہے تو اب مرد ڈاکٹر سے رُجوع کرنے کی اِجازت ہے۔ ضَرورتاً وہ مرد ڈاکٹر مریضہ کو دیکھ بھی سکتا ہے اور مرض

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کی جگہ کو چُھو بھی سکتا ہے، مگر مرد ڈاکٹر کے سامنے صِرف ضَرورت کا حصّہ، جسم کھولے۔ ڈاکٹر بھی اگر غیر ضَروری حصّے پر قصداً نظر کرے گا یا چُھوئے گا تو گنہگار ہوگا۔ انجکشن وغیرہ عورت کے ذَرِیعے لگوائے کہ یہاں عُموماً مرد کی حاجت نہیں ہوتی۔

عورَت کا مَرد سے انجکشن لگوانا

سُوال: اگر نرس نہ ہو اور انجکشن لگوانا ضَروری ہو تو عورت کیا کرے؟

جواب: صحیح مجبوری کی صورت میں غیر مرد سے لگوالے۔

مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا

سُوال: کیا مَرد نرس سے انجکشن لگوا سکتا ہے؟

جواب: نہ انجکشن لگوا سکتا ہے، نہ پٹّی بندھوا سکتا ہے، نہ بلڈ پریشر نپوا سکتا ہے، نہ ٹیسٹ کروانے کیلئے خون نکلوا سکتا ہے۔ **اَلْغَرَض بلا اجازتِ شَرْعی مرد و عورت کو ایک دوسرے کا بدن چھونا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔**

سر میں لوہے کی کیل

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: "تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کیل کا ٹھونک دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔" (المعجم الکبیر ج ٢٥ ص ٢١٢ حدیث ٤٨٧)

عورت کا بغرضِ علاج گلی میں ٹہلنا کیسا؟

سُوال: طبیب نے روزانہ مخصوص وَقت کیلئے پیدل چلنے کی تاکید کی ہو اور گھر میں ایسا ممکِن نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: پردے کی تمام تر قُیُود ات کے ساتھ باہَر پیدل چلنے میں حرج نہیں جبکہ کوئی اور مانِعِ شَرعی موجود نہ ہو۔

نرس کی نوکری کرنا کیسا؟

سُوال: تو کیا عورت نرس کی نوکری بھی نہیں کر سکتی؟

جواب: مُرَوَّجہ بے پردَگی والی نَرس کی نوکری حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے کیوں کہ اِس میں ایسی وَردی پہنائی جاتی ہے جس سے شَرعی پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے نیز مَردوں کو انجکشن لگانے، بلڈ پریشر ناپنے، مرہم پٹّی کرنے وغیرہ کیلئے نامَحرموں کے بدَنوں کو چھونے کے حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام کرنے پڑتے ہیں۔

زخمیوں کی خدمات اور صَحابِیات

سُوال: کیا جہاد میں صَحابِیات کی زخمیوں کی خدمات ثابت نہیں؟ اگر ثابت ہیں تو

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نَرسوں کو مریضوں کی خدمتوں سے کیوں روکا جارہا ہے؟

جواب: صَحابِیّات کا مقصد حُصولِ جنّت اور نرسوں کا مقصود تَحصِیلِ دولت، وہاں پردہ نہایت سخت، یہاں بے پردَگی شَرط۔ پھر جہاد اور اَسپتال (اَس۔پ۔تال) میں زمین وآسمان کا فرق بھی ہے۔ اگر آج بھی جہاد فرضِ عین ہو جائے تو بالغ مردوں کو والِدَین اور شوہر والیوں کو شوہر روکیں تب بھی جہاد میں جانا ضَروری ہو جائے گا۔ جبکہ اَسپتال میں یہ صُورَت نہیں۔ ہاں اگر شَرعی پردے کی پابندی ممکِن ہو اور صرف بیمار عورَتوں ہی کی خدمت کرے اور غیر مَردوں کے مُعامَلے میں بھی تمام شَرعی تقاضے پورے ہو سکتے ہوں تو **نرس** بننے کیلئے اجازت کی صُورَت نکل سکتی ہے۔

مخلوط تعلیم کا شَرعی حُکم

سُوال: مخلوط تعلیم (**CO-EDUCATION**) کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: بالِغان کی **مخلوط تعلیم** کا سلسلہ سراسر ناجائز وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے کیوں کہ اسمیں شَرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

عورت اور کالج

سُوال: عورت اسکول یا کالج میں پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جواب: عورت جب سے اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں پہنچی ہے، فتنوں کا وہ دروازہ کُھلا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ۔ اوّل تو تعلیمی اداروں کی وَردی بے پردَگی والی اور اگر کہیں بُرقَع وغیرہ ہے بھی تو وہ جاذِبِ نظر ہونے کے سبب نامناسِب۔ پھر جوان عورت کا آزادی کے ساتھ گھر کے باہَر آنا جانا ہزار فتنے کھڑے کرتا ہے، کالج کی وہ طالِبات جو وہاں کے لڑکوں سے بے تکلُّف ہو جاتی ہیں ان میں سے شاید ہی کسی کی ''آبرو'' سلامت رہتی ہو! ان کے عِشق وفِسق کے قِصّے روز ہی اخبارات میں چَھپتے ہیں، مرضی کی شادی میں اگر ماں باپ رکاوٹ بنتے ہیں تو جذبات میں آکر کئی لڑکے اور لڑکیاں خودکُشی کی راہ لیتے ہیں۔ لڑکی پڑھ لکھ کر اگر دفتَری نوکری اختیار کرے تو پھر اُس میں گناہوں کا سلسلہ مزید طویل ہوتا ہے؟ دفاتر میں بے پردَگی اور غیر مردوں کے ساتھ بے تکلُّفی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہوتا ہے۔ ہر غیرت مند مسلمان اِس کے دُنیوی اور اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) نقصانات کو سمجھ سکتا ہے۔ اکبرؔ اِلہ آبادی کہتے ہیں۔

تعلیمِ دُختراں سے یہ اُمّید ہے ضَرور

ناچے دُلہن خوشی سے خود اپنی برات میں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پردہ نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی

سُوال: گھر والے پردہ کرنے سے یہ کہہ کر روکتے ہیں کہ کالج کی تعلیم سے بے بہرہ ، فیشن پرستی سے دُور سادہ اور شَرعی پردہ کرنے والی لڑکی کا رِشتہ نہیں ہوتا!

جواب: یہ سوچ غَلَط ہے، لَوحِ محفوظ پر جہاں جوڑا لکھا ہوا ہے ہر حال میں اُس جگہ شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو لاکھ پڑھی لکھی اور فیشن کی پُتلی ہو دنیا کی کوئی طاقت شادی نہیں کروا سکتی ،اور اگر مقدَّر میں تاخیر ہے تو تاخیر ہی سے شادی ہو گی۔ روزانہ نہ جانے کتنی ہی پڑھی لکھی فیشن کی متوالیاں اور کنواریاں حادِثوں یا بیماریوں کے ذَرِیعے موت کے گھاٹ اُتر جاتیں اور کئی جوان لڑکیاں ساحلِ سُمندر پر تیراکی کے شوق میں ڈوب مرتی ہیں۔ یا بے پردَگی اور فیشن پرستی کے باعِث ''عشقِ مَجازی'' کے چکّر میں خود کو پھنسا کر اور پھر مرضی کی شادی کی راہیں مَسدُود (یعنی بند) پا کر خودکُشی کی راہ لیتی ہیں! ہرگز یہ باطِل سوچ نہیں رکھنی چاہئے کہ بے پردَگی اور فیشن پرستی وغیرہ گناہوں کے ذرائع استعمال کریں گے جبھی کام ہوگا۔ میری بات کو اِس عبرت آموز حکایت سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں،

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حکومتی نوکری

حضرتِ سیّدُنا امام **سُفیان ثَوری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نوکریِ حُکّام سے مَنع فرمایا۔ (کیوں کہ گورنمنٹ کی نوکری میں ظلم و گناہ سے بچنا دشوار ہوتا ہے یہ سن کر اُس نے) کہا، بال بچّوں کو کیا کروں! فرمایا، ذرا سُنیو! یہ شخص کہتا ہے کہ میں خدا عزوجل کی نافرمانی کروں جب تو (وہ) میرے اَہل و عیال کو رِزق پہنچائے گا (اور اگر) اطاعت کروں تو بے رُوزگار ہی چھوڑ دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۲۸)

امتحان میں نہ ڈریں

چاہے کتنی ہی سخت آزمائش آن پڑے اسلامی بہنوں کو چاہیے شَرعی پردہ ترک نہ کریں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شہزادیِ کونین، **بی بی فاطمہ** اور اُمُّ المؤمنین **بی بی عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے آسانی فرمادے گا۔ پارہ ۳۰ سورۂ **اَلَمْ نَشْرَح** میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾

(پ ۳۰ الم نشرح ۶،۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ناوِلیں پڑھنا کیسا؟

سُوال: عورتیں آج کل ڈائجسٹ اور ناوِلیں وغیرہ پڑھتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتایئے۔

جواب: اخباری مضمونوں، ڈائجسٹوں اور ناوِلوں میں بارہا **کُفرِیات** دیکھے جاتے ہیں۔ ان میں بدمذہبوں کے مَضامین بھی ہوتے ہیں جنھیں پڑھنے سے دین وایمان کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے۔ شریعت کی رُو سے بدمذہبوں کی مذہبی کتاب اور ان کا لکھا ہوا نام کا اسلامی مضمون پڑھنا مرد وعورت دونوں کیلئے حرام ہے، ہاں مُتصلِّب سُنّی عالم عِندَ الضَّرورت (یعنی بوقتِ ضَرورت) بقدرِ ضرورت دیکھ سکتا ہے۔ بَہر حال عورت کامُعامَلہ بہُت ہی نازُک ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''لڑکیوں کو سورۂ یوسُف کا ترجَمہ (وتفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مَکرِ زَناں (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذِکر ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف ج۲۴ ص۴۰۵)

مقامِ غور ہے، عورت کے مِزاج کی کمزوری کا عالَم یہ ہے کہ اُسے قرانِ پاک کی ایک سُورت سورۂ یوسُف کی تعلیم دینے سے منع کردیا گیا ہے

کہ کہیں یہ مَنْفی (یعنی اُلٹ) اثر نہ لے لے۔ اب آپ ہی اندازہ لگا لیجئے کہ بے ڈھنگی تصویروں اور حیا سوز فلمی اشتہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں، بازاری ماہناموں، ناولوں اور ڈائجسٹوں کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے! یاد رہے! ان جرائد کا مُطالعہ مردوں کی آخِرت کیلئے بھی کم تباہ کُن نہیں۔

سُوال: کیا لڑکیوں کو سورۃُ النُّور کی تعلیم دینی چاہئے؟

جواب: جی ہاں۔ اِس کا حُکم حدیثِ پاک میں موجود ہے۔ چُنانچِہ حُضُور مُفیضُ النُّور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نُور ہے: "اپنی عورتوں کو کاتنا (سِینا، پِرونا وغیرہ خانگی اُمور) سکھاؤ اور انہیں سورۃُ النُّور کی تعلیم دو۔" (المستدرك ج ۳ ص ۱۵۸ حدیث ۳۵۴۶) منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃُ النُّور کو موسِمِ حج میں مِنبر پر تِلاوت فرمایا اور اس کی ایسے نفیس پیرایہ میں تشریح فرمائی کہ اگر رُومی اسے سُن لیتے تو مسلمان ہو جاتے۔" (تفسیرِ مدارک ص ۷۹۳)

سورۂ نور اٹھارھویں پارے میں ہے اِس میں 9 رُکوع اور 64 آیاتِ مُبارَکہ ہیں۔ اِس کی لڑکیوں کو ضرور تعلیم دی جائے بلکہ تمام ہی اسلامی

بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اِس کا ترجَمہ وتفسیر پڑھنا چاہیے۔

سُوال: سورۂ نور کی تفسیر کون سی پڑھیں؟

جواب: خزائنُ العِرفان یا نورُالعِرفان سے پڑھ لیجئے۔ مزید مُفَصَّل تفسیر پڑھنا چاہیں تو خلیلُ العُلَماء حضرتِ خلیلِ ملّت مفتی محمد خلیل خان قادری بَرَکاتی مارَہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ''سورۃُ النّور'' کی تفسیر چادر اور چار دیواری کا مطالَعہ فرمایئے۔ اِس تفسیر کی خاص خوبی یہ ہے کہ اِس میں ترجَمہ کنزالایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

کیا آج کل پردہ ضَروری نہیں؟

سُوال: ''آجکل پردہ ضَروری نہیں'' ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کے کلمات کہنا انتہائی حماقت وجہالت اور نہایت ہی سخت بات ہے۔ اس طرح کے کلمات سے مُطلقاً پردہ کی فرضیّت کے انکار کا اظہار ہوتا ہے اور سرے سے پردے کی فرضیّت ہی کا انکار کُفر ہے، البتّہ پردہ کی فرضیّت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیّت (یعنی مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلُّق ضَروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کُفر نہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟

سُوال: اِس طرح کہنا کیسا، کہ ''پیر سے کیا پردہ! پیر صاحب سے بھی بھلا کوئی پردہ ہوتا ہے! یا نامَحرم رشتہ داروں، پڑوسیوں یا گھر میں آنے جانے والے مخصوص لوگوں کے مُتَعلِّق اس طرح کہدینا کہ، ''آپ تو گھر کے آدمی ہیں آپ سے کیا پردہ کرنا!''

جواب: یہ بھی سراسر حماقت وجہالت ہے اسطرح کی باتیں کہنے والے توبہ کریں۔ نامحرم پیر صاحِب سے اور ہر اجنبی رشتہ دار، دوست دار اور اہلِ جوار (یعنی پڑوسیوں) سے پردہ ہے۔

مَرد کے ہاتھ سے چُوڑیاں پہننا

سُوال: عورت اجنبی مَنِہار (یعنی چوڑیاں بیچنے والے) کے ہاتھوں سے چوڑیاں پہن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنے والی عورت گنہگار اور جہنَّم کی سزاوار ہے۔ اگر شوہر ومحارِم غیرت نہ کھائیں اور باوُجُودِ قدرت نہ روکیں تو وہ بھی ''دیُّوث'' اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔ اگر شوہر اپنی زَوجہ کو اس حال میں دیکھ لے کہ کسی غیر مرد نے اُس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے تو مرنے مارنے کیلئے تیار ہو جائے مگر صد کروڑ

افسوس! یہی بیوی جب **چُوڑیاں** پہننے کیلئے غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے تو شوہر کا خون بالکل بھی جوش نہیں مارتا! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب مَنِہار (مَ۔نِ۔ہار) کے ہاتھوں **چُوڑیاں** پہننے کے بارے میں حکمِ شَرعی دریافت کیا گیا تو فرمایا، حرام حرام حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے رَوا رکھتے ہیں وہ **دیوث** ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۷)

پردہ کرنے میں مُعاشَرہ سے ڈر لگتا ھے

سوال : لوگ کہتے ہیں، جوان بیٹی کو پردہ کرواتے ہوئے اس مُعاشَرہ سے ڈر لگتا ہے، رشتے دار طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں!

جواب: مسلمان کو مُعاشَرہ سے نہیں **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالٰی سے ڈرنا چاہئے۔قرانِ پاک کے پہلے پارے سورۃُ البقرہ کی چالیسویں آیتِ کریمہ میں ہے،

وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔ (پ ۱، البقرہ ۴۰)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جب تم رسولوں (علیہم السلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔

جوکوئی حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی غیب سے مدد فرماتا اور لوگوں کے دِلوں میں اُس کی ہَیبت ڈال دیتا ہے۔

حِکایت: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کافِروں نے گھیر لیا اور تلواریں سونت کر شہید کرنے لپکے مگر سب کا تلوار والا ہاتھ شَل (یعنی سُن) ہو گیا اور وار نہ کر سکے یہ دیکھ کر وہ بُزُرگ اشکبار ہو گئے، کُفّار نے مُتَعَجِّب ہوکر کہا، یہ رونا کیسا! آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ جان بچ گئی۔ فرمایا، مجھے اس بات نے رُلا دیا کہ میں شہادت کی سعادت سے محروم ہو گیا! اگر تم لوگ مجھے قَتل کر دیتے تو میری عِید ہو جاتی کہ رَحمتِ خداوندی سے جنّت کا حقدار بن جاتا۔ یہ سُن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارے کُفّار مسلمان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرنے والے ان بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے مفلوج بازؤں پر اپنا مبارَک ہاتھ پھیرا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے سب کے ہاتھ دُرُست فرما دیئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

نکل جائے دل سے مِرے خوفِ دنیا
تجھی سے ڈروں میں سدا یاالٰہی عزوجل

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی عزوجل

کیا گھر میں میّت ہو جائے تب بھی پردہ ضروری ہے؟

سُوال: اگر گھر میں میّت ہو جائے اور تعزِیَت کیلئے لوگوں کی آمد ورَفت ہو کیا ایسی ایمرجنسی میں بھی پردے کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: ایسے موقع پر تو اپنی موت زِیادہ یاد آنی چاہیے۔ جب موت زیادہ یاد آئے تو گناھوں سے بچنے کا ذِہن بھی زِیادہ بنتا ہے۔ چُونکہ بے پردَگی بھی گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اِس لئے ایسے موقع پر غیرتمند اور خوفِ خدا عزوجل رکھنے والیوں کا پردہ زیادہ سَخت ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔**

(سننُ ابی داوٗد ج ۳ ص ۹ حدیث ۲۴۸۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دیکھا آپ نے؟ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجُود سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ''پردہ'' برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوفِ خدا عزوجل اور اَحکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ سازیوں میں آجائے اس کیلئے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔ یقیناً **اللہ** عزوجل کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اُٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زِیادہ مشکل کام نہیں۔ ورنہ عذابِ جہنّم کی تکلیف ہرگز سہی نہیں جائے گی۔ اگر کوئی حکمِ الٰہی عزوجل پر عمل کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم کر لے تو بے شک **اللہ** عزوجل اُس کیلئے آسانی فراہم کر دیتا ہے۔

غیر مَحْرَمہ سے تعزِیَت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: اگر کسی غیر مَحْرَمہ کا عزیز فوت ہو جائے تو غیر مَحْرَم عیادت کرے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ صَدْرُ الشَّریعہ بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت کو اس کے محارِم ہی تعزیت کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٧٣ مکتبۂ اعلیٰ حضرت)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم): اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

غیر مَحْرَم کی عِیادت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا غیر محرم اور غیر محرمہ بیماری میں ایک دوسرے کی عِیادت بھی نہ کریں؟

جواب: جی نہیں۔ اِس طرح ایک دوسرے کی طرف رَغبت بڑھنے کا سخت اندیشہ ہے جو کہ تباہ کُن ہے۔

زَچگی کے مُتَعَلِّق سُوال و جواب

سُوال: کیا مَرد سے زَچگی کروائی جاسکتی ہے؟

جواب: شوہر کے عِلاوہ کوئی بھی مرد زچگی نہ کروائے کیوں کہ اِس کام میں سَخت بے پردَگی ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو گھر ہی پر مسلمان دائی (MIDWIFE) کی خدمات حاصل کی جائیں۔ ورنہ ایسے اُسپتال میں ترکیب بنائی جائے جہاں صِرف مسلمان خواتین ہی یہ خدمات اَنجام دیتی ہوں۔ اُسپتال میں نام کا اِندراج کروانے سے پہلے معلومات کر لینی ضَروری ہیں ورنہ اکثر مرد ڈاکٹر اور بِالخُصوص گَورنمنٹ کے اُسپتالوں میں میڈیکل اسٹوڈینٹس بھی وَضعِ حَمل (DELIVERY) کے کام میں حصّہ لیتے ہیں۔ یاد رہے! کافِرہ عورت سے مسلمان عورت کا ایسا ہی پردہ ہے جیسا غیر مرد سے۔

سُوال: بھابھی کی زَچگی کے موقع پر دیور یا جیٹھ دیکھنے، بچّہ کی مبارکباد دینے جائے یا نہیں؟

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

جواب: بھابھی اور کسی بھی غیر مَحْرَمہ کو دیکھنے اور مُبارکباد دینے کیلئے جانا سخت فِتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔

کیا دِل کا پردہ کافی ہے؟

سُوال: بعض بے پردہ عورَتیں کہتی ہیں، "فَقَط دل کا پردہ ہونا چاہیے" اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قولِ بدتر اَز بَول میں اُن قُراٰنی آیاتِ کا انکار ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حُکم دیا گیا ہے، مَثَلاً پارہ ۲۲ سورۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر ۳۳ میں فرمایا گیا، ترجَمۂ کنزالایمان: "اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہلیّت کی بے پردَگی"۔ اِسی سورَۃ کی آیت نمبر ۵۹ میں ہے، ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی! اپنی اَزْواج اور صاحِبزادیوں اور مسلمانوں کی عورَتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں اِلَخ۔ سورۃُ النُّور کی آیت نمبر ۳۱ میں ہے، ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں اِلَخ۔ جو جسم کے پردے کا مُطلقاً انکار کرے اور کہے کہ "صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے" اُس کا ایمان جاتا رہا۔ شادی شُدہ تھی تو نِکاح بھی ٹوٹ گیا کسی کی مُرید تھی تو بَیعَت بھی

خَتْم ہوئی اگر فرض حج کرلیا تھا تو وہ بھی گیا نیز گزشتہ زندگی کے تمام نیک اَعمال برباد ہوگئے۔ اپنے اس کُفْر سے توبہ کرکے کَلِمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو اور شوہرِ اوّل ہی سے نئے سرے سے نِکاح کرے۔ (ہاں اگر شوہرِ اوّل نِکاح کرنا نہ چاہے تو کسی اور مَرد سے نِکاح کرسکتی ہے) اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامعِ شرائط پیر سے بَیْعَت ہو جائے۔ کُفْر سے توبہ نیز تَجدیدِ ایمان وتَجدیدِ نِکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ 16 صَفَحات کے مختصر رسالے **28 کلماتِ کُفْر** سے دیکھ لیجئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ خیال کہ باطِن صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو مَحْض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اِس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۵)

پردہ کرنے میں جِھجَک ہوتی ہو تو.......

سُوال: ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے، شَرْعی پردہ کرتے ہوئے جِھجک محسوس ہوتی ہے کیا کیا جائے؟

جواب: شَرْعی پردہ ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردَگی سخت گناہ۔ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ زیادہ ملیگا۔ منقول، اَفضَلُ العِبادَاتِ اَحمَزُھا یعنی ''افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زِیادہ ہو۔'' (کَشفُ الخِفاء وَمُزِیلُ الاِلباس ج۱ ص ۱۴۱ حدیث ۴۵۹) امام شَرَفُ الدّین نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) علیہ رَحمۃُ القَوی فرماتے ہیں، عبادت میں مَشَقَّت اور خَرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زِیادہ ہوجاتی ہے۔ (شَرحِ صحیح مسلم لِلنَّوَوی ج۱ ص ۳۹۰) حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، افضل ترین عَمَل وہ ہے جس کیلئے نَفسوں کو مجبور ہونا پڑے۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج۱۱ ص ۱۰) حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جوعَمَل دنیا میں جس قَدَر دشوار ہوگا بروزِ قِیامت میزانِ عمل میں اُسی قَدَر وَزن دار ہوگا۔'' (مُلَخَّصاً تذکرۃ الاولیاء ص ۹۵) ہاں اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہوتو کیا کہہ سکتے ہیں! مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نورُ العرفان ص ۳۱۸ پر فرماتے ہیں: ''جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رکھے۔''

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفن کا بھی پردہ!

سوال: کہتے ہیں، بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے **کفن** پر کسی غیر مَرد کی نظر پڑنا بھی پسند نہیں تھا!

جواب: بے شک۔ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر **غمِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا **اِس قدَر غلَبہ ہوا کہ آپ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا **کے لبوں کی مُسکراہٹ ہی خَتم ہوگئی!** اپنے وِصال سے قبل صِرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یُوں ہے: حضرت سیِّدَتُنا **خاتونِ جنّت** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تَشویش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری **کفن پوش لاش** ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا **اَسماء بنتِ عُمیس** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، ''میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَرَخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈالدیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر **سیِّدہ خاتونِ جنّت** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی **ایک مسکراہٹ** تھی جو

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔''

(جذب القلوب مترجم، ص ۲۳۱)

سُبْحٰنَ اللہ عزوجل سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پردے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے۔

چو زہرا باش از مخلوق رو پوش

کہ در آغوش شبیرے بہ بینی

(یعنی حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار بنو تا کہ اپنی گود میں حضرت سیدنا شبیر نامدار امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اولاد دیکھو)

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پُلْ صراط پر بھی پردہ

سوال: کیا اہلِ محشر بھی سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پُل صراط سے گزرتے نہیں دیکھ سکیں گے؟

جواب: حضرتِ علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی علیہ رحمۃ القوی نے امیر المُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کی ہے کہ، سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشم، نبیِ محترم، محبوبِ ربِّ اکرم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا۔ اے

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اَہلِ مجمع! اپنے سر جُھکاؤ آنکھیں بند کرلو، تا کہ حضرتِ فاطمہ بنتِ محمّدِ مصطفٰے (رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) **پُل صِراط سے گُزریں۔** (اَلبُدُورُ السَّافِرہ لِلسُّیوطی ص ۳۳۵ حدیث ۱۰۳۰)

عورات کی مَزارات پر حاضِری

سُوال: اسلامی بہنیں قبرِستان یا مَزاراتِ اَولیاء پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: عورتوں کے لئے بعض عُلَماء نے زیارتِ قُبُور کو جائز بتایا، دُرِّ مختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قُبُور پر جائیں گی تو جزع وفَزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی۔ لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قُبُور پر بَرَکت کے لئے جائیں تو بُوڑھیوں کے لئے حَرَج نہیں اور جوانوں کے لئے ممنوع۔ (رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۸٤۳) **صَدرُ الشَّرِیعہ بَدرُ الطَّرِیقہ** علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اور اَسْلَم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مُطْلَقاً مَنْع کی جائیں کہ اپنوں کی قُبُور کی زِیارت میں تو وُہی جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین کی قُبُور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی تو عورتوں میں یہ دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٦٥ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عورتوں کے مزارات پر جانے کی جا بجا مُمانَعت فرمائی۔ چُنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں، ''امام قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اِسْتِفْتَاء (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مَقابِر کو جانا جائز ہے یانہیں؟ فرمایا، ایسی جگہ جواز وعدَمِ جواز (یعنی جائز وناجائز کا) نہیں پوچھتے ،یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے، جب گھر سے قُبُور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب گھر سے باہَر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہونچتی ہے مَیِّت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے جب تک واپَس آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت میں ہوتی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ٤ ص ١٧٢)

عورت جنّتُ البقیع میں حاضِری دے یا نہیں؟

سُوال: حاضِریٔ مدینہ کے موقع پر اسلامی بہن جنّتُ البقیع اور شُہَداءِ اُحُد رِضوانُ اللہِ تَعالیٰ عَلَیہِم اَجمَعِین کے مزارات پر حاضِری دے سکتی ہے یانہیں؟

جواب: نہیں دے سکتی۔

سُوال: کیا ان مزارات پر باہَر سے بھی سلام نہیں عرض کرسکتی؟

جواب: اسلامی بہن حاضِری کی نیّت سے نہ نکلے۔ ہاں جنّتُ البقیع، جنّتُ المَعلیٰ

یا مسلمانوں کے کسی بھی قبرِستان یا کسی بُزُرگ کے مزار شریف کے قریب سے اِتِّفاقاً پیدل یا سُواری پر گزر ہوا اور بغیر رُکے دُور ہی سے سلام عرض کر دیا تو حَرَج نہیں۔

عورت کی روضۂ رسول پر حاضِری

سُوال: اسلامی بہن محبوبِ ربِّ اکبر، مدینے کے تاجور، شَہَنْشاہِ بحروبر، حضورِ انور عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے **روضۂ مُنوَّر** پر بھی حاضری کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: سِوائے روضۂ انور کے کسی اور مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضِری البتّہ سنّتِ جلیلہ عظیمہ قریب بوَاجب (یعنی واجب کے قریب) ہے اور قرآنِ عظیم نے اسے گناہوں کی مُعافی کا عظیم ذَرِیعہ بتایا۔ پارہ ۵ سورۃُ النِّساء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(پ ۵ النساء ٦٤)

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظُلم کریں تو اے محبوب تمہارے حُضُور حاضِر ہوں اور پھر اللہ (عزوجل) سے مُعافی چاہیں اور رسول انکی شَفاعت فرمائے تو ضَرور اللہ عزوجل کو بہُت توبہ قَبول کرنے والا مہربان پائیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خود حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا، ''جو میری قبر کی زِیارت کرے اسکے لئے میری شَفاعت واجِب۔'' (دارُقُطنی ج۲ ص۳۵۱ حدیث۲۶۶۹) حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زِیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جفا کی۔ (الکامل فی ضُعفاء الرجال ج۸ ص۲۴۸ حدیث۱۹۵۶) تو معلوم ہوا کے حاضِریٔ بارگاہِ اقدس میں ایک تو یہ واجِب کے قریب ہے، دوسرے قَبولِ توبہ، تیسرے دولتِ شَفاعت حاصل ہونا، چوتھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے ساتھ معاذ اللہ جفا (یعنی ظلم) سے بچنا۔ یہ عظیم اَہَم اُمور ایسے ہیں جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے سارے غلاموں اور ساری کنیزوں پر خاک بوسیِ آستانِ عرش نشان لازِم کردی بخلافِ دیگر قُبور ومزارات کہ وہاں ایسی تاکیدیں نہیں اور فساد کے اِحتِمالات (اِمکانات) موجود کہ اگر عزیزوں کی قبریں ہیں تو عورتیں بے صبری کریں گی اور اولیاء کے مزار پر یا تو بے تمیزی یا بے ادبی کریں گی یاجَہالت سے تعظیم میں زیادتی جیسا کہ معلوم ومُشاہَد (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے، لہٰذا انکے لئے سلامتی والا طریقہ یہی ہے کہ وہ مَزاراتِ اولیاء وقُبور کی زیارت سے بچیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: "قُبورِ اَقرِباء پر خُصوصاً بحالِ قُربِ عہدِ ممات (یعنی خُصوصاً اِس صورت میں کہ جب اُس عزیز کے انتِقال کو زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو) تجدیدِ حُزن لازِمِ نِساء (یعنی عورتوں کا از سرِ نو غم تازہ ہونا لازم) ہے اور مزاراتِ اولیائے کرام پر حاضری میں اِحْدَی الشَّناعَتَین (دو میں سے ایک بُرائی) کا اندیشہ یا ترکِ ادب یا ادب میں اِفراطِ ناجائز (یعنی ادب میں ناجائز حد تک بڑھ جانا) تو سبیلِ اطلاق مَنْع ہے لہٰذا "غُنیَہ" میں کراہت پر جَزْم فرمایا البتّہ حاضری وخاکبوسی آستانِ عرش نشانِ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اَعْظَمُ الْمَنْدُوْبات (عظیم ترین مُستحَب) بلکہ قریبِ واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیلِ ادب (یعنی آداب کی دُرُستی) سکھائیں گے۔"

(فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۵۳۸)

عورت مدینے میں زیارتیں کر سکتی ہے یا نہیں

سوال: حاضریِ حَرَمَینِ طَیِّبَین کے دَوران اسلامی بہن وِلادت گاہ شریف، غارِ حِرا، غارِ ثور، جَبَلِ اُحُد شریف وغیرہ کی زیارتوں کیلئے جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مَردوں کے اِخْتِلاط سے بچتے ہوئے پردے کی تمام تر قُیُود کے ساتھ زِیارتیں کر سکتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ گھر پر رہ کر عبادت بجالائے کیوں کہ بِالخصوص حج کے موسِمِ بہار میں مردوں کے اِخْتِلاط سے بچنا کافی دشوار ہوتا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے۔ اگر جائے بھی تو گاڑی میں بیٹھے بیٹھے دُور ہی سے زیارت کر لینا اَنْسَب (یعنی مُناسِب تَر) ہے۔

عورت مسجدِ نبوی میں اِعْتِکاف کرے یا نہ کرے؟

سُوال: حَرَمَینِ طَیِّبَین کی مسجِدَینِ کرِیْمَیْن میں خواتین کے لئے مخصوص کردہ حصّے میں اسلامی بہن آخِری عَشَرَۂ رَمَضانُ الْمبارَک کا اِعْتِکاف کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کر سکتی۔

سُوال: تو کیا کرائے پر لی ہوئی قیام گاہ میں اسلامی بہن اِعْتِکاف کر لے؟

جواب: کرائے کے مکان میں نماز کیلئے کسی حصّے کو مخصوص کرنے کی نیّت کر لے۔ یہ جگہ اب اُس کیلئے ''مسجِدِ بیت'' ہو گئی، وَہاں اِعْتِکاف کر سکتی ہے۔

عورَت اور شاپنگ سینٹر

سُوال: اسلامی بہن خریداری کیلئے شاپنگ سینٹر میں جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شاپنگ سینٹروں میں آج کل اکثر بے حیائی سے لبریز گناہوں بھرا ماحول ہوتا ہے اور عورت صِنفِ نازُک ہے اسے وہاں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''عورت کی موم کی ناک بلکہ رال کی پُڑیا بلکہ بارُود کی ڈِبیا ہے آگ کے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے۔ اگر جائے بھی تو گاڑی میں بیٹھے بیٹھے دُور ہی سے زیارت کر لینا اَنْسَب (یعنی مُناسِب تر) ہے۔

عورت مسجِدِ نَبَوی میں اِعتِکاف کرے یا نہ کرے؟

سُوال: حَرَمَینِ طَیِّبَین کی مسجِدَینِ کَرِیْمَیْن میں خواتین کے لئے مخصوص کردہ حصّے میں اسلامی بہن آخری عَشَرَۂ رَمَضانُ الْمبارَک کا اِعتِکاف کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کرسکتی۔

سُوال: تو کیا کرائے پر لی ہوئی قیام گاہ میں اسلامی بہن اِعتِکاف کرلے؟

جواب: کرائے کے مکان میں نَماز کیلئے کسی حصّے کو مخصوص کرنے کی نیّت کرلے۔ یہ جگہ اب اُس کیلئے ''مسجِدِ بَیت'' ہوگئی، وَہاں اِعتِکاف کرسکتی ہے۔

عورَت اور شاپِنگ سینٹر

سُوال: اسلامی بہن خریداری کیلئے شاپنگ سینٹر میں جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شاپنگ سینٹروں میں آج کل اکثر بے حیائی سے لبریز گناہوں بھرا ماحول ہوتا ہے اور عورت صِنفِ نازُک ہے اسے وہاں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''عورت کی موم کی ناک بلکہ رال کی پُڑیا بلکہ بارُود کی ڈِبیا ہے آگ کے

ایک اَدنیٰ سے لگاؤ میں بَھَک سے ہو جانے والی ہے، عَقْل بھی ناقِص اور طِینَت (یعنی بُنیاد) میں کَجی (ٹیڑھاپن) اور شَہوت میں مَرد سے ۱۰۰ سو حصّہ بیشی (زائد)۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۲)

عورت کو گھر میں قید رکّھو!

صدِیوں پُرانے بُزُرگ **حضرت علّامہ ابنِ حَجَر** علیہ رحمۃ ربِّ اکبر عورت کیلئے **چادر اور چاردیواری** کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **عورت** گھر میں رہنے اور **پردہ** کی چیز ہے، پس عورتوں کو گھر میں **قید رکھو**، بیشک عورت جب گھر سے باہَر نکلتی ہے تو اس کے گھر والے پوچھتے ہیں: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہتی ہے کہ میں مریض کی عِیادت ومیّت کی تعزِیَت کیلئے جا رہی ہوں۔ پس گھر سے اِس نیک کام کیلئے نکلنے کے باوُجُود شیطان بہکانے کے لئے اس عورت کے ساتھ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ شیطان کے وَرغلانے پر وہ اپنا ہاتھ وغیرہ **پردہ** سے باہَر نکالتی ہے۔ (یادرکھئے!) عورت کو عِیادت وتعزِیَت وغیرہ کسی نیک کام میں **اللہ** عزّوجل کی ایسی رضا حاصِل نہیں ہو سکتی جیسی وہ گھر بیٹھ کر **اللہ** عزّوجل کی عبادت (اور جائز کام میں) **خاوند** کی اطاعت کرکے حاصِل کرسکتی ہے۔

(کتابُ الزّواجِر لابنِ حَجَر ج ۲ ص ۹۷)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سَوداسَلَف مَرْد ہی لائیں

سُوال: آج کل عُمُوماً شوہر یا مَحارِم سَوداسَلَف لانے میں سُستی کرتے ہیں لہٰذا اکثر عورتیں ہی گوشت، مچھلی، سبزی، کپڑے وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کی اشیاء خریدنے جاتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟ شوہر یا محارِم بھی اِس طرح گنہگار ہو رہے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مَرد مَحض اپنی سُستی کی وجہ سے گھر کا سَوداسَلَف نہیں لاتے تو یہ بَہُت سَخت بے اِحْتیاطی ہے کہ اب اسکی زَوجہ یا مَحرَمہ یعنی ماں یا بہن یا بیٹی غیر مَردوں سے ضَرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے گھر سے باہَر نکلے گی اگرچہ عورت کیلئے فِی نفسہٖ خرید وفروخت کی مُمانَعت نہیں تاہم بے باکی کا دَور ہے اور آج کل کے بازار کا حال کون نہیں جانتا! باپردہ عورت بھی فی زمانہ بازار جائے اور گناہوں کے بغیر لوٹ کے آئے یہ بے انتہا مشکل اَمر ہے۔ اگر عورت بے پردَگی کے ساتھ بازار جاتی ہے اور باوُجودِ قدرت مَرد مَنع نہیں کرتا تو ایسا مرد **دَیُّوث** اور وہ عورت **فاسِقہ** ہے۔ اگر ہر طرح کی کوشش کے باوُجود مرد نہیں جاتے اور ضَروریاتِ زندگی کی اَشیا کے حُصُول کی کوئی اور صُورت نہیں مَثَلاً کسی بدصورت بُڑھیا یا فون کے ذَرِیعے بھی یہ کام نہیں ہو سکتا تو اب ان کاموں کیلئے **شَرْعی پردہ** کی رعایت کے

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم): جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

ساتھ نکلے۔

عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: اسلامی بہن کا غیر مَحرم ڈرائیور کے ساتھ رِکشہ کار یا ٹیکسی میں شوہر یا غیر قابلِ اطمینان مردِ محرم کے اکیلی بیٹھ کر آنا جانا کیسا؟

جواب: رِکشہ، تانگہ، اُونٹ گاڑی، بَیل گاڑی، گدھا گاڑی، اَلْغَرَض کسی بھی گاڑی میں عورت کو غیر مرد کے ساتھ تنہا آمد و رفت کی شَرْعاً اِجازت نہیں۔

سُوال: اگر گاڑی چلانے والا گھر کا کوئی قریبی آدمی مَثَلاً دیور یا خالہ زاد بھائی ہو تو کیا اب بھی اسلامی بہن اس کے ساتھ تنہا گاڑی میں نہیں جاسکتی؟

جواب: نہیں جا سکتی۔ بلکہ یہاں فِتنے کا اِحتمال زیادہ ہے کہ اس طرح کے رِشتے داروں میں اکثر بے تکلُّفی ہوتی ہے۔ لہٰذا مُمانَعَت زیادہ سَخْت ہے۔

سُوال: ایک سے زائد باپردہ عورتیں مِل کر نامَحرم ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی وغیرہ میں آمدورَفت کرسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اس کی بھی اجازت نہیں، کیوں کہ یہ تو عورت کے ساتھ مزید عورت کی زِیادَت (یعنی اِضافت) ہوئی، حِفاظت کی صورت تو نہ بنی۔ سونے پر مزید سونا بڑھا دینے سے حفاظت کی حاجت کم نہیں ہوجاتی مزید بڑھ جاتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ٹیکسی والا عورتوں کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے! اگر غَلَط سَمت اُٹھا گیا تو یہ کیا کر سکتی ہیں! ہاں بھری بَس یا ویگن وغیرہ میں شَرعی پردہ کے ساتھ آنے جانے میں حَرَج نہیں۔

سُوال: ٹیکسی میں ایک اسلامی بہن کے ساتھ اُس کا شوہر ہو یا ایک یا چند محارِم ہوں اب مزید ایک یا دُو اسلامی بہنیں ساتھ چلی جائیں تو؟

جواب: شوہر یا محارِم والی کے لئے تو حَرَج نہیں مگر دیگر اسلامی بہنیں ان کے ساتھ نہیں جاسکتیں۔

سُوال: اسلامی بہن اپنے مَحْرم ڈرائیور کے ساتھ مُبلِّغہ یا ذِمّہ دار اسلامی بہن کو سنّتوں بھرے اجتماع میں یا اجتماعِ ذکر و نعت میں یا اپنے گھر دعوت میں لا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں لاسکتی۔

سُوال: اِس طرح تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام میں کافی دُشواری ہو جائے گی کوئی جواز کی صورت ہو تو بتا دیجئے۔

جواب: پیدل چلی جائے یا بس یا ویگن میں سفر کرلے ورنہ جو جو اسلامی بہن کار میں جائے ہر ایک کے ساتھ اُس کا اپنا مَحْرم بھی ہو تو ترکیب بن سکتی ہے۔ مگر مَحْرم قابلِ اطمینان ہونا ضروری ہے بچّہ وغیرہ نہیں چل سکتا۔ صبر و

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جب تم رسولوں (علیہم السلام) پر دُرودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ہمت سے کام لیجئے۔ ہمیں اللہ عزوجل کی رِضا کیلئے مَدَنی کام کرنے ہیں، شرِیعت کی خلاف ورزی سے اللہ عزوجل راضی نہیں ہوتا۔ ہم کو شَریعت کے پیچھے چلنا ہوگا شرِیعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے حلقوں میں مَدَنی کام کریں کہ ان میں پیدل آنے جانے سے گُزارہ ہو جاتا ہے۔ باقی دُور جانے کے لئے طریقہ عرض کر دیا ہے اُس پر عمل کیجئے۔

گھر کے نوکَر سے عورَت کی بے تکلُّفی کا حُکم

سُوال: کیا گھر کے نوکر یا چوکیدار سے اسلامی بہن ہنس ہنس کر بے تکلُّفی سے بات کر سکتی ہے؟ کیا گھر کے نوکر یا ڈرائیور سے عورَت کا پردہ نہیں؟

جواب: گھر کا چوکیدار، نوکر، ڈرائیور یا باغ کا مالی اگر غیر مَحرم ہے تو اس سے بھی پردہ ہے، ان سے بے تکلُّفی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرنا، ان سے **شرعی پردہ** نہ کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شوہر کو معلوم ہے پھر بھی نہیں روکتا تو وہ بھی **دیُّوث** اور نارِ دوزخ کا سزاوار ہے۔ اگر گھر کا نوکر 12 سال کا لڑکا ہو تب بھی اسلامی بہن کو اُس سے پردہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اب وہ مُراہِق (یعنی قریبُ البُلوغ) کے حُکم میں ہے۔

اسلامی بہن اور راہِ خدا عزوجل میں سفر

سُوال: کیا اسلامی بہن سنّتوں کی تربیَت کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کر سکتی ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جواب: اسلامی بہن اپنے مَحرم یا شوہر کے ساتھ سفر پر جا تو سکتی ہے مگر راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے وقت بہُت زیادہ احتِیاط کی ضَرورت ہے، عورت کو ساتھ لئے پھرنے سے مُتَعَلِّق ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''ایک عورت کو ساتھ لئے پھرنا نہایت گول لَفظ ہے۔ کیسی عورت کیونکر ساتھ لئے پھرنا خادِمہ بنا کر یا زَوجہ بنا کر یا مَعاذَاللہ فاسِد طریقے پر اور خادِمہ ہے تو جوان ہے یا حدِ شَہوت سے گزری ہوئی بُڑھیا اور اُوس سے فَقَط پکانے وغیرہ کی معمولی خدمت لیتا ہے یا تنہائی میں یکجائی کا بھی اِتِّفاق ہوتا ہے اور زوجہ ہے تو پردہ میں رکھتا ہے یا بے پردہ لئے پھرتا ہے اگر حدِ شَہوت سے گزری ہوئی بُڑھیا ہے یا جوان ہے اور اس سے معمولی خدمت لیتا ہے اور ساتھ اور لوگ بھی کہ اِتِّفاقِ خَلوَت (یعنی تنہائی کا اتِّفاق) نہیں ہوتا یا زَوجہ ہے اور اُوسے پردے میں ساتھ رکھتا ہے تو حَرَج نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ نصف اول ص ۲۲۸ رضا اکیڈمی بمبئی) لہٰذا اگر کوئی اسلامی بہن اپنے محرم یا شوہر کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرے تو چند باتوں کا خیال رکھنا ضَروری ہے، ایک تو پردہ کا، دُوسرا نامَحرموں کے ساتھ تنہائی نہ ہونے پائے، تیسرا سفر کے دوران اسلامی بہن ایسی جگہ رہے جو کسی نامَحرم

فرمانِ مصطفٰے ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کا مکان نہ ہو یعنی ان میں نامحرم لوگ موجود نہ ہوں یا وہ مکان خالی ہو یا وہاں صِرف قابلِ اعتماد مسلمان عورتیں ہوں تو پھر وہاں رہ سکتی ہے۔

اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت

سوال: کیا اسلامی بہن نیکی کی دعوت کیلئے اپنے پڑوس کی اسلامی بہنوں کے گھر کے دروازے پر جا سکتی ہیں؟

جواب: سخت پردے کے ساتھ جا سکتی ہے۔ مگر اس مُعاملہ میں اسلامی بہن کو بہُت زیادہ مُحتاط رہنا ہوگا۔

اسلامی بہنوں کا مَدَنی مشورہ

سوال: کیا اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت کے مَدَنی کاموں میں ترقّی کے لئے آپس میں مل بیٹھ کر **مَدَنی مشورہ** کرنے کے لئے کہیں جَمع بھی ہو سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں شَرعی پردہ اور دیگر قُیُود ات کے ساتھ **مَدَنی مشورہ** کیلئے جَمع ہو سکتی ہیں۔

دَورانِ عِدّت سُنّتیں سیکھنے کیلئے نکلنا کیسا؟

سوال: موت یا طَلاق کی عِدّت کے دَوران اسلامی بہن سُنّتیں سیکھنے یا سکھانے کیلئے گھر سے باہَر نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟

سُوال: اسلامی بہنوں کا پردہ میں رہ کر **سنّتوں بھرا اجتماع** کرنا کیسا جس میں ذِکرُ اللہ عزّوجلّ، نعت خوانی، سنّتوں بھرے بیان اور دُعا وغیرہ کا سلسلہ ہو۔

جواب: اسلامی بہنوں کو قرآن و سنّت کی باتیں بتانا ضروری ہے تاکہ انہیں اسلامی زندگی کا ڈھنگ آجائے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً انہیں سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سُننے اور مُستَنَد عُلَماءِ اہلسنّت کی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں، نیز پردہ کی رِعایت کرتے ہوئے کسی جگہ جَمع ہو کر فرائض و سُنّتیں سیکھیں، چُنانچہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان، فرماتے ہیں: ''اب فی زمانہ عورتوں کو باپردہ مسجِدوں میں آنے اور علیٰحِدہ بیٹھنے سے نہ روکا جائے کیونکہ اب عورتیں سینماؤں بازاروں میں جانے سے تو رُکتی نہیں، مسجِدوں میں آ کر کچھ (نہ کچھ) دین کے اَحکام سُن لیں گی۔'' (مِراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۰) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ''ان (عورتوں) میں تبلیغ یا تو بذَریعہ کُتُب و رسائل کی جائے یا ذِی عِلم عورتیں غیرِ ذِی علم عورتوں کو اَحکام سکھادیں یا نہایت پردہ کے ساتھ واعِظ (یعنی بیان کرنے والے عالم) سے بالکل علیٰحِدہ ایک عمارت یا بڑے پردہ کی آڑ لے کر وَعظ و اَحکام سُنیں مگر اس تیسری صورت

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

میں بہُت اِحتیاط کی ضَرورت ہے۔"

(فتاویٰ نعیمیہ ص ٤٨ مکتبۂ اسلامیہ)

غیر عالِم کو بیان کرنا حرام ہے

سُوال: جو اسلامی بہن عالِمہ نہ ہو کیا وہ اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کر سکتی ہے؟

جواب: جو عالِم نہ ہو وہ مذہبی بیان نہ کرے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "غیرِ عالِم کو وَعظ کہنا حرام ہے۔" (احکام شریعت حصہ ۲ ص ۲٤۷) مزید ایک اور مقام پر فرماتے ہیں، وَعظ میں اور ہر بات میں سب سے مُقدّم اجازتِ اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے۔ جو کافی عِلم نہ رکھتا ہو، اُسے وَعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وَعظ سُننا جائز نہیں، اور اگر کوئی مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بد مذہب ہے تو وہ نائبِ شیطان ہے اس کی بات سُنی سخت حرام ہے (اُس کو مسجِد میں بیان سے روکا جائے) اور اگر کسی کے بیان سے فتنہ اٹھتا ہو تو اُسے بھی روکنے کا امام اور اہلِ مسجد کو حق ہے اور اگر پورا عالِم سُنّی صحیحُ العقیدہ وعظ فرمائے تو اُسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ چُنانچِہ اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی پارہ ۱ سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر ۱۱٤ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ (پ ١ البقرہ ١١٤)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ عزوجل کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٢٣٨)

سُوال: تو کیا مبلِّغ بننے کیلئے درسِ نِظامی کرنا شَرط ہے؟

جواب: عالم ہونے کیلئے نہ درسِ نِظامی شَرط ہے نہ اس کی مَحْض سَنَد کافی بلکہ علم چاہئے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **عالِم کی تعریف** یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستقِل ہو اور اپنی ضَروریات کو کتاب سے نکال سکے بِغیر کسی کی مدد کے۔ عِلْم کتابوں کے مطالَعہ سے اور عُلَماء سے سُن سُن کر بھی حاصِل ہوتا ہے۔ (مُلَخّصاً احکام شریعت حصہ ٢ ص ٢٤١) معلوم ہوا **عالم** ہونے کیلئے درسِ نظامی کی تکمیل کی سَنَد ضَروری ہے نہ ہی کافی نہ ہی عَرَبی فارسی وغیرہ کا جاننا شرط، بلکہ علم درکار ہے۔ چُنانچہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، سند کوئی چیز نہیں بُہتیرے سَنَد یافتہ مَحْض بے بَہرہ (یعنی علمِ دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی اِن کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سَنَد یافتوں میں نہیں ہوتی، عِلْم ہونا چاہئے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣

ص ۶۸۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاوٰی رضویہ شریف، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، نِصابِ شریعت، اِحیاءُ العلوم (مُترجَم) اور اِس طرح کی کئی اُردو کتابیں ہیں جن کو پڑھ کر سمجھ کر اور عُلَمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر حسبِ ضَرورت عقائد و مسائل سے آگاہی حاصِل کر کے ''عالِم'' بننے کا شَرَف حاصِل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ساتھ ہی ساتھ ''درسِ نظامی'' کرنے کی سعادت بھی حاصِل ہو جائے تو سونے پر سُہاگہ۔

سُوال: جو عالِم نہ ہو کیا اُس کے بیان کرنے کی بھی کوئی صُورت ہے؟

جواب: غیرِ عالِم کے بیان کی آسان صُورت یہ ہے کہ عُلَمائے اہلِ سنّت کی کتابوں سے حسبِ ضَرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اُن کے تَراشے اپنی ڈائری میں چسپاں کر لے اور اس میں سے پڑھ کر سنائے۔ مُنہ زَبانی کچھ نہ کہے نیز اپنی طرف سے ہرگز کسی آیتِ کریمہ کی تفسیر یا حدیثِ پاک کی شَرح وغیرہ بیان نہ کرے۔ کیوں کہ تفسیر بالرّائے یعنی اپنی رائے سے تفسیر کرنا حرام ہے اور اپنی اٹکل کے مطابق آیت سے اِستِدلال اور حدیثِ مبارک کی شَرح کرنا اگرچہ دُرُست ہو تب بھی حرام۔ غیرِ عالِم کے بیان کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقائے نِعمت، اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین و ملّت مولانا شاہ احمد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جاہل اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اِس میں حَرَج نہیں کہ اس وَقت وہ جاہل سفیرِ مَحض ہے، اور حقیقۃً وَعظ اُس عالِم کا ہے جس کی کتاب پڑھی جائے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۴۰۹)

سُوال: دعوتِ اسلامی کے بَعض مُبَلِّغین ومُبَلِّغات مُنہ زَبانی بھی بیانات کرتے ہیں اُن کیلئے آپ کی طرف سے کیا ھدایات ہیں؟

جواب: اگر یہ عُلَماء یا عالِمات ہیں جب تو حَرَج نہیں۔ ورنہ غیر عالِم مُبَلِّغین و مُبَلِّغات کے لئے مَعروضات پیش کر دی گئیں کہ وہ صِرف عُلَماء کی تحریرات سے پڑھ کر ہی بیانات کریں۔ اگر کسی غیر عالِم کو سنّتوں بھرے اجتماع میں منہ زَبانی بیان کرتا پائیں تو دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران اُس کو روکدیں۔ غیر عالِم مُبَلِّغین ومُبَلِّغات اور تمام غیر عالِم مُقَرِّرین کو چاہئے کہ وہ حُکمِ شریعت کے آگے سرِ تسلیم خَم کریں اور منہ زَبانی مذہبی بیان یا خطاب کر کے ثواب کے بجائے اپنے لئے عذاب کے اسباب نہ کریں۔

عورت کی آواز کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: کیا اسلامی بہن اپنی آواز غیر مرد کو سنا سکتی ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جواب: نہیں سنا سکتی۔ بِلا اجازتِ شَرعی عورت کا غیر مَرد کو اپنی آواز سنانا ممنوع ہے۔ عورت کو چاہئے کہ اپنے گھر میں بھی چلّانے سے بچے اور احتیاط سے بات کرے تاکہ اجنبی پڑوسیوں وغیرہ کے کانوں میں آواز نہ پڑے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز ہے) ہے اور عورت کی خوش اِلحانی کہ اجنبی سنے مَحلِّ فِتنہ ہے۔'' (فتاوی رضویہ ج ٢٢ ص ٢٤٠)

بَر آمَدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سُوال: بَر آمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بلند آواز سے باتیں کرنا، کیسا ہے؟ اِسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک دوسرے کو پُکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مُناسِب ہے؟

جواب: یہ اِنتہائی غیر مُناسِب ہے کیونکہ اِس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں تک آواز پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے کوئی ضروری کام ہے تو اسکے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا اِنٹرکام کے ذَریعے بات چیت کرلے۔

بچّوں کو ڈانٹنے کی آواز

سُوال: اِتنا یہ بتایئے کہ بچّوں کو ڈانٹتے وقت اسلامی بہن کا آواز بلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اِس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہَر نکلے، انتہائی نامناسِب اور مُضحکہ خیز ہے۔ بچّوں پر بات بات پر چلّاتے رہنا حماقت بھی ہے کہ اِس طرح بچّے مزید "آزاد" ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچّوں کو رُسوا کرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اُس کا ننّھا سا دل "باغی" ہو جاتا ہے۔ بچّہ کی موجودَگی میں کسی معزّز شخص کو اِس طرح کی شکایات کرنا مثلاً "اِس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بَہُت کرتا ہے وغیرہ" عقلمندی نہیں کیوں کہ اس سے بچّے کی اصلاح ہونا تو درکنار اُلٹا اُس کا ذِہن یہ بنتا ہوگا کہ میرے ماں باپ نے فُلاں کے سامنے مجھے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اِس کی وُجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچّے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقتاً ذلیل و خوار کرنا بھی شامل ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

> ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
>
> ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے منع کیا کہ اِس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مَردوں سے آواز کو بچانا قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہر نہیں جاتی مگر تجرِبہ یہی ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے ذَرِیعے عورت کی آواز عُموماً غیر مردوں تک پُہنچ جاتی ہے۔ مائیک کا نِظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! مجھے ایک بار کسی نے بتایا کہ فُلاں جگہ لاؤڈ سپیکر میں ایک **صاحِبہ** بیان فرما رہی تھیں، بعض مَردوں کے کانوں میں جب اُس نِسوانی آواز نے رس گھولا تو ان میں سے ایک بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے!! جب آواز اتنی پُرکشش ہے تو خود کیسی ہوگی!! وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

اِسلامی بہنیں اسپیکر استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور اجتماعِ ذِکر ونعت میں **اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی ہے**۔ لہٰذا اسلامی بہنیں ذِہن بنا لیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ سپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ **یاد رکھئے! غیر مَردوں تک آواز پہنچتی ہو اس**

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کے باوُجُود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عَرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہَر تک سُنائی دیتی ہے، یونہی مُحَرَّم کے مہینے میں کتابِ شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورَس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورَت (یعنی چُھپانے کی چیز ہے) ہے اور عورت کی خوش اِلْحانی کہ اجنبی سُنے مَحَلِّ فِتْنہ ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورَت کے راگ کی آواز

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں، عورَت کا (نعتیں وغیرہ) خوش اِلْحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامَحرموں کو اُس کے نغمہ (یعنی راگ ورَنُّم) کی آواز جائے حرام ہے۔ ''نَوازِل فَقیہ ابو اللَّیث سمر قندی'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا ''عورۃ'' یعنی مَحَلِّ سِتْر (چُھپانے کی چیز) ہے۔ ''کافی امام ابو البرکات نسفی'' میں ہے، عورت بُلند

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

آواز سے تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابلِ سَتْر (چھپانے کے قابل چیز) ہے۔ (اَیضاً) عَلّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں، عورتوں کو اپنی آواز بلند کرنا، انھیں لمبا اور دَراز (یعنی ان میں اُتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نَرْم لہجہ اِختیار کرنا اور ان میں تَقْطِیْع کرنا (کاٹ کاٹ کر تَخَیُّلی عَروض یعنی نظم کے قواعِد کے مطابق) اَشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مَردوں کا اُن کی طرف مائِل ہونا پایا جائے گا اور اُن مَردوں میں جَذباتِ شَہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اِسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔ اور اللہ تعالیٰ سب بڑا عالم ہے۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۶، ۹۷، فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۲)

عورت نعتوں کی وِڈیو کیسیٹ دیکھے یا نہیں؟

سُوال: کیا اسلامی بہن نعت خوانوں کی وِڈیو کیسیٹ دیکھ سکتی ہے؟

جواب: ہرگز نہ دیکھے۔ ایک تو خوش اِلحانی کا جادو، دوسرے نوجوان نعت خوان کی (اِسٹوڈیو میں بنائی ہوئی خوش لِباسی، پَفنگ اور لائٹنگ کے ذَریعے "نقلی نور" برساتی زبردستی کی پُرکِشش) تصویر اور تیسرے اُس کے ہاتھ وغیرہ لہرانے کی اداؤں کے سبب قَوی اِمکان ہے کہ عورت کے قلب میں ہَیجان پیدا

ہواور ثواب کے بجائے عذاب کا سامان ہو۔ اگر نعت خوان مَحرم ہوتب بھی V.C.D. نہ دیکھے کہ شُرَکائے مَحفِل کی تصاویر سے نگاہوں کی حفاظت کس طرح کریگی!

عورَت نعتوں کی کیسیٹ سنے یا نہیں؟

سُوال: تو کیا اسلامی بہن نامَحرم نعت خواں کی آواز میں نعتیں بھی نہیں سُن سکتی؟

جواب: نعت شریف سننا سنانا واقعی ثواب کا کام ہے، البتہ نامَحرم نعت خوان کی آواز میں عورت نعت شریف نہ سُنے کہ اُس کی سُرِیلی آواز کے باعِث وہ فِتنہ میں مُبتَلا ہوسکتی ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ایک حُدی خواں (یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے مست کرنے والے اشعار پڑھنے والے) تھے جن کا نام اَنجَشَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا جو کہ اِنتہائی خوش آواز تھے (ایک سفر کے دوران جس میں عورتیں بھی ہمراہ تھیں اور سیِّدنا اَنجَشَہ اشعار پڑھ رہے تھے اس پر) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اُن سے ارشاد فرمایا: ''اے اَنجَشَہ! آہستہ، نازُک شیشیاں نہ توڑ دینا۔'' (صحیح البخاری ج٤ ص ١٥٨ حدیث ٦٢١١)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی میرے ساتھ سفر میں عورتیں بھی ہیں جن کے دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہیں خوش آوازی ان میں بہت اثر کرتی ہے اور وہ لوگوں کے گانے سے گناہ کی طرف مائل ہوسکتی ہیں اس لیے اپنا گانا بند کردو۔" (مراٰۃ المناجیح ج ٦ ص ٤٤٣)

اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں

معلوم ہوا، عورتوں کے دل نازک شیشیوں کی مانند ہیں۔ انہیں خوش اِلحان غیر مَرد سے ترنُّم کے ساتھ اشعار نہیں سننے چاہئیں۔ ترنُّم میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے اور مرد و عورت ایک دوسرے کا ترنُّم سُن کر جلد فتنے میں پڑ سکتے ہیں۔ اِسی لئے میں نے مَردوں کی آواز میں نعتیں سننے کا اسلامی بہنوں کو مشورۃً منع کیا ہے۔ لہٰذا اِسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ مرد نعت خوانوں سے نعتیں بلکہ ان کی کیسٹیں بھی نہ سُنیں نیز مرد نعت خوان کی نعت پڑھنے کی طرز کو بھی نہ اپنائیں کیونکہ اِس طرح دل میں اس نعت خوان کی طرف مَیلان پیدا ہوسکتا ہے، شیطان کو فتنے میں مُبتَلا کرتے دیر نہیں لگتی۔ مرد و عورت (یعنی غیر محارم) کو ہر اُس فِعل سے بچنا چاہئے جس سے ایک دوسرے کا تصوُّر قائم ہو اور شیطان بہکائے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کیا اسلامی بہنیں مرحوم نعت خوان کی نعتیں سُن سکتی ہیں؟

سُوال: اسلامی بہنیں فوت شدہ نعت خوان کی کیسیٹیں سُن سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: فوت شُدہ نعت خوانوں کی کیسیٹیں سننے یا ان کی طرزیں اپنانے میں کوئی مُضایَقہ نہیں کہ بظاہِر اب ''فتنے'' کا اندیشہ نہیں۔ مَثَلاً **دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے مرحوم نگران خوش اِلحان نعت خوان، بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطّاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری **کی نعتوں کی کیسیٹیں سننے اور ان کی طرزیں اپنانے میں حَرَج نہیں۔** ہاں مرحوم نعت خوان کی آواز سننے پر بھی اگر کسی اسلامی بہن کے دل میں شیطان گندے وَسوسے ڈالتا ہو تو وہ نہ سنے۔

عورت عامِل کے پاس جائے یا نہیں؟

سُوال: اسلامی بہن عامِلوں کے پاس تعویذ دھاگے کے لئے جائے یا نہیں؟

جواب: اگر گھر بیٹھے علاج ممکن نہیں، تو کسی مَحرم کے ذَرِیعے ترکیب بنالے۔ اگر کوئی ایسا مرد بھی نہیں تو اب **شَرعی پردے** کی تمام شرائط کے ساتھ کسی **عامِلہ** (عورت) کے پاس تعویذ لینے جائے اگر عامِلہ بھی مُیَسَّر نہیں یا اُس سے شِفا نہ ہو تو کسی بوڑھے اور **نیک عامِل** کے پاس جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی بھی مسلمان عامِل کے پاس جائے مگر جب بھی باجازتِ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

شَرعی باہَر نکلے تو بیان کردہ شَرعی پردہ اور اُس کی قُیُود ات کا لحاظ ضَروری ہے۔ **عامِل** کے ساتھ لوچ دار نَرم **گفتگو**، بے **تکلُّفی** یا تنہائی ہرگز نہ ہو۔ جو **عامِل** عورتوں کے ساتھ بے تکلُّف بنتا، بات بات پر قہقہے لگاتا، خوب ڈینگیں مارتا اور اپنے کارنامے سناتا ہو ایسوں کے پاس جانا سخت تشویشناک ہے۔ اور عامِل کو اگر عورت پر خُصوصی توجُّہ دیتا، فون وغیرہ پر خود ہی رابطہ کرتا، اور اس طرح کا پیغام وغیرہ دیتا پائیں کہ اکیلی آؤ تا کہ اچھی طرح علاج کیا جاسکے، تو ایسے عامِل کی چھاؤں سے بھی دُور بھاگیں ورنہ شاید عُمر بھر پچھتانا پڑے۔

عورت کا مَیک اپ کرنا کیسا؟

سُوال: عورت کا بناؤ سِنگھار کرنا، چُست یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صِرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر مَیک اپ کرسکتی ہے۔ بَاِجازتِ شَرعی مَحارِم رشتے داروں کے یہاں جانے کے موقع پر، گھر سے باہَر نکلنے کیلئے لالی پاؤڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر **معاذَاللہ** عزَّوَجَلَّ غیر مَردوں کیلئے جاذِبِ نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رَواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی رنگت جھلکے یا باریک کپڑے کی جُرابیں جس سے پاؤں کی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

پنڈلیاں چمکیں یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عُضو مَثَلاً سینے وغیرہ کا اُبھار نُمایاں ہو غیر مَحرَموں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوُجود ننگی

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: ''دوزَخیوں میں دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنھیں میں نے (اپنے اِس عَہدِ مبارَک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں پہلی جماعت ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوُجُود ننگی، دُوسروں کو (اپنی حَرَکتوں کے ذَریعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں ان کے سر (ناز و ادا کے باعِث) ایسے جُھکے اور ڈھلکے ہوئے ہونگے جیسے بُختی اُونٹ کے کوہان۔ وہ جنّت میں داخِل نہ ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی اور اسکی خوشبو اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۷۷ حدیث ۲۱۲۸ مُلَخَّصاً)

غیر مَرد کے آگے زیور پہنے آنے کا عذاب

سُوال: عورات کا غیر مَحرم کے آگے زیورات پہن کر آنا کیسا؟

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) : مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

جواب: اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیے۔ ﴿۱﴾ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، دافِعِ رَنج و اَلَم، صاحِبِ جُودو کرم، شافِعِ اُمَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اے عورتو! تم میں جو عورت زیور پہن کر غیر مَردوں کے سامنے اس کو ظاہر کرے گی وہ **عذاب** میں مُبتلا ہوگی۔''

(سنن ابی داوٗد ج٤ ص١٢٦ حدیث ٤٢٣٧ دار احیاء التراث العربی بیروت)

﴿۲﴾ نور سے مَحْروم عورَت

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجلّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو عورت غیر مردوں پر اپنی زینت ظاہر کرنے کے لیے دامن گھسیٹتے ہوئے چلے گی قِیامت کے دن وہ **نور** سے محروم اور **اندھیرے** میں (مُستَغرَق یعنی ڈوبی ہوئی) ہوگی۔''

(سُنَنُ التِرمذی ج۲ ص ۳۸۸ حدیث ۱۱۷۵، دارالفکر بیروت)

عورت خُوشبو لگائے یا نہ؟

سُوال: کیا اسلامی بہن خُوشبو لگا سکتی ہے؟

جواب: لگا سکتی ہے۔ البتّہ یہ خیال رہے کہ خُوشبو ایسی ہو جس کی مہک نہ پھیلتی ہو، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے پیارے،

میٹھے میٹھے اور مُعطّر مُعطّر سَرْوَر، مدینے کے تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ روح پرور ہے، ''مَرْدانہ خُوشبو وہ ہے کہ اس کی خُوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زَنانہ خُوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خُوشبو ظاہر نہ ہو۔''

(شمائلِ محمدیہ ص ۱۳۱ حدیث ۲۱۰)

عورت خُوشبو لگا کر باھَر نہ نکلے

سُوال: اگر کوئی اسلامی بہن تیز خُوشبو لگا کر گھر سے نکلے اس کیلئے کیا حُکم ہے؟

جواب: آجکل عُموماً عِطریات کیمیکل سے بنائے جاتے ہیں اور اکثر ان کی خوشبو پھیلتی ہے۔ اسلامی بہنیں نہ پھیلنے والی خوشبو بھی صِرف اپنے گھر کی چار دیواری میں اور وہ بھی اس طرح استعمال کرے کہ دیور جیٹھ اور دیگر غیر مَحارِم تک خوشبو نہ پہنچے۔ شَرعی اِجازت سے باہَر نکلنے پر جو عورت ایسی خوشبو لگاتی ہے کہ غیر مردوں کی توجُّہ کا باعِث بنے اس کو تو ڈر جانا چاہئے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو مُوسیٰ اَشعَرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''جب کوئی عورت خُوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تا کہ اس کی خُوشبو پائی جائے تو یہ عورت زانیہ ہے۔'' (سُنَنُ النَّسائی ج ۸ ص ۱۵۳)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

خوشبو لگانے والی عورت کی حکایت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عَہدِ مبارک میں ایک عورت گزر رہی تھی جس کی خوشبو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو مارنے کے لئے دُرَّہ اُٹھایا اور فرمایا، ''تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی مَہک مَردوں کو محسوس ہوتی ہے (اگر بضرورت نکلنا بھی ہو تو) خوشبو لگا کر نہ نکلا کرو۔''

(مُصَنَّف عبدُالرَّزّاق، ج ٤، ص ٢٨٤، حدیث ٨١٣٧، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پُرکَشِش بُرقَع

سُوال: اسلامی بہن جدید ڈیزائن والا موتی پَرَویا ہوا پُرکَشِش بُرقع پہن کر باہَر نکلے یا نہ نکلے؟

جواب: اس میں سراسر فِتنہ ہے کہ دل کا رَوگی بُرقَع کو تاڑے گا۔ یاد رکھئے! عورت کا بُرقَع جتنا پُرکَشِش اور ڈیزائن دار ہوگا اُتنا ہی فتنے کا اِمکان بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ **مُفَسِّر** شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: عورَت کو لازم ہے کہ لباسِ فاخرہ عمدہ بُرقع اوڑھ کر باہَر نہ جائے کہ **بھڑکدار بُرقع پردہ نہیں بلکہ زِینت ہے۔**

(مراٰۃ ج ۵ ص ۱۵)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

سوال: عورت سفید یا خوبصورت فلاور چادر کے ذَرِیعے اگر مکمّل جسم چُھپا کر نکلے تو؟

جواب: چادر میں کسی طرح کی کشِش نہیں ہونی چاہئے۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمانِ عالی کا خُلاصہ ہے کہ عام عورتیں جو جاذِبِ نظر چادر و نِقاب اَوڑھتی ہیں یہ ناکافی ہے۔ بلکہ جب وہ سفید چادر اَوڑھتی یا خوبصورت نِقاب ڈالتی ہیں تو اس سے شَہوت کو مزید تحریک ہوتی ہے کہ شاید منہ کھولنے پر وہ اور زیادہ حسین نظر آئے پَس سفید چادر اور خوبصورت نِقاب و بُرقع پہنے ہوئے باہَر جانا عورت کے حق میں حرام ہے۔ جو عورت ایسا کرے گی گنہگار ہوگی اور اس کا باپ، بھائی، شوہر جو اسے اسکی اجازت دے گا وہ بھی اس کے ساتھ گناہ میں شریک ہوگا۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۵۶۰)

مَدنی بُرقَع

سوال: تو پھر بُرقع کیسا ہو؟

جواب: موٹے کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا اور بھَدّے رنگ کا خیمہ نُما سادہ سا برقع ہو، ”جس کو پہننے والی کے بارے میں اندازہ لگانا دشوار ہو جائے کہ یہ جوان ہے یا بوڑھی۔“

اسلامی بہنوں کو تنبیہ

مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) آج کل کے حالات کا مکمّل اِحساس ہے مگر میں نے اَحکامِ شَرِیعت عَرض کئے ہیں تاکہ شَرْعی پردہ کا صحیح اسلامی نظریہ سامنے آجائے اور ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ **ہمیں شَریعت کے پیچھے چلنا ہے، شَرِیعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی**۔ اسلامی بہنوں سے **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کسی کو بھی حقیقی **مَدَنی بُرقع** پہننے پر مجبور نہ کریں کہ گھروں میں سختیاں بَہُت زیادہ ہیں، شَرِیعت و سنّت کے اَحکامات پر عمل کرنے والوں اور والیوں کے ساتھ آج کل ظالم مُعاشَرہ بے حد نارَوا سُلوک کرتا ہے، جس کے سبب اکثر اسلامی بہنیں ہمّت ہار جاتی ہیں۔ آپ کی تنقید سے ہوسکتا ہے کوئی اسلامی بہن موجودہ مُعاشَرے کے ہاتھوں مجبور ہو کر **مَدَنی ماحول** ہی سے محروم ہو جائے۔ نیز کتنی ہی پُرانی اسلامی بہن ہو اور وہ کیسا ہی خوبصورت بُرقع پہنے یا میک اپ کرے اُس پر طنز کر کے اس کی دل آزاری نہ کریں کہ بلا مَصْلَحَتِ شَرْعی مسلمان کا دل دُکھانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

مَحلّہ میں بُرقع کھولدینا کیسا؟

سُوال: بعض اِسلامی بہنیں اپنی بلڈنگ یا گلی وغیرہ میں پہنچتے ہی گھر میں داخل

ہونے سے قَبل بُرقَع اُتار دیتی ہیں۔ کیا یہ مناسِب ہے؟

جواب: جب تک گھر کے اندر داخِل نہ ہو جائیں اُس وَقت تک بُرقع تو بُرقع چہرہ سے نِقاب بھی نہ ہٹائیں کہ گلی اور بِلڈنگ کی سیڑھیوں وغیرہ پر بھی نامَحرم افراد ہوسکتے ہیں اور ان سے پَردہ کرنا ضَروری ہے۔

مَدَنی بُرقع میں گرمی لگتی ہو تو.......؟

سُوال: گرمیوں کے موسِم میں مَدَنی بُرقع پہن کر یا موٹی چادر میں بدَن چُھپا کر باہَر نکلنے سے گرمی لگتی ہو، شیطٰن وَسوَسے ڈالتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: شیطانی وسوسوں کی طرف توجُّہ نہ دینا بھی دافِعِ وسوسہ ہے۔ ایسے مواقع پر موت، قَبْر وحَشر اور جہنَّم کی سخت گرمی کو یاد کیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَرْعی پردے کی وجہ سے لگنے والی گرمی پُھول معلوم ہوگی۔ ہو سکے تو اِس واقِعہ کو یاد فرما لیا کریں: غَزوَۂ تبوک میں مَوسِم سخت گرم تھا، اِس موقع پر مُنافِقین بولے: لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اس گرمی میں نہ نکلو۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا، قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ (اے محبوب!) تم فرماؤ جہنَّم کی آگ سب سے سخت گرم ہے۔ (پارہ ۱۰ التوبہ ۸۱) خدا کی قسم! مَدَنی بُرقع کی گرمی بلکہ دنیا کی بڑی سے بڑی آگ بھی نارِ جہنَّم کے مقابلے میں کچھ نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

آقا تپتے ہوئے صحرا میں

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا **ابو خَیْثَمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ تو دیکھئے! **غزوہ تبوک** کے موقع پر (آپ کسی اور مقام سے جب) سفر سے دوپہر کے وَقت اپنے باغ میں تشریف لائے وہاں دیکھا کہ ٹھنڈا پانی، گَرما گَرم روٹیاں اور خوبصورت بیویاں حاضر ہیں۔ فرمایا، انصاف کے خلاف ہے کہ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **تبوک کے تپتے ہوئے صَحرا میں ہوں اور میں باغ کے اندر گرم روٹیاں اور ٹھنڈا پانی استعمال کروں!** (دُور دراز کے سفر اور تھکن اور سخت گرمی کے باوُجُود) اپنے گھر میں داخِل ہوئے بغیر ہی تلوار لے کر چل پڑے اور سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے قدموں میں حاضِر ہوگئے۔ یہی وہ حضرات ہیں جن کے صَدْقے میں ہم جیسے لاکھوں گنہگار بخشے جائیں گے۔ اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (نور العرفان ص ۳۱۸ روح البیان ج ۳ ص ۴۷۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بالوں کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: اسلامی بہن کے جو بال کنگھی وغیرہ کے ذَرِیعے جُدا ہوں ان کا کیا کرے؟

جواب: ان بالوں کو چُھپا دے یا دَفن کر دے۔ جن کے گھروں میں نَرم زمین یا باغیچہ ہوتا ہے اُن کیلئے یہ کام بہُت آسان ہے۔ صَدرُ الشَّریعہ بَدرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "جس عُضْو کی طرف نَظَر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن سے جُدا ہو جائے تو اب بھی اسکی طرف نَظَر کرنا ناجائز ہی رہیگا۔ غُسل خانہ یا پاخانہ میں مُوئے زیرِ ناف مُونڈ کر بعض لوگ چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا دُرُست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈالدیں کہ کسی کی نَظَر نہ پڑے یا زمین میں دَفن کر دیں۔ عورتوں کو بھی لازِم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چُھپا دیں کہ ان پر اَجنبی (یعنی غیر مرد) کی نَظَر نہ پڑے۔" (مُلَخصاً بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۰۔۸۱ بریلی شریف)

بالوں کے بارے میں اِحتیاطیں

آج کل شاید ناقص غِذاؤں اور طرح طرح کے کیمیاوی صابنوں اور شیمپوؤں وغیرہ کے سبب بال جھڑنے کی شکایت عام ہے، جس کے گھر میں نامَحرم ساتھ رہتے ہوں یا مہمانوں کی آمد و رفت ہو اُن اسلامی بہنوں

کو حمّام وغیرہ سے اپنے بال چُن لینے میں زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ نیز جب بھی غسل سے فارغ ہوں صابن پر چپکے ہوئے بال بھی نکال لیا کریں۔ غسل کے بعد اسلامی بھائیوں کو بھی اپنے بال نکال لینے چاہئیں کیوں کہ ہو سکتا ہے پردے کے حصّے یعنی رانوں وغیرہ کے بال بھی صابن پر چپکے ہوئے ہوں۔

عورت کا سر مُنڈوانا

سُوال: عورت کا سر مُنڈوانا کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ٦٦٤ ملخصاً)

عورت کا مردانہ بال کٹوانا

سُوال: عورت کا مردوں کی طرح بال کٹوانا کیسا؟

جواب: ناجائز و گناہ ہے۔ (الدر المختار و ردالمحتار ج ۹ ص ٦٧١ ملخصاً)

وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی

غالباً شعبانُ المُعظّم ۱٤۱٤ھ کا آخری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں مُنعَقِد ہونے والے ایک عظیم الشّان سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی

اچانک فوت ہوگئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہوکر پلٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہَم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مَیِّت کے ساتھ قَبْر میں دَفن ہوگیا ہے۔ چُنانچہ باَمرِ مجبوری دوبارہ قَبْر کھودنی پڑی، جوں ہی قَبْر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ **جس جوان لڑکی کو ابھی ابھی ہم نے ستھرے کفن میں لپیٹ کر لِٹایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے۔** یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگّی بندھ گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بِغیر جُوں تُوں مِٹّی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آکر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جُرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جُرم تو نہیں تھا، البتّہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتِقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورَتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو — تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی — سانپ بچھو دیکھ کر چلّاؤ گی

کمزور بہانے

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ وحشت نشان پڑھ کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اس طرح کے حیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رِشتہ بھی نہیں بھیجتا وغیرہ وغیرہ۔ **کیا خاندانی رَسْم و رَواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر وجہنّم سے نجات دلادیں گی؟** کیا آپ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح کی کھوکھلی مجبوریاں بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں بے پردگی سے توبہ کرنی ہو گی۔ **یاد رکھیے!** لوحِ محفوظ پر جس کا جوڑا جہاں لکھا ہوتا ہے وہیں شادی ہوتی ہے۔ اور نہیں لکھا ہوتا تو شادی نہیں ہوتی جیسا کہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی

ہیں بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ **دلہن** اپنی ''رخصتی'' سے قبل ہی موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حُجرۂ عُروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ وتاریک **قبر** میں اتار دیا جاتا ہے۔

تُو خوشی کے پھول لے گی کب تلک؟
تُو یہاں زندہ رہے گی کب تلک؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورَت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟

سُوال: اسلامی بہن کا اپنے کپڑے کی سِلائی کے لئے اجنبی مرد درزی کو اپنے بدن کے ذَرِیعے ناپ دینا کیسا ہے؟

جواب: حرام اور **جہنَّم** میں لے جانے والا کام ہے۔ **درزی** بھی سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ کیوں کہ نگاہیں جمائے اور بدن پر ہاتھ لگائے بغیر ناپ نہیں لیا جاسکتا۔ ممکن ہو تو اسلامی بہن ہی سے کپڑے سلوائے، یہ نہ ہوسکے تو پھر گھر کی خاتون ناپ لے اور کوئی مَحرم جا کر **درزی** کو سِلوانے کیلئے دے آئے۔ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے باہَر نہ دوڑتی پھرے۔ صِرف شَرعی مَصلَحت کی صورت میں پردے کی تمام

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

قُیُودات کے ساتھ باہَر نکلے۔

ہِیجڑے سے بھی پردہ

سُوال: کیا اسلامی بہن کا ہجڑے سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ہیجڑا بھی مرد ہی کے حکم میں ہے۔ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''ہیجڑا مَرد ہے. جماعت میں یہ مَردوں ہی کی صَف میں کھڑا ہوگا''۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۱۷۰ مُلَخَّصاً)

دُلہن کے قدموں کا دھوون چھڑکنا کیسا؟

سُوال: دُلہن کے پاؤں دھو کر اس کا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چِھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دُلہن کو بیاہ کر لائیں تو مُستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اِس سے بَرَکت ہوتی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۲ ص ۵۹۵)

نظر کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: سُنا ہے عورت پر جو پہلی نظر پڑی وہ مُعاف ہے یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جواب: وہ پہلی نظر مُعاف ہے جو عورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی۔ قصداً ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ مَردوں کو نگاہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ ۱۸ سورۃُ النُّور کی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ ۱۸ النور ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

عورتوں کیلئے ارشادِ قرآنی ہے:۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (پ ۱۸ النور ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

"مدینہ" کے پانچ حُروف کی نسبت سے نظر کے بارے میں پانچ احادیثِ مبارکہ

نظر پھیر لو

﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے اچانک **نظر** پڑ جانے کے مُتَعلِّق جب دریافت کیا،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم رسلین (علیہم السلام) پر دُرودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تو ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔ (صحیح مسلم ص ١١٩٠ حدیث ٢١٥٩)

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

﴿٢﴾ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکریم سے فرمایا، ایک **نظر** کے بعد دوسری **نظر** نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی **نظر** جائز ہے اور دوسری **نظر** جائز نہیں۔

(سننُ ابی داوٗد ج ٢ ص ٣٥٨ حدیث ٢١٤٩)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

﴿٣﴾ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے، جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلا قصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے اللہ تعالیٰ اُسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا، جس کی وہ لذّت پائے گا۔

(المسند الامام احمد بن حنبل ج ٨ ص ٢٩٩ حدیث ٢٢٣٤١)

ابلیس کا زَہرِیلہ تیر

﴿٤﴾ اللّٰہ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجلّ وصلّی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کا فرمانِ حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قُدسی ہے، **نظر** اِبلیس کے تیروں میں سے ایک زَہر میں بُجھا ہوا تیر ہے پَس جو شخص میرے خَوف سے اسے تَرک کردے تو میں اسے ایسا **ایمان** عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

(المعجم الکبیر ج ۱۰ ص ۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

﴿۵﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل کرتے ہیں، ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔'' (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں، عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت **آگ کی سَلائی** پھیری جائیگی۔

(بحر الدُّمُوع ص ۱۷۱)

نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

حُـجَّۃُ الْاِسـلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادِر نہیں ہوتا وہ اپنی شَرمگاہ کی حِفاظت بھی نہیں کرسکتا'' ۞ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اپنی نظر کی حفاظت کرو یہ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، فتنے کیلئے یہی کافی ہے'' ۞ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے پوچھا گیا کہ زِنا کی اِبتِدا کیسے ہوتی ہے؟ آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، ''دیکھنے اور خواہش کرنے سے'' ۞ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''شیطان کہتا ہے نظر میرا پُرانا تیر اور کمان ہے جو خطا نہیں ہوتا۔'' (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۵) ۞ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''پہلے نظر بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے پھر سِتر بہکتا ہے۔'' (انوار رضا ص ۳۹۱ مُلَخَّصاً) ۞

یقیناً **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** لگانے ہی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

حضرتِ سیِّدُنا علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے۔

(احیاء العلوم ج ٣ ص ١٣١)

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟

سوال: اگر کسی کی آنکھ بہک جائے اور عورت سے بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے۔

جواب: فوراً آنکھوں کو بند کر لے یا نظر وہاں سے ہٹا لے اور ممکن ہو تو وہاں سے ہٹ جائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بصد ندامت گڑگڑا کر توبہ کرے اور اول آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَآءِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ یعنی اے اللہ عزوجل میں عورت کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ مِٹانے کا نُسخہ

جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو کوئی نیکی کر لینی چاہیے مَثَلاً دُرُود شریف، کلمۂ طیبہ وغیرہ پڑھ لے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **ابوذر غفاری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے نصیحت کرتے ہوئے **سلطانِ دوجہان**، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

فرمایا، جب بھی تجھ سے کوئی بُرا عمل سرزد ہو جائے، پھر تو اس کے بعد کوئی نیک کام کرلے، تو یہ نیکی اس بُرائی کو مِٹا دے گی۔ میں نے عَرض کی، "یا رسولَ اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم)! کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟" فرمایا، یہ تو افضل ترین نیکی ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل ج۸ ص ۱۱۳ حدیث ۲۱۵۴۳)

توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کُفر ہے

یہ حدیثِ پاک پڑھ کر معاذَاللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہُت زبردست نُسخہ ہاتھ آگیا! اب تو خوب گناہ کرتے رہیں گے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا کریں گے تو مٹ جائیں گے۔ خدا عزوجل کی قسم ! یہ شیطان کا بہُت بڑا اور بُرا وار ہے۔ اِس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ اَشَدّ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نورُ العِرفان ص ۳۷٦ پر سورۂ یوسُف کی آیت نمبر ۹ کے تَحت فرماتے ہیں، "**توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کُفر ہے۔**" یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصِل کریں۔ جو بعد میں مُعافی مانگ لینے کے ارادے سے بِغیر اجازت دوسروں کی چیزیں استِعمال کرڈالتے ہیں۔ توبہ کیلئے نَدامت بہُت ضَروری ہے۔ نَدامت کے بھی کیا خوب

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم): مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

انداز ہوتے ہیں چنانچہ

ایک آنکھ والا آدمی

حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا **موسیٰ کلیمُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے زَمانے میں ایک مرتبہ قَحْط پڑا، لوگوں نے آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بارگاہ میں درخواست کی، **یاکلیمَ اللہ!** دعاء فرمایئے تاکہ بارِش ہو۔ آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ پہاڑ پر چلو۔ سب لوگ ساتھ چل پڑے تو آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِعلان فرمایا: ''میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے کوئی گناہ کیا ہو۔'' یہ سن کر سارے لوگ واپَس چلے گئے صِرف **ایک آنکھ والا** ایک آدمی ساتھ چلتا رہا۔''

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے میری بات نہیں سنی؟ عرض کی، سنی ہے۔ فرمایا، کیا تم بالکل بے گناہ ہو؟ عَرض کی، **یاکلیمَ اللہ!** مجھے اپنا اور کوئی جُرم تو یاد نہیں، البتّہ ایک بات کا تذکِرہ کرتا ہوں، فرمایا، وہ کیا؟ عَرض کی، ایک دن میں نے گزر گاہ پر کسی کی قِیام گاہ میں **ایک آنکھ** سے جھانکا تو کوئی کھڑا تھا۔ کسی کے گھر میں اس طرح جھانکنے کا مجھے بَہُت قَلَق (یعنی صدمہ) ہوا میں خوفِ خدا

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عزوجل سے لرز اُٹھا، **مجھ پر ندامت غالِب آئی اور جس آنکھ نے جھانکا تھا اُس کو نکال کر پھینک دیا!** ارشاد فرمایئے! اگر میرا وہ عمل گناہ ہے تو میں بھی چلا جاتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس کو ساتھ لے لیا۔ پھر پہاڑ پر پہنچ کر دُعاء مانگی، ''اے قُدُّوس عزوجل! اے قُدُّوس عزوجل! تیرا خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور اور بُخْل تیری صِفت نہیں، اپنے فضل وکرم سے ہم پر پانی برسادے۔'' فوراً بارِش ہوگئی اور دونوں حضرات بھیگتے ہوئے پہاڑ سے واپَس تشریف لے آئے۔ (روض الریاحین ص ١٦٤) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

معلوم ہوا کہ گناہ پرندامت بہُت اَہَمِیَّت رکھتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٩٢ حدیث ٤٢٥٢ دار المعرفہ بیروت) آہ! ہم دن میں بیسیوں، سینکڑوں، ہزاروں گناہ کرتے ہیں مگر ندامت تو کُجا ہمیں اِس کا اِحْساس تک نہیں ہوتا۔

کوئی ہفتہ، کوئی دن یا کوئی گھنٹہ مرا بلکہ کوئی لمحہ گناہوں سے نہیں خالی گیا ہوگا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بَہُت سے **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں۔ مَثَلاً اِجتِماعی طور پر دُعاء کرنا یہ اَنْبِیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ گناہ کرنے والوں کو بھیج دیا گیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ قَبولیّتِ دُعا میں گناہ رُکاوٹ ہیں۔

کسی کے گھر میں مت جھانکئے

سُوال: کیا کسی کے گھر میں جھانکنا گناہ ہے؟

جواب: جی ہاں کسی کے گھر میں قصداً **جھانکنا** گناہ ہے۔ ہاں اگر دروازہ پہلے ہی سے کُھلا ہو اور بے اختیار کسی کی نظر پڑ گئی تو گناہ نہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اب اِس اَمر کی طرف اکثر مسلمانوں کی توجہ ہی نہیں۔ لوگ گھروں کے دروازوں میں بلا جھجک **جھانکتے** ہیں، حتّٰی کہ دروازہ کُھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر **جھانکتے** ہیں، دراڑ میں سے **جھانکتے** ہیں، کھِڑکی میں سے **جھانکتے** ہیں، پردہ ہٹا کر **جھانکتے** ہیں اور اس بات کی مُطلَقاً پرواہ نہیں کرتے کہ کسی کے گھر میں بلا اجازتِ شَرْعی **جھانکنا** گناہ ہے۔

آنکھ پھوڑ ڈالنے کا اختیار

سُوال: اگر دستک دینے کے باوُجُود جواب نہ ملے تو کیا اب بھی گھر میں نہیں جھانک سکتے؟

جواب: نہیں جھانک سکتے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اجازت ملنے سے پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سِتر کو دیکھا اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اُس کی آنکھ پھوڑ دی تو اُس (آنکھ پھوڑ ڈالنے والے) پر کچھ بھی نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر غیرت نہ کھاتا۔ کسی ایسے دروازے پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اُس کی نظر (بلا قصد) گھر والے کی عورت پر پڑ گئی تو اِس کی خطا نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔

(سننُ الترمذی ج ٤ ص ٣٢٤ حدیث ٢٧١٦ دارالفکر بیروت)

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سُوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضَروری ہے؟

جواب: اِس کی صورتیں ہیں مَثَلاً مَرد کا مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ)

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

اَمْرَد ہو اور اُس کو دیکھنے سے شَہوت آتی ہو (یا اجازتِ شَرعی سے مَرد اَجنبِیہ سے یا عورت اجنبی مَرد سے بات کر رہی ہو) تو اِسی طرح نیچی نظر رکھ کر گفتگو کرے کہ اُس کے چِہرے بلکہ بدن کے کسی عُضْو حتّٰی کہ لباس پر بھی نظر نہ پڑے۔ اگر کوئی مانِعِ شَرْعی (یعنی شَرْعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مُخاطب کے چِہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شَرْعاً کوئی حَرَج نہیں۔ اگر نِگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیّت سے ہر ایک سے نیچی نظر کئے بات کرنے کا معمول بنائے تو بَہُت ہی اچّھی بات ہے کیوں کہ مُشاہَدہ یِہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نِگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے اَمرَد یا اَجنَبِیّہ سے بات کرتے وَقت نیچی نگاہیں رکھنا سَخت دشوار ہوتا ہے۔

نگاہِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ادائیں

سُوال: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

جواب: حضرتِ علّامہ قَسْطَلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: (۱) جب سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے (۲) مبارک نظریں حیا سے اکثر نیچی رہتی تھیں (۳) نظر شریف آسمان کے بجائے زیادہ تر زمین کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

طرف ہوتی تھی ❁ اکثر آنکھ مبارک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے ❁ کسی چیز کو دیکھنے کے لئے اپنی گردن شریف کو دائیں یا بائیں نہ موڑا کرتے تھے کہ ایسا کم عَقل اور گھٹیا آدمی کرتا ہے بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم آگے یا پیچھے پورے گھوم جاتے تھے۔ یہ ابنِ اثیر کا قول ہے۔ ❁ جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو اپنی نگاہ پست (یعنی نیچی) فرمالیا کرتے تھے ❁ بلا ضرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرتے تھے، بس ہمیشہ عالِم الغَیب جلّ جلالُہٗ کی طرف مُتوَجِّہ رہتے، اُسی کے یاد میں مشغول اور آخِرت کے مُعامَلات میں غور و تفکُّر فرماتے رہتے۔

(شرح الزُّرقانی ج ٥ ص ٢٧٢)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

عشقِ مَجازی کے مُتَعلِّق سُوال جواب

سُوال: جو نہ چاہتے ہوئے بھی بغیر کسی غیر شَرْعی حَرکت کے اِتِّفاقیہ **عشقِ مجازی** میں مُبتَلا ہو جائے کیا وہ گنہگار ہے؟

جواب: نہیں۔ کیوں کہ اِس میں اس کا اختیار نہیں۔

سُوال: تو اب مریضِ عشق کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: صَبْر کر کے اَجْر کمانا چاہئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

سوال: واہ! عشقِ مجازی کے ذَرِیعے ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے!

جواب: کیوں نہیں۔ یہ بات یاد رکھئے کہ بے اختیار **عشق** ہوجانے کی صُورت میں بھی ثواب پانے کیلئے شَرِیعت کی پاسداری ضَروری ہے۔ مَثَلاً اگر مرد کی کسی غیر عورت پر اچانک نظر پڑ گئی اور فوراً نظر ہٹالینے کے باوُجود اگر وہ دل میں گڑ گئی اور اس کے بعد نہ قصداً اس کا تصوُّر جمایا نہ ہی اِرادۃً اُس کو دیکھا، نہ کبھی اُس سے ملاقات کی، نہ ہی فون پر بات کی، نہ اُس کو عِشقیہ خط لکھا اور نہ ہی کبھی کوئی تُحفہ بھجوایا **اَلْغَرَض** اُس ہوجانے والے غیر اِختیاری **عشقِ مَجازی** کو ایسا چُھپایا کہ کسی دوسرے پر کُجا خود اُس لڑکی کو بھی پتا نہ چلنے دیا تو ایسا ''عاشِقِ صادِق'' اگر عِشق میں گُھل گُھل کر مَر جائے تو **شہید** ہے۔ چُنانچہ **راحتُ الْعاشِقین، مُرادُ الْمُشتاقِین، شَمْسُ الْعارِفین، سِراجُ السّالِکین، خاتِمُ النَّبِیّٖن،** جنابِ **رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے، **جو کسی پر عاشِق ہوا اور اُس نے پاکدامَنی اِختیار کی اور عشق کو چُھپایا پھر اسی حال میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا** (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۱۸۵ رقم ۷۱۶۰) دیکھا آپ نے! **عاشِقِ صادِق** کیلئے یہ شرائط ہیں کہ پاکدامَنی اختیار کرے اور اپنے عشق کو چُھپائے رکھے تب وہ عشق میں مرا

تو شہید ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیعہ بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہارِ شریعت حصہ ٤ کے اندر **شہید کا بیان** میں شہادت کی 36 اَقسام بیان کی ہیں اُن میں 16 نمبر یہ ہے، (وہ بھی شہید ہے جو) **عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چُھپایا ہو۔**

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٧٣ مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف)

عاشِق و مَعشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: تو کیا عاشِق و معشوق کو آپس میں شادی کی شَرْعاً مُمانَعت ہے؟

جواب: اگر کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو تو شادی کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے! شادی سے قبل مُلاقات، خط و کتابت، فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ اپنے مجازی عشق کے لئے مَعاذَ اللہ عزّوجل حضرت سیِّدُنا **یوسُف** علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے قصّے کو دلیل بنانا سخت جہالت و حرام ہے۔ یاد رہے! **عشق** صِرف **زُلیخا** کی طرف سے تھا، حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اِس سے پاک تھا۔ ہر نبی معصوم ہے۔

غیر شَرْعی عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

سُوال: آج کل **عشقِ مجازی** میں شَرِیعت کی کافی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اِس

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کی وجہ؟

جواب: اِس کی سب سے بڑی وجہ آج کل مسلمانوں میں اکثر اسلامی معلومات کی کمی اور شَرعی اَحکامات پر عمل سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ T.V.، V.C.R. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلمیں، ڈرامے دیکھکر یا عشق بازیوں کی مُبالغہ آمیز اخباری خبروں نیز جَریدوں، ناوِلوں اور بازاری ماہناموں میں فرضی عِشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالج یونیورسٹی کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر، نامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلْط ملط ہوکر آپسی بے تکلُّفی کے دَلدَل کے اندر اُتر کر اکثر کسی نہ کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرنے کی خطا کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر عُموماً گناہ وعِصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادُلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بعدہٗ اخبار میں ان کے اشتہار چَھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ''کورٹ مَیرج'' کی ترکیب بنتی ہے تو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

مَعاذَاللّٰہ کبھی یوں ہی بِغیر نِکاح کے...... نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آئے دن اَخبارات میں چَھپتی رہتی ہیں۔ آپ کی عبرت کیلئے بروز پیر شریف ۹ جمادِی الاُولیٰ ۱۴۲۷ھ (5.6.2006) کو اخبار جنگ کی طرف سے انٹرنیٹ پر لگنے والی ایک خبر مرنے والیوں کے نام نکالکر معمولی تَصَرُّف کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودکُشی

"پاکستان کے صُوبۂ پنجاب کے ایک شہر میں تین نوجوان بہنوں نے زَہریلی گولیاں کھا کر اِجتماعی خودکُشی کر لی۔ 17 سالہ بہن فرسٹ ایئر، 19 سالہ بہن تھرڈ ایئر اور 26 سالہ بہن ایم اے کی طالِبہ تھی۔ رات گئے ان کا اپنی والِدہ کے ساتھ **پسند کی شادی** اور مَعاشی مسائل پر جھگڑا ہوا تھا اور وُرَثاء کے مطابِق تینوں بہنوں کے مابَین تَلخ کلامی ہوتی رہتی تھی۔ **والِدہ ان کے رِشتے اپنی پسند کے مطابِق کرنا چاہتی تھی۔** گزَشتہ شب بھی مَعاشی مسائل اور ان کے **رِشتوں** کی وجہ سے ان کی اپنی والِدہ کے ساتھ تَلخی ہوئی۔ رات کو تینوں نے ایک کمرے میں بند ہو کر زَہریلی گولیاں کھالیں۔ انہیں طِبّی امداد کیلئے ضِلعی ہیڈ کوارٹر اسپتال جو ہر

آباد پہنچایا گیا۔ جہاں وہ تقریباً نِصف گھنٹہ موت و حیات کی کشمکش میں مُبتَلا رہنے کے بعد دم توڑ گئیں۔ تینوں بیوہ ماں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ ان کی نعشوں کا پوسٹ مارٹم 8 گھنٹے بعد ہوا۔ تینوں بہنوں کو ہزاروں اَفراد کی موجودگی میں آہوں سِسکیوں میں سُپُردِ خاک کر دیا گیا۔" اخبار میں دیئے ہوئے ناموں سے اندازہ ہوا کہ یہ مسلمان تھیں اِس لئے دعاء ہے، **یا اللہ** عزوجل ہماری، ان تینوں مرحومہ بہنوں کی اور مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی تمام اُمّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

ناکامانِ عِشق کی خود کُشیاں

"روزنامہ نوائے وقت" (کراچی 4 اگست 2004ء) کی دو مزید خبریں مُلاحَظہ فرمایئے ﴿۱﴾ "پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زَہر پی لیا" ﴿۲﴾ "مَحَبَّت میں ناکامی پر داد و (سندھ) کے نوجوان نے خودکُشی کرلی۔" اِس طرح کی اَموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

عِشقِ مَجازی سے بچنے کا طریقہ

سُوال: عِشقِ مَجازی کے اسباب اور اس سے بچنے کا طریقہ بیان کر دیجئے۔

جواب: عُریانی و فَحاشی، مخلوط تعلیم، بے پردگی، فلم بینی، ناولوں اور اخبارات

کے عِشقیہ وفِسقیہ مُضامین کا مُطالَعہ وغیرہ **عشقِ مجازی** کے اسباب ہیں۔ لاشعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچّے اور بچّیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اِس میں مبتَلا ہو سکتے ہیں۔ والِدَین اگر شُروع ہی سے اپنے بچّوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے بھائی بہنوں تک کی بچّیوں کے ساتھ اور اپنی مُنّیوں کو اِسی طرح دوسروں کے مُنّوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سَعی کریں تو **عشقِ مجازی** سے کافی حد تک چُھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچّوں کو بچپن ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَحَبَّت کا دَرس دینا چاہیے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں مَحَبَّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جاگُزیں ہوگئی تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **عشقِ مجازی** سے محفوظ ہو جائے گا۔

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسولَ اللہ

شادی کتنی عُمر میں ہونی چاہئے؟

سُوال: نکاح کتنی عمر میں کرنا چاہیے؟

جواب: والِدَین کو چاہیے کہ جُوں ہی اولاد بالغ ہو اِن کا نکاح کردے۔ دو

فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مُلاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اُس کا اچھا نام رکھے۔ نیک ادب سکھائے اور جب **بالغ** ہو پھر اُس کا **نکاح** کر دے۔ اگر اس کا نِکاح بُلُوغت کے وَقت (یعنی بالغ ہو جانے کے بعد) نہ کیا اور وہ کسی **گناہ کا مُرتکِب** ہوا اس کا گناہ باپ پر ہوگا (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۰۱ حدیث ۸۶۶۶) ﴿۲﴾ توراۃ میں لکھا ہوا ہے جس کی لڑکی **بارہ سال** کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اگر وہ لڑکی کسی گناہ کو پہنچی تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۰۲ حدیث ۸۶۷۵) **افسوس!** آج کل دُنیوی رسم و رَواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے **عشقِ مجازی** بھی پروان چڑھتا اور بے شمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش! کوئی ایمان افروز رَواج قائم ہو جائے کہ بچّہ اور بچّی جُوں ہی بُلُوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نِکاح ہو جایا کریں کہ اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہمارا مُعاشرہ بے شمار بُرائیوں سے بچ جائیگا۔

جِنّ اگر عورت پر عاشق ہو جائے تو......؟

سوال: جِنّ اگر کسی عورت پر عاشِق ہو جائے اور رقم وغیرہ دے تو کیا کرے؟

جواب: امامِ اہلِ سُنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسی عورت کے مُتعلِّق پوچھا گیا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جب تم رسولوں (علیہم السلام) پر درودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جسے **جِنّ** روپے وغیرہ دے جاتا تھا تو ارشاد فرمایا: ''وہ **جِنّ** جو کچھ اس عورَت کو دیتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زِنا کی **رشوت** ہے۔''

(فتاوی رضویہ جدید ج ۲۳ ص ۵۶۶)

جِنّ اگر عورت کو زبردستی تُحفہ دے تو......؟

سُوال: اگر وہ **جِنّ** عورت کو زبردستی رقم دے تو کیا کرے؟

جواب: اگر وہ لینے پر مجبور کرے (تو) لے کر فُقَراء پر تصدُّق (یعنی خیرات) کر دیا جائے اپنے صَرْف (یعنی استعمال) میں لانا حرام ہے۔ (اَیضاً ص ۵۶۷)

عاشِق و مَعشوق کے تُحْفے کا حُکمِ شَرْعی

سُوال: عاشِق و مَعشوق آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں ان کا کیا حُکم ہے؟

جواب: (یہ رشوت ہے اور)، گناہِ کبیرہ، قَطعی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔ بَحرُ الرائق میں ہے، ''عاشِق و مَعشوق آپس میں ایک دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں وہ **رشوت** ہے، ان کا واپس کرنا واجِب ہے اور وہ مِلکیَّت میں داخِل نہیں ہوتے۔'' (البحرُ الرائق ج ۶ ص ۴۴۱)

ناجائز تُحْفے لوٹانے کا طریقہ

سُوال: اِس طرح کے تحائف جس سے لئے تھے اگر وہ فوت ہو گیا ہو تو اب ان

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

تحائف کا کیا کرے؟ کیا توبہ کر لینے سے تحائف رکھنا جائز ہو جائیگا؟

جواب: بارگاہِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں عُرض کی گئی، کیا سُود اور رشوت کا مال توبہ سے پاک ہو جاتا ہے؟ اور اس کے یہاں نوکری کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اِس سُوال کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، زَبانی توبہ سے حرام مال پاک نہیں ہو سکتا بلکہ توبہ کے لئے شَرط ہے کہ جس جس سے لیا ہے واپَس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو دے، پتا نہ چلے تو اُتنا مال تصدُّق (یعنی خیرات) کر دے، بے اس کے گناہ سے بَراءَت (یعنی چھٹکارا) نہیں۔ اس کے یہاں نوکری کرنا تنخواہ لینا، کھانا کھانا جائز ہے جبکہ وہ چیزیں جو اسے دے اُس (چیز) کا بعینہٖ مالِ حرام ہونا نہ معلوم ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۴۴)

اَمرَد کو تُحفہ دینا کیسا؟

سُوال: مَرد کا شہوت کی وجہ سے **اَمرَد** سے دوستی رکھنا اور اُس کو مزید ہلانے کیلئے تُحفہ و دعوت کا سلسلہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی دوستی ناجائز و حرام ہے بلکہ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''اَمرَد کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔'' (تفسیرات

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم): مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

احمدیہ ص ۵۵۹ پشاور) اور شہوت کی وجہ سے **اَمرَد** کوتحفہ دینا یا اُس کی دعوت کرنا بھی حرام اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے۔

عورَت نامَحْرم کو تُحْفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سُوال: اسلامی بہن اپنے نامَحرم رِشتے دار مَثَلاً بہنوئی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نِیَّتِ صالحہ کے ساتھ کسی مَحرم کے ذَرِیعے تُحفہ بھجوا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجوا سکتی۔ تُحفہ کی تاثیر عَجیب ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ تحفہ ''حکیم (یعنی عقلمند ودانا) کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔'' (الفردوس بماثور الخطاب ج ٤ ص ٣٣٥ حدیث ٤٩٤٩) ایک اور حدیثِ مبارک میں ہے، ''تُحفہ دو مَحَبّت بڑھے گی۔'' (السنن الکبری للبیهقی ج ٦ ص ٢٨٠ حدیث ١١٩٤٦) بہر حال عورت کو اپنے نامَحرم رشتے دار کے دل میں مَحَبّت کی جڑیں اُستوار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

سُوال: بعض عِشقی مزاج لوگ بے باکی کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کا حوالہ دیتے ہیں ان کو کیا جواب دیا جائے؟

جواب: یقیناً وہ عاشِقانِ نادان سخت خطا پر ہیں۔ اپنے نَفس کی شرارتوں کے مُعامَلے شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بارے میں زَبان کھولنا انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یادر کھئے! نبی عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ادنیٰ گستاخی بھی کُفر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **اللہ** عزوجل کے نبی تھے اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حرکت صادر نہیں ہوسکتی۔ چُنانچہ **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۱۲ سورۂ یوسُف کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ
(پ ۱۲ یوسف ۲٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب عزوجل کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے **نُفُوسِ** طاہرہ کو اَخلاقِ ذَمیمہ واَفعالِ رَذیلہ (یعنی مذموم اَخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدّسہ پر اُن کی خلقت فرمائی ہے اسلئے وہ ہر ناکردَنی (یعنی ہر بُرے) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وَقت زُلیخا آپ علیہ السلام کے دَرپے ہوئی اُس وَقت آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے والدِ ماجِد حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیکھا کہ انگشتِ مبارَک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اِجتناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔ (خزائنُ العرفان ص ۳۸۰)

حقیقت یہی ہے کہ عِشق صِرف زُلیخا کی طرف سے تھا حضرتِ سیِّدُ نا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اس سے قطعاً یقیناً پاک تھا۔ پارہ ۱۲ سورۂ یوسف آیت نمبر ۳۰ میں شُرَفائے مِصْر کی بعض عورتوں کا قول اِس طرح نقْل کیا گیا ہے:

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾

(پ ۱۲ یوسف ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی (یعنی زُلیخا) اپنے نوجوان (یعنی حضرت یوسُف) کا دل لبھاتی ہے، بیشک ان (یعنی حضرت یوسُف) کی مَحبَّت اس (یعنی زُلیخا) کے دل میں پَیر گئی (سماگئی) ہے، ہم تو اسے (یعنی زُلیخا کو) صَریح خُود رَفتہ (یعنی عشق میں بے قرار) پاتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''زُلیخا کو رغبت تھی مگر حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام طاقت وقدرت رکھنے کے باوُجُود اِس (یعنی زُلیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ کریم میں آپ کے باز رہنے کے عمل کو خوب سَراہا۔''

(اِحْیاءُ العلوم ج ۳ ص ۱۶۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

زُلَیخا کی داستان

سوال: ''زلیخا کی داستان'' بھی سنا دیجئے تا کہ حضرتِ سیِّدُ نا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّناوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بارے میں پھیلائی جانے والی غَلَط فہمیوں کا بھی اِزالہ کیا جاسکے۔

جواب: زُلیخا کا قصہ بڑا عجیب ہے، **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی تفسیر'' سورۂ یوسُف ''میں بیان کردہ انتِہائی طویل قصے کو سَمیٹ کر عَرض کرنے کی سَعی کرتا ہوں: **زُلیخا** ایک مغربی بادشاہ **طیموس** کی انتہائی خوبصورت شہزادی تھی۔ نَو برس کی عمر میں اِس نے جب **خواب** میں پہلی بار حضرتِ سیِّدُ نا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّناوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دیدار کیا تو اسی وَقت آپ عَلٰی نَبِیِّناوَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دیوانی ہوگئی۔ **حُسنِ یوسُف** علیہ السلام کی بھی کیا بات ہے؟ **جب آپ** علیہ السلام **کو بازارِ مصر میں لایا گیا تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے حقیقی حُسنِ یوسُف سے پردہ اُٹھادیا، لوگ دیدار کیلئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اِس اِزْدِحام** (اور دھکا پیل) **میں 25 ہزار مرد و عورت ہلاک ہوگئے۔ حُسنِ یوسُف کی تاب نہ لاکر** (مزید) **پانچ ہزار مرد اور 360 کنواری عورَتوں نے دم توڑ دیا۔** زُلیخا جو کہ بُت پرست تھی اُس نے حضرتِ سیِّدُ نا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسّلام کو پانے کیلئے بہت جتن کئے حتّٰی کہ مُرُورِ زمانہ کے سبب بوڑھی، اندھی اور کنگلی ہوگئی۔ جب حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام مِصر تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام اپنے لشکروں سمیت اِستِقبال کیلئے نکلے۔ زُلیخا بھی ایک عورت کا ہاتھ پکڑے راہ میں کھڑی تھی اور اُس سے کہہ رکھا تھا جوں ہی حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام گزریں مجھے خبر کر دینا۔ اُس نے جب خبر دی تو زُلیخا نے حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام کو پکارا۔ مگر آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام کی توجُّہ شریف نہ گئی۔ اُسی وَقت حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین علیہ الصلٰوۃ والسلام آئے اور سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام کی سُواری کے خچر کی لگام تھام کر کہا: اُترئیے اور اِس عورت کو جواب دیجئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام نے اتر کر اُس سے اِستِفسار فرمایا، تُو کون ہے؟ زُلیخا نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگی: میں وُہی زُلیخا ہوں جس نے اپنی جان اور بدن سے تیری خدمت کی آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام نے بحکمِ ربُّ الْعِزّت زُلیخا سے اُس کی حاجت دریافت کی، اُس نے نِکاح کا مطالبہ کیا۔ فرمایا، میں تجھ کافرہ نابینا بُڑھیا سے کیسے نکاح کرسکتا ہوں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دیکھئے! حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زُلیخا کو چُھوا تو گیا ہوا شباب (یعنی جوانی) اور بے مثال حُسن و جمال لوٹ آیا، بُت پرستی سے توبہ کر کے وہ مُؤمِنہ ہوگئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اُن کا نِکاح پڑھادیا۔ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدَتُنا زُلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایمان لانے کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوجِیَّت میں داخِل ہوئیں تو ان کا جنسی مَیلان دب گیا اور وہ عبادت و رِیاضت میں اس قدر مشغول ہوئیں کہ بہت بڑی عابِدہ اور زاہِدہ بن گئیں۔ ایک رِوایت کے مطابق وہ آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمتِ سراپا عظمت میں 73 برس رہیں اور ان کے بطن سے گیارہ لڑکے پیدا ہوئے۔ (تفسیر سورہ یوسف مترجم ص ۹۳، ۹۶، ۱۸۴، ۲۳۵ ملخصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عاشِقانِ نادان کا رَدّ ہوگیا!

اِس حِکایت سے اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس یعنی سورج سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو **عاشقانِ نادان** اپنے گناہوں بھرے سڑے ہوئے عِشق کو دُرُست ثابت کرنے کیلئے **مَعاذَاللہ** عزوجل حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے واقِعہ کو آڑ بناتے ہیں وہ بہُت بڑی بھول کر رہے ہیں۔ سورۂ یوسُف میں صِرف **زُلیخا** کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ **معاذاللہ** عزوجل حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی اُس کے عشق میں شریک تھے۔ لہٰذا جو لوگ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بھی عِشق میں شریک ٹھہراتے ہیں وہ اِس سے توبہ کریں۔ **اللہ** عزوجل کے نبی علیہ السلام کی شان بہُت عظیم ہوتی ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی مَحبّت اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی پکّی اُلفت نصیب فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نکالدے۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ جو مسلمان گناہوں بھرے عِشقِ مجازی کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رِہائی دیکر اپنے مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زُلفوں کا اَسیر بنادے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مَحبّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یارسولَ اللہ

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔

سوال: اگر صِنفِ مُخالِف (مَثَلاً لڑکے پر کوئی لڑکی) عاشِق ہو کر پیچھے پڑ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ہرگز ہرگز اُس کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر شیطان کو اُنگلی دی تو وہ ہاتھ پکڑ لیگا اور پھر گناہوں سے بچنا دشوار ہی نہیں شاید ناممکن ہو جائے گا۔ فوراً اپنی کہیں مناسب جگہ شادی کی ترکیب بنالی جائے کہ اِس طرح بھی اکثر **عشقِ مجازی** سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

بُرقَع پوش اَعرابِیَّہ

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی ایمان افروز حِکایت مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **سُلیمان بن یَسار** علیہ رحمۃ اللہ الغفار انتہائی مُتّقی و پرہیزگار، بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے۔ سفرِ حج کے دَوران مقامِ **اَبْواء** پر ایک بار اپنے خَیمے میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیقِ سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک **بُرقَع پوش اَعرابِیَّہ** (یعنی دیہاتی عورت) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خَیمے میں داخِل ہوئی اور اُس نے چہرے سے نِقاب اُٹھادیا، اُس کا حُسن بَہُت زیادہ فِتنہ برپا کر رہا تھا، کہنے لگی، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے شاید روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی، میں وہ چاہتی ہوں جو

بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خوفِ خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا، ''تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے۔'' اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنا سرِ مبارک گھٹنوں میں رکھا اور بآوازِ بُلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر بُرقع پوش اَعرابیہ گھبرا کر تیز تیز قدم اُٹھائے خیمے سے باہر نکل گئی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا رفیق آیا اور اُس نے دیکھا کہ رو رو کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آنکھیں سُجا دی ہیں اور گلا بٹھا دیا ہے، تو اُس نے سببِ گِریہ دریافت کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اَوّلاً ٹال مٹول سے کام لیا مگر اُس کے پیہم اِصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایا، تم کیوں روتے ہو؟ عرض کی، مجھے تو زِیادہ رونا چاہئے کیوں کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صَبر نہ کرسکتا۔ دونوں حَضرات روتے رہے یہاں تک کہ مَکّۃُ مُکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً حاضِر ہو گئے۔ طواف وسَعْی وغیرہ سے فارِغ ہونے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار حَطِیمِ کعبہ میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اُونگھ آ گئی اور عالَمِ خواب میں پہنچ گئے، ایک حُسن و جمال کے پیکر، مُعَطّر مُعَطّر خوش لباس دراز قد بُزُرگ نظر آئے، حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ جواب دیا، میں (اللہ عزوجل کا نبی) یوسُف ہوں۔ عرض کی،

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) : مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

یا نبیَّ اللہ! عزوجل وعَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زُلیخا کے ساتھ آپ کا قصہ بھی ایک عجیب واقِعہ ہے۔ فرمایا، مقامِ اَبواء پر اَعرابِیَہ کے ساتھ ہونے والا آپ کا واقِعہ عجیب تر ہے۔ (مُلَخَّصاً اِحیاء العلوم ج ۳ ص ۱۳۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن یَسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے خود چل کر آنے والی مُرَقَّع پوش اَعرابِیَہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوفِ خُدا عزوجل سے خوب روئے دھوئے۔ جس کے نتیجے میں حضرتِ سیِّدُنا یوسُف علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے خواب میں تشریف لا کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخِرت کی اسی میں بھلائی ہے کہ جنسِ مخالِف لاکھ دل لُبھائے اور گناہ پر اُکسائے مگر انسان کو چاہئے کہ ہر گز اُس کے دامِ تزوِیر (تز۔وِیر) میں نہ آئے، ہر صورت میں اُس کے چُنگل سے خود کو بچائے اور خوب اَجر و ثواب کمائے۔

سُوال: اگر کسی سے عِشق ہو جائے، بد نِگاہی وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی ہو اور شادی کی ترکیب بھی ممکن نہ ہو، تو اس سے کس طرح چھٹکارا حاصِل کرے؟

جواب: واقِعی یہ مُعامَلہ بڑا صَبر آزما ہے۔ اِس دَوران جو بھی گناہ ہوئے ہوں ان سے سچّے دل سے توبہ کر کے اِس عشقِ سراپا فِسق سے نَجات کیلئے **اللہ**

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جب تم رسولوں (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا مانگے، اُس کو دیکھنے سے بچے، بلکہ اگر اُس کی **تصویر**، **تحفہ** یا کوئی اور نشانی اپنے پاس ہوتو اسے بھی نہ دیکھے اور فوراً وہ اَشیا اپنے سے الگ کر دے۔ اُس کا **فون** نہ سُنے۔ اُس کا **عشقیہ مکتوب** نہ پڑھے، حتّٰی کہ اُس کے **تصوُّر** سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چھُڑوائے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم مَشغول کر دے۔ **اللہ** عزوجل اور اُس کے پیارے **حبیب** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی **مَحَبَّت** اپنے دل میں بڑھائے۔ اور بارگاہِ رسالت میں **استغاثہ** پیش کرے:

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسولَ اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

عِشق بازی سے پیچھا چھڑانے کا رُوحانی علاج

سوال: عِشق بازی سے پیچھا چھُڑوانے کیلئے کوئی وظیفہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: گُزَشتہ سُوال کے جواب کی ابتداء میں جو مَدَنی پھول پیش کئے اِس کے ساتھ ساتھ بے شک یہ ''عمل'' بھی کر لیا جائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ لَاتَاْ خُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْمٌ ۔ باوُضو تین 3 بار پڑھ کر (اوّل و آخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دم کر کے پی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لے۔ یہ عمل چالیس 40 دن تک کرے۔ عورت ناغے کے دنوں میں نہ کرے پاک ہو جانے کے بعد جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے گنتی شروع کرے۔ نماز کی پابندی ضروری اَشد ضروری ہے۔

عبدُاللّٰہ بن مبارَک کی توبہ کا سبب

سُوال: کیا حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عشقِ مجازی میں مُبتَلا رہ چکے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ مگر انہوں نے عبرت حاصِل کر کے توبہ کی اور بُلند دَرَجات پائے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ ابتِداءً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عام سے نوجوان تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک کنیز سے عشق ہو گیا تھا اور مُعامَلہ کافی طول پکڑ چکا تھا۔ سخت سردیوں کے مَوسِم میں ایک بار دیدار کے اِنتِظار میں اُس کنیز کے مکان کے باہَر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح ہو گئی۔ رات بے کار گزرنے پر دل میں ملامت کی کیفیت پیدا ہوئی اور اس بات کا شدّت سے احساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عبادت میں گزاری ہوتی۔ اس تصوُّر سے دل کی دنیا زَیر وزَبَر ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب میں مَدَنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

انقِلاب برپا ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خالِص توبہ فرمائی، کنیز کی مَحبَّت سے جان چُھڑوائی، اپنے پروَردْگار عزوجل سے لَولگائی اور قلیل ہی عرصے میں وِلایت کی اعلیٰ منزِل پائی اور شان یہ ہوگئی کہ

سانپ مگَس رانی کر رہا تھا

ایک بار والِدۂ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں **گُلبُن** یعنی **گلاب کے پودے** کے نیچے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس طرح مَحوِ خواب (یعنی سوتا) مُلاحظہ کیا کہ ایک **سانپ** مُنہ میں نَرگس کی ٹہنی لئے **مگَس رانی** کر رہا ہے یعنی آپ کے وُجودِ مسعود پر سے مکھیاں اُڑا رہا ہے۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ج۱ ص۱۶۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خوش نصیب عابِد کی ثابِت قَدمی

سُوال: ''اِسرائیلیات'' میں سے امتحان میں مُبتَلا ہونے والے کسی مرد کی ثابت قدمی کا ایمان افروز واقِعہ بتا دیجئے جس سے عبرت اور صَبر کی قوت ملے۔

جواب: جو مسلمان امتحان سے جی نہیں چُراتا، نفسانی شَہوت کو پائے حقارت سے ٹھکراتا، کیسی ہی صبر آزما گھڑی آئے اُس سے نہیں گھبراتا، رِضائے ربّ

العزّت عزوجل پانے کیلئے بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے سے لگاتا اور شیطان ونَفس سے ہر حال میں ٹکرا جاتا ہے وہ بارگاہِ خُداوندی عزوجل سے دَرَجاتِ عالیہ پاتا اور شان وشوکت کے ساتھ جنّتُ الفِردوس میں جاتا ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک **حکایت** کو **مُختَصَراً** عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: بنی اسرائیل میں ایک **عابد** تھے جو کہ **صِدّیق** (یعنی اوّل دَرَجے کے ولی) کے منصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ **خانقاہ** پر بادشاہ حاضِر ہوکر حاجت دریافْت کرتا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَنْع فرمادیتے۔ **اللہ** عزوجل کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عبادت خانے پر **انگور کی بَیل** لگی ہوئی تھی جو ہر روز ایک **انوکھا انگور** اُگاتی تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی طرف اپنا مبارَک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی اُبل پڑتا جسے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نوش فرمالیتے۔

ایک دن مغرِب کے وَقْت ایک **جوان لڑکی** نے دروازے پر دستک دیکر کہا، اندھیرا ہوگیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، **مجھے** رات گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تَرَس کھا کر اسے اپنی **خانقاہ** میں پناہ دیدی۔ رات جب گہری ہوئی تو وہ ایک دَم گلے پڑ گئی کہ میرے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

ساتھ ''کالا منہ'' کرو!!! یہاں تک کہ **معاذَاللّٰہ** اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ نہ مانی بلکہ برابر مُطالَبہ کرتی رہی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مُضْطَرِب (مُض۔طَ۔رِب) ہو کر اپنے نَفْس سے پوچھا، **اے نَفْس!** تُو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا، **خدا کی قسم!** میں تو اِس نادِر موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔ فرمایا، تیرا ناس ہو! **کیا** تُو میری عمر بھر کی عبادت ضائع کرنے کا اُمّید وار ہے؟ **کیا** تُو طالبِ عذابِ نار ہے؟ **کیا** تُو دوزخ کے گندھک کے لباس کا خواستگار ہے؟ **کیا** تُو جہنّم کے سانپوں اور بچھوؤں کا طلبگار ہے؟ **یاد رکھ!** زانی کو منہ کے بل گھسیٹ کر **جہنّم کے گہرے** غار میں جھونک دیا جائے گا۔ مگر اُس بدنیّت لڑکی کے ساتھ ساتھ **نَفْس** نے بھی اپنی تحریک برابر جاری رکھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نَفْس سے فرمایا، **چل پہلے** تجرِبہ (تَج۔رِ۔بَہ) کر لے کہ آیا تُو دنیا **کی معمولی آگ** بھی برداشت کر سکتا ہے یا نہیں! یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **جلتے ہوئے چَراغ پر ہاتھ رکھ دیا! مگر وہ نہ جلا۔** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلال میں آ کر پکارا، **اے آگ!** تجھے کیا ہو گیا ہے تُو کیوں نہیں جلاتی؟ اِس پر آگ نے **پہلے انگوٹھا جلایا، پھر**

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

اُنگلیوں کو پگھلایا حتّٰی کہ ہاتھ کا سارا پنجہ ہی کھا گئی! یہ دردانگیز منظر دیکھ کر اُس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہو گیا، اُس کے مُنہ سے ایک زور دار چیخ بُلند ہو کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی، وہ دھڑام سے گری اور اُس کی **رُوح قَفَسِ** عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فوراً اُس کی بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نَہ) لاش پر چادر اُڑھادی۔

صبح دم ابلیس نے چلّا کر اعلان کیا، ''اِس **عابِد** نے فُلانہ بنتِ فُلاں کے ساتھ رات کو زیادتی کر کے اُس کو قتل کر دیا ہے۔'' یہ خبرِ وحشت اثر سُن کر بادشاہ آگ بگولہ ہو کر سپاہیوں کے ساتھ **عابِد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **کی خانقاہ** پر آپہنچا۔ جب وہاں سے لڑکی کی بَرَہنہ لاش برآمد ہو گئی تو **عابِد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے گلے میں زنجیر ڈال کر گھسیٹ کر باہَر نکالا گیا اور پھر سپاہیوں نے **خانقاہ** کی اینٹ سے اِینٹ بجادی۔ وہ **عابِد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صَبْر و شِکَیبائی (شِ۔کے۔بائی) کا دامن تھامے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چُھپائے رکھا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا! اُس وَقت دستور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا۔ چُنانچہ **بادشاہ کے حُکم سے عابِد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **کے سر پر آرہ رکھ کر اُن کے بدن کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ عابِد** کی وفات

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

ہو جانے کے بعد **اللہ** عزوجل نے اُس عورت کو **زندہ** کیا اور اُس نے از ابتدا تا انتہا ساری رُوداد سنائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے کپڑا اٹھایا گیا تو لڑکی کے بیان کے مطابق واقعی وہ **جلا ہوا** تھا اِس کے بعد لڑکی حسبِ سابق پھر مُردہ ہوگئی۔ **حیرت انگیز حقیقت** سُن کر لوگوں کے سر عقیدت سے جھک گئے اور **خوش نصیب عابِد** کی اِس دردناک رِحلَت پر ہر ایک تَاَسُّف وحسرت کرنے لگے۔

جب ان کیلئے قَبْر کھودی گئی تو اُس سے مُشک وعَنْبر کی لپٹیں آنے لگیں۔ جُوں ہی دُونوں کے جنازے لائے گئے تو آسمان سے صدا آنے لگی:

اِصْبِرُوْا حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلَیْہِمَا الْمَلٰٓئِکَۃُ

یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔

تدفین کے بعد اللہ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ نے **خوش نصیب عابِد** کی قَبْر پر **چنبیلی** کو اُگایا۔ لوگوں نے مزارِ پُر انوار پر ایک کَتْبہ آویزاں پایا جس میں کچھ اس طرح مضمون تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط **اللہ** عزوجل کی طرف سے اپنے بندے اور وَلی کی طرف۔ میں نے اپنے فِرِشتوں کو جَمْع فرمایا،، جبرئیل (علیہ

الصلوٰۃ والسلام) نے خُطبہ سنایا اور **میں نے پچاس ہزار** (۵۰۰۰۰) **دُلہنوں کے ساتھ جنّۃُ الفردوس میں اِس** (اپنے ولی) **کا نِکاح فرمایا۔** میں اپنے فرماں برداروں اور مُقرَّبوں کو ایسے ہی اِنعاموں سے نوازتا ہوں۔

(بحرُ الدُّموع مُلخصاً ص ۱۶۹) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَنبِیائے کِرام پر بھی اِمتحانات آئے

دیکھا آپ نے! عورت کا فِتنہ کتنا خطرناک ہوتا ہے! مردود شیطان اِس کے ذَرِیعے اولیاءُ الرحمٰن پر بھی حملے کرتے نہیں چُوکتا مگر خدائے ذُوالجلال تبارَکَ وَ تَعالٰی کی مدد جن کے شامِلِ حال ہوتی ہے وہ اِبلیسِ خبیث کے جال میں نہیں پھنستے۔ اِس حکایت سے شاید کسی کو یہ **وَسوَسے** آئیں کہ ''آخر اتنے بڑے باکرامت بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر اس قدر گندے گھِنَونے کام اور قتلِ مسلم کا جھوٹا الزام کیسے لگا دیا گیا اور پھر بے چارے کو بے دردی کے ساتھ آرے سے کیوں چیر دیا گیا!'' ان **وَسوَسوں کا جواب** یہ ہے کہ خدائے حنّان ومنّان عزوجل اپنے بندوں کا اِمتحان لیتا ہے اور ثابت قدم رہنے والوں کو مَحض اپنے لُطف وکرم سے انعاماتِ

عظیمہ اور دَرَجاتِ رَفیعہ مَرحَمت فرماتا ہے۔ اِس طرح کے امتحانات کے واقِعات سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا زَکَریا عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آرے سے چیر دیا گیا! آپ کے فرزندِ اَرجُمند حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بھی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا نیز مُتَعَدَّد اَنبیائے کرام علیہم السلام کو بنی اسرائیل نے شہید کر دیا، کربلا کا دردناک واقِعہ مصائب و آلام کے حوالے سے اِنتہائی مشہور ہے۔ لہٰذا ہم میں سے کبھی کسی پر امتحان آن پڑے تو دامنِ صبر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اللہ عزوجل کی رِضا پر راضی رہنے ہی میں دُونوں جہاں کی کامیابی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ اِمتحان جتنا سخت ہوتا ہے سَنَد بھی اُتنی ہی اعلیٰ ملتی ہے۔ اللہ تبارَکَ وَ تَعالیٰ پارہ ۲۰ سورۃُ الْعَنکَبُوت کی اِبتِدائی آیاتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ اور بے شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا۔

(پ ٢٠ العنکبوت ٢،١)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کا بقدرِ قوتِ ایمانی کے امتحان لینا، قانونِ الٰہی ہے۔ بیماری، ناداری، غُربت، مصیبت، یہ سب ربّ عزوجل کی (طرف سے) آزمائشیں ہیں جن سے مُخلِص و منافق مُمتاز ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ان کا فرق واضح ہو جاتا ہے) مومن راضی بَرِضا رہتا ہے۔ کہ کوئی اللہ عزوجل کا بندہ آرے سے چیرا گیا، بعض لوہے کی کنگھیوں سے پُرزے پُرزے کئے گئے، بعض کو آگ میں ڈالا گیا، بعض کو حکم دیا گیا کہ اپنے بچے کو اپنے ہاتھ سے ذَبْح کرو مگر وہ حضَراتِ اِستِقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔

(نور العرفان ص ۶۳۲)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتے
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

عشقِ مَجازی نے تباہی مچا ئی ہے

آہ! بہُت نازُک دَور ہے، مخلوط تعلیم وغیرہ کے باعِث شَرْم وحیا کا تصوُّر مِٹتا جا رہا ہے، عِشق بازی عام ہے، گھر گھر تباہی مچی ہوئی ہے، میرے نام پر آنے والے **مکتوبات** میں ایسی ایسی حیا سوز تحریرات ہوتی ہیں کہ غیرت مند آدمی پڑھ کر شَرْم سے پانی پانی ہو جائے۔ یہ عاشقانِ نادان

بسا اوقات بلا تکلُّف ایک دوسرے کے نام و پتے وغیرہ بیان کر کے اپنی اور صِنفِ مخالِف کی آبرو کی خوب دھجیاں بکھیر رہے ہوتے ہیں! اِس طرح کے بے حیا عاشِقوں کی تحریروں کی چند مثالیں حاضِرِ خدمت ہیں مگر اِن کو پڑھ کر صِرف اُنہیں کو جھٹکا لگے گا جن کو حیا سے کوئی حصّہ نصیب ہوا ہو، باقی جن بچاروں کو شَرم و حیا کی ہوا بھی نہ لگی ہو گی وہ تو بس یونہی پڑھ کر گزر جائیں گے، شاید ان کو ان کلِمات کے اندر کوئی بُرائی کا پہلو بھی نظر نہیں آئے گا۔

عاشِقوں کے جذبات کے سات حیا سوز کَلِمات

(اس طرح کے فِقرے مجھے بھیجے جانے والے مکتوبات میں بکثرت ہوتے ہیں)

۱ میں نے فُلاں سے مَحَبَّت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ (مَعاذَاللہ عزوجل)

۲ فُلاں لڑکی سے مجھے والِہانہ عِشق ہو گیا ہے، وہ نہ ملی تو میں حرام کی موت مر جاؤں گا۔ (یعنی مَعاذَاللہ عزوجل خودکُشی کرلوں گا)

۳ فُلاں لڑکی کو میں بچپن سے چاہتا ہوں۔ مگر دو ۲ مہینے ہوئے ہیں والِدَین نے اُن کی دوسری جگہ شادی کر دی ہے۔ دُعا کریں اُس کو طلاق ہو جائے۔ ورنہ میں دُولہا کو اِس دُنیا میں نہیں رہنے دونگا جس نے میری مَحَبَّت مجھ سے چھین لی ہے۔

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

۴ ''اُس'' کی یاد بہُت تڑپاتی ہے یہ معلوم ہے کہ شراب حرام ہے۔ مگر غم مٹانے کیلئے تھوڑی پی لیتا ہوں۔

۵ میری مَحَبَّت اگر مجھے نہ ملی اور کسی دوسری جگہ لڑکی کی شادی ہو گئی تو وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔

٦ ہر وَقت اُس کی یاد میں کھو یا رہتا ہوں، کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

۷ آپ کو حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا واسِطہ مجھے میری محبوبہ دلا دیں۔

عاشِقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلِمات

۱ فُلاں لڑکے سے مجھے عِشق ہو گیا ہے، ان کی یاد میری زندگی ہے، اگر وہ مجھے نہ ملے تو میں خودکُشی کر لونگی۔

۲ اگر ''کالج فرینڈ'' سے میری شادی نہ ہوئی تو ''کورٹ میرج'' کر لونگی۔ ورنہ آپ ہمارے والِدین کو لکھیں کہ ہماری شادی کروا دیں۔

۳ اُن کی یاد دل میں رَچ بَس چکی ہے، نہ کھانا اچّھا لگتا ہے نہ پینا۔ اسی وجہ سے طبیعت میں چڑ چڑا پن پیدا ہو گیا ہے، والِدَین سے بھی گستاخی کر جاتی ہوں۔

۴ فُلاں کو میں دل و جان سے چاہتی ہوں مگر اُس کو پتا نہیں کہ میں اُسے چاہتی ہوں۔ اُس سے اظہار بھی نہیں کر سکتی کوئی ایسا عمل بتایئے کہ اُسکو

میری مَحَبَّت کا پتا چل جائے اور وہ میرا ہو جائے۔

۵ ہم دُونوں ایک دوسرے کو بہُت چاہتے ہیں، فون پر ہماری گفتگو ہوتی رہتی ہے، کبھی کبھی اپنے گھر والوں کو چکمہ دیکر سہیلی کا بہانہ بنا کر گھر سے نکل کر اُس سے ملنے بھی چلی جاتی ہوں، میں اُسے اپنا بنانا چاہتی ہوں مگر گھر والے نہیں مانتے۔

۶ فُلاں سے بہُت مَحَبَّت کرتی ہوں، اُس نے شادی کے بڑے وعدے کیے مگر اب مُکر گیا ہے۔ کچھ کیجئے، اُس کو سمجھائیے۔

۷ مجھے ان سے اتنی مَحَبَّت ہوگئی ہے کہ انکو ایک دن نہ دیکھوں (یعنی معاذ اللہ بدنِگاہی نہ کروں) تو دل کو چین نہیں ملتا۔ کاش! وہ مجھے مل جائیں۔

۸ اب صَبْر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، میں ان کے بِغیر نہیں جی سکتی۔ اگر وہ نہ ملے تو جان دے دونگی۔ (یعنی مَعاذ اللہ عزوجل خودکُشی کرلوں گا)

۹ میں اپنے محبوب کو بہُت چاہتی ہوں ایسا تعویذ دیں کہ وہ بھی مجھ سے مَحَبَّت کرنے لگ جائے۔ (مَعاذَاللہ عزوجل)

۱۰ ہر صورت میں مجھے میرا محبوب چاہئے۔

۱۱ وہ دل و دِماغ میں بس چکا ہے اب کسی اور کا تصوُّر بھی نہیں کرسکتی۔

۱۲ چار سالوں سے ہم ایک دوسرے سے ملتے رہے وہ میری مَحَبَّت کا دم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بھرتا رہا مگر اب وہ مجھ سے دُور ہو چکا ہے اُس نے میری خوشیوں کو چکنا چُور کر دیا۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟

سوال: میاں بیوی کا شک کی وجہ سے ایک دوسرے پر بدکاری کی تُہمت رکھنا کیسا؟

جواب: کبیرہ گناہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل یہ مصیبت عام ہے۔ لوگ شکُوک وشُبہات میں پڑ کر بدگمانی اور بہتان تراشی کر کے اپنا آباد گھر اپنے ہی ہاتھوں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ شک کی بنا پر کبھی میاں اپنی بیوی کو زانیہ اور کبھی بیوی اپنے شوہر کو غیر عورت کے ساتھ منسوب سمجھتے، کہتے، الجھتے اور اپنے خاندان پر وہ بدنُما دھبہ لگا بیٹھتے ہیں کہ سات سَمُندر کا پانی بھی بدنامی کے اس داغ کو نہ دھو پائے! ایسے لوگوں کو **اللہ** عزوجل سے ڈرنا چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، ”اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: اِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَۃِ یَھْدِمُ عَمَلَ مِائَۃِ سَنَۃٍ یعنی کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تُہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔“ (المُعْجَم الکبیر ج ۳، ص ۱۶۸، حدیث ۳۰۲۳)

اس حدیثِ پاک سے ان شوہروں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم): مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جو صِرف شک کی بِنا پر اپنی پارسا بیویوں پر تُہمتِ زِنا باندھ بیٹھتے ہیں۔ نیز وہ عورتیں بھی عبرت حاصِل کریں جو اپنے شوہروں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں حتّٰی کہ اُن پر زِنا کاری کا اِلزام دھرتی ہیں اور ہر طرف اِسی طرح کہتی پھرتی ہیں، گھر پر تو وَقت دیتا نہیں، بس اپنی ''رکھاوُ'' کے پاس پڑا رہتا ہے، سارے پیسے اُسی کو دے آتا ہے، اُس کے ساتھ ''کالا مُنہ'' کرتا ہے۔ وغیرہ۔

کسی کو رَنڈی کہنا کیسا؟

سُوال: آج کل بعض عورتیں غُصّے میں آکر ایک دوسری کو ''رَنڈی'' کی گالی دیتی ہیں، اِس کا کیا وَبال ہے؟

جواب: یہ بات سَخت دل دُکھانے والی بَہُت ہی بڑی اور بُری گالی ہے، اور دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

گالی کی دُنیوی سزا

جو لوگ بات بات پر گندی گالیاں نکالنے کی عادی ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی کوئی پکڑ ہی نہیں (مُرَوَّجہ ہر گالی لکھنا ممکن نہیں دو مثالیں عرض کرتا ہوں) مَثَلاً اگر کسی کو وَلَدُ الزِّنا یا زِنا کی اولاد کہا یا کسی پاک دامن عورت کو زانیہ کہہ دیا (جیسا کہ عورتیں عُمُوماً ایک دوسری کو غصّے میں آکر کہہ دیا کرتی ہیں) یہ

سب تُہمتیں اور حرام وگناہِ کبیرہ ہیں۔ یہاں یہ دلیل نہیں چلے گی کہ "میں نے تو یُوں ہی کہہ دیا میری نیّت یہ نہیں تھی۔" یاد رکھئے! اس میں آخرت کا عذاب تو ہے ہی، دنیا میں بھی بَعض صورَتوں میں اس کی سخت سزائیں ہیں۔ مَثَلاً کسی مرد یا عورت نے کسی پاک دامن مرد کو زِنا کار یا عورت کو زانیہ، کہہ دیا تو اسلامی عدالت میں مقدّمہ دائر ہو جانے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکا تو خود اس تُہمت لگانے والے کو 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور ایسی تُہمت لگانے والے کی آئندہ کسی مُعاملے میں کبھی بھی گواہی قَبول نہ ہوگی۔ ﴿یہ اَحکام مُحصَن یا مُحصَنہ یعنی مسلمان مرد و عورت آزاد، عاقِل، بالِغ پاکدامن کو الزام لگانے کے ہیں۔﴾ زِنا کی تُہمت کو "قَذف" اور تُہمت لگانے والے کو "قاذِف" اور اسلامی عدالت سے ملنے والی اس کی سزا کو "حدِّ قَذف" کہتے ہیں۔ بَہَر حال زِنا کا الزام لگانے والے مَرد یا عورت کو صِرف دُو ہی چیزیں سزا سے بچا سکتی ہیں (۱) جس پر الزام لگا ہے وہ اپنے جُرم کا اقرار کر لے (۲) یا پھر تُہمت رکھنے والا چار ایسے گواہ حاکمِ اسلام کے رُوبرو پیش کرے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مرد و عورت کو زِنا کرتے دیکھا ہو اور یہ دیکھنا اتنا آسان

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے یہ کہا جزی اللہ عنا محمداً ما ھو اھلہ ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

کہاں ہے اور اس کا ثُبوت فراہَم کرنا اس سے بھی مُشکِل تر۔ لہٰذا اسلامَتی کا راستہ یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی کی زِنا کاری کا معلوم ہو بھی جائے تب بھی پردے ہی میں رہنے دے تا کہ گندَگی جہاں ہے وہیں پڑی رہے۔ ورنہ بول پڑنے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کرسکا تو "مَقذُوف" (یعنی جس پر زنا کی تہمت لگی) کے مطالبے پر اپنی پیٹھ پر 80 کوڑے کھانے کیلئے تیار رہے۔

شک کی بناء پر الزام مت لگایئے

ذرا اندازہ تو لگایئے کہ شریعتِ مُطَہَّرہ کو مسلمان مرد و عورت کی عزّت و آبرو کس قَدَر عزیز ہے اور ان کی نامُوس کی حفاظت کا کتنا زبردست اہتمام فرمایا ہے۔ بیشک وہ بَہُت بُرے بندے ہیں جو کسی مسلمان کے بارے میں مَحْض شک کی بناء پر یا سُنے سنائے عَیب دوسروں کے آگے بیان کر ڈالتے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ آج بِالفرض کوئی پوچھنے والا نہیں ہے تو کل قِیامت میں بھی کچھ نہیں ہو گا۔ دو احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ الٰہی عزوجل سے لرزیئے:-

لوہے کے 80 کوڑے

(۱) حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک عورت نے اپنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

باندی کو زانیہ کہا۔ حضرتِ سیّدُنا **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، تُو نے زِنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے عَرض کی، نہیں۔ فرمایا: **وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيْنَ** یعنی قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے قِیامت کے روز اس کی وجہ سے تجھے **80** کوڑے مارے جائیں گے۔ (اَلْمُصَنَّف عبدُالرزّاق ج۹ ص ۳۲۰ حدیث ۱۸۲۹۳)

(۲) حضرتِ سیّدُنا **اِبنُ المُسَیَّب** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جواپنی لَونڈی کو زِنا کی تُہمت لگائے اُسے قِیامت کے روز لوہے کے **80** کوڑے مارے جائیں گے۔ (اَلْمُصَنَّف عبدُالرزّاق ج۹ ص۳۲۰ حدیث ۱۸۲۹۲)

عیب چُھپاؤ جنّت میں جاؤ!

سُوال: کسی کا گناہ معلوم ہوجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اُس کا پردہ رکھنا چاہئے۔ کہ بِلا مَصْلَحَتِ شَرْعی کسی دوسرے پر اس کا اظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب چُھپانے کا ذِہن بنایئے کہ جو کسی کا عَیب چُھپائے اُس کیلئے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے: **"جو شَخْص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخِل کردیا جائیگا۔"** (کنزُالعُمّال ج۳ ص ۱۰۲ حدیث

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔

٦٣٩٤) لہٰذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فُلاں نے مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زِنا یا لواطت کا اِرتِکاب کیا ہے، بدنِگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بدعہدی کی ہے یا کوئی بھی ایسا جُرم چُھپ کر کیا ہے جس کو ظاہر کرنے میں کوئی شَرعی مَصْلَحَت نہیں تو ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازِم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

عیب کھولنے کا عذاب

سُوال: غیبت اور آبروریزی کی سزا بھی بیان فرما دیجئے۔

جواب: مِعْراج کی رات سرورِ کائنات شاہ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مَنظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ تانبے کے ناخُنوں سے اپنے چِہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِفسار پر عرض کی گئی، ''یہ لوگوں کا گوشْت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔'' (سنن ابی داوٗد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨)

مزید تفصیلات کیلئے سگِ مدینہ عفی عنہ کا مطبوعہ مکتوب **غیبت کی تباہ کاریاں** مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیَّۃً حاصِل کر کے ضَرور پڑھ لیجئے۔

جادو ٹونہ کروانے کا اِلزام

سُوال: آج کل عامِل کی باتوں میں آ کر رِشتے دار ایک دوسرے کے بارے میں

جادو کا بُہتان رکھ دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: بغیر شَرعی ثُبوت کے کسی مسلمان پر بُہتان رکھنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ عامل کے بتانے یا خواب یا فال یا اِستِخارہ کے ذَرِیعے پتا چلنے کو شَرعی ثُبوت نہیں کہتے۔ یہاں شَرعی ثُبوت یہ ہے کہ یا تو ملزم خود اِقرار کرلے کہ میں نے جادو کیا یا کروایا ہے۔ یا دو مسلمان مَرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں گواہی دیں کہ ہم نے اِس کو خود جادو کرتے یا کرواتے دیکھا ہے۔

بُہتان کا عذاب

سُوال: جادو ٹونہ کروانے یا مختلف طرح کے اِلزامات رکھنے والے کی اُخْرَوی سزا بھی بیان فرمادیجئے تاکہ مسلمان ڈریں اور توبہ کریں۔

جواب: دو روایات مُلاحَظہ ہوں: دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جو شخص کسی مسلمان پر بُہتان لگائے (یعنی ایسی چیز کہے جو اُس میں نہیں) تو اللہ عزوجل اُسے رَدْغَۃُ الْخَبال میں اُس وَقْت تک رکھے گا جب تک اُس کی سزا پوری نہ ہولے۔" (سُنَنِ ابی داوٗد ج۳ ص۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

رَدْغَۃُ الْخَبال جہنَّم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔

(مِراٰۃ المناجیح ج۵ ص۳۱۳)

(۲) امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''کسی بے قُصُور پر بُہتان (الزام) لگانا آسمانوں سے بھی بھاری گناہ ہے۔

(کنزُالعُمّال ج ۳ ص ۳۳۶ حدیث ۸۸۹۲)

توبہ کے تقاضے پورے کر لیجئے!

سُوال: اگر کسی سے الزام تراشی وغیرہ کے گناہ ہو گئے ہوں وہ کیا کرے؟

جواب: **اگر** کسی نے مَحض بدگمانی یا قیاس کے باعِث یا سُنی سنائی باتوں میں آکر کسی پر زِنا، لواطت، بدنِگاہی، چوری، جھوٹ، وعدہ خِلافی، جادو ٹونہ کروانے وغیرہ کا بُہتان لگانے کی خطا کی ہے تو **اللہ** عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرے اور جن جن کے آگے بُہتان لگایا ہے اُن کو بھی اپنی غَلَطی بتا کر اپنی توبہ پر مُطَّلع کرے تا کہ جس غریب کو بغیر ثُبوتِ شَرْعی کے رُسوا کیا ہے اُن کی نظروں میں اس کی عزّت بحال ہو جائے۔ اگر صاحِبِ مُعامَلہ (یعنی جس پر الزام لگایا گیا ہے اس) کو بھی معلوم ہو گیا ہے تو بصد نَدامت اس سے بھی مُعافی مانگ کر اسے خوش کرے۔ یہاں مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زانیوں (اور اِغلامیوں وغیرہ) کی حوصلہ افزائی نہیں ہے بلکہ ان کو بھی توبہ کے تمام تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں ورنہ دنیا و آخرت میں ان کے

لئے ''قاذِف'' (یعنی زِنا کی تہمت لگانے والے) کے مقابلے میں زیادہ سخت سزائیں ہیں۔ اِس طرح کے مجرِم بلکہ ہر طرح کا گناہ کرنے والے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور توبہ کریں۔ حُقُوقُ العِباد کی پامالی کی صورت میں ان کی مُعافی تلافی کے تقاضے بھی پورے کریں ورنہ عذابِ نار کے حق دار ہیں۔

کرلے توبہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

بدگُمانی کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: دُعاء یا اجتماعِ ذِکرو نعت میں کسی کو روتا دیکھ کر یہ سمجھنا کیسا کہ یہ سب کو دِکھانے کیلئے رورہا ہے!

جواب: یہ بدگمانی ہے اور مومنِ صالح پر بدگُمانی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳۶ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا(۳۶)

(پ ۱۵ بنی اسرائیل ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اوراس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ اوردل ان سب سے سُوال ہونا ہے۔

اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۲۶ سورۃُ الْحُجرات کی آیت نمبر ۱۲ میں

ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ۲٦ الحجرٰت ١٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، (لوگو!) بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ٤٤٦ حدیث ٥١٤٣)

ائمہ دین رحمہم اللہ المبین فرماتے ہیں، خبیث گمان خبیث دل سے پیدا ہوتا ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۵۷ تحت الحدیث ۲۹۰۱)

رونے والے پر بدگمانی کا نقصان

حضرت سیِّدُنا مکحول دِمَشقی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں: "جب تم کسی کو روتے دیکھو تو اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے تو اِس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں) رونے سے محروم رہا۔" (تَنبِیْہُ الْمُغتَرِّین ص ۱۰۷)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

میاں بیوی کے غُسلِ میّت کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: دے سکتی ہے مگراس کی صورت ہے۔ چُنانچہ صَدْرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا اَمر نہ واقع ہوا ہو جس سے اُس کے نکاح سے نکل جائے۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٣٤)

سُوال: اپنی مرحومہ بیوی کو شوہر غُسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتا۔ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی فرماتے ہیں: عورت مر جائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چُھو سکتا ہے اور دیکھنے کی مُمانعت نہیں۔ (الدرالمختار ج ٣ ص ١٠٥ بہار شریعت حصہ ٤ ص ١٣٥)

سُوال: کیا شوہر اپنی مرحومہ بیوی کا منہ بھی نہیں دیکھ سکتا؟

جواب: مُنہ دیکھ سکتا ہے، **بہارِ شریعت** میں ہے، عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قَبْر میں اُتار سکتا ہے نہ ہی مُنہ دیکھ سکتا ہے یہ مَحْض غَلَط ہے۔ صِرْف نہلانے اور اُس کے بدن کو بِلا حائل ہاتھ لگانے کی مُمانعت ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٣٥)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

سوال: میاں اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے میاں کو نہلا سکتی ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: شوہر کا مرنے کے فوراً بعد نِکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدّت تک بعض اَحکام میں نِکاح باقی رہتا ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: شوہر بعدِ وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اُس کے بدن کو چُھونے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نِکاح مُنقطع ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے۔ اور عورت جب تک عدّت میں ہے اپنے شوہرِ مُردہ کا بدن چُھو سکتی ہے، اُسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن نہ ہو چکی ہو، اِس لئے کہ عدّت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نِکاح باقی رہتا ہے۔ (طلاقِ بائن ''یعنی ایسی طَلاق جس میں دوبارہ نِکاح کی ضَرورت ہو صِرف رُجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو۔)

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۳۴)

یا ربِّ مصطفٰے عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اُمّہاتُ المؤمنین اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا
وسیلہ ہماری تمام اسلامی بہنوں کو چادرِ حیا
نصیب کر اور حقیقی مدنی برقع کے ساتھ
شرعی پردہ کرنا نصیب فرما۔ میری امی
تمام اُمّت کی مغفرت فرما۔
اٰمین بجاہِ النّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

غمِ مدینہ و بقیع و
مغفرت و بلا حساب
جنّتُ الفردوس میں
سرکار کے پڑوس کا طلبگار

۱۵ رمضان المبارک
۱۴۲۷ھ